

گمشدہ کائنات

نور احمد

www.kpbkultnall.blogspot.com

اشیاق احمد



جہاز کہاں ہے

انسپیکٹر جمشید، محمود، فادوق اور فرزاز اپنے شہر کے ایر پورٹ پر موجود تھے، انسپیکٹر جمشید کے ایک دوست دُور دراز کے ایک ملک سے ان کے ہاں آ رہے تھے۔ تین دن پہلے انہیں اپنے دوست کا تار ملا تھا۔ وہ ان کو ملک دیکھنا چاہتے تھے۔ ان کے بیوی بچے بھی ان کے ساتھ آ رہے تھے۔ جہاز کی آمد میں ابھی نصف گھنٹا باقی تھا۔ چاروں ایسے میں ایر پورٹ کے ریٹوران میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ کیوں کہ وقت شام کا تھا اور یہ ان کا چائے کا وقت تھا۔ آپ کے دوست مشرجیری کا ذکر پہلے تو کبھی سننے میں نہیں آیا۔ فادوق کرا رہا تھا۔

طالب علمی کے زمانے میں دوست بنا تھا۔ جب میں ٹریننگ کے لیے بیرون ملک تھا، وہ بولے۔

لیکن اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد اچانک انہیں آپ کی یاد کس طرح آگئی؟ محمود کے بچے میں شک تھا۔

حیرت ہے۔ تم بھی اس کا ساتھ دے رہی ہو۔ محمد نے فرزان کو گھورا۔

ہاں واقعی فرزان۔ تمہیں تو صرف اور صرف محمد کا ساتھ دینا چاہیے۔ بے پارہ ایکٹوہ کر کر پیرا ذرا سا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ فائدہ کے لیے میں شوقی تھی۔

تو غیر تصدیقی خوش لہی ہے۔ ابھی اور اسی وقت دو دو اٹھ کر دو۔ محمد مسکرایا۔

تو۔ پہنچ گئے دو دو اٹھ پر۔ جب کہ میں بات کر رہا تھا باتوں کے مقابلے کی۔

تم باتیں کرو جی۔ میں فدا معلومات والی کڑکی سے پوچھ کر آتا ہوں۔ اس مرتبہ اس کا آدھ گھنٹے کا امتحان پڑا ہو رہا ہے یا نہیں۔ میں گھٹے تر ہو گئے اسے یہ کہتے ہوئے کہ نصرت گھنٹے تک آ رہا ہے۔ جی ہنتر۔ لیکن اب جان ابھی تو صرف پندرہ منٹ گزرے ہیں۔ اصول طور پر تو آپ کو پندرہ منٹ بعد جا کر معلوم کرنا چاہیے۔ محمد نے کہا۔

پندرہ منٹ گزرتے کے بعد وہ یقین سے تو کرا ہی سکتا ہے نا۔ وہ مسکرائے اور ریشورانی سے باہر نکل گئے۔

بھلا کر بھی آتا ہی لیٹ ہوتا تھا۔ ایسی بات نہیں، ہم۔ جہاں ہر دور تو نہیں آتے، جہاز تو عام

اس بات کا ذکر اس نے اپنے خط میں کیا تو ہے۔ وہ بھلا۔ ٹک ویکٹن چاہتا ہے۔ ایسے میں میں ہی یاد آ سکتا تھا۔ وہ مسکرائے۔ ہو سکتا ہے۔ ٹک کی سیر صرف بھلا ہو۔ اور کوئی کار پکر ہو۔ فرزان نے خیال ظاہر کیا۔

ہاں کیوں نہیں۔ اس کا بھی امکان ہے، لیکن ایک بات اور ہے جس کی بنا پر یہ کتنا پڑے گا کہ کوئی پکر نہیں ہو سکتا۔ اور وہ یہ کہ میرا دوست یہی بچوں سمیت آ رہا ہے۔

تو اچھا۔ ان کے آ جانے کے بعد ہی کچھ کہا جاسکتا ہے۔ ویسے ایسی پر اسرار آمد ہمیشہ ہمیں الجھنوں سے دوچار کر دیتی ہے۔ فرزان نے منہ بنایا۔

ٹک کر دو ابھی صرف دو چار ہی کرتی ہے۔ اگر ہمارا ہوش کرنے لگ گئی تو کیا ہو گا۔ یہ سوچ کر فائدہ مند مسکرایا۔ سوچا لیا۔ یہ کہ اب تم اوٹ پٹانگ باتیں کر دے گے۔ محمد نے منہ بنایا۔

ان حالات میں جب کہ جہاز کے آنے میں کچھ وقت باقی ہے۔ اور ہم یہاں بیٹھے چائے پانی رہے ہیں۔ ایک آدھ بات اگر اور آدھ کر یا بقول تمہارے اوٹ پٹانگ ہو جاتے تو تمہارا کیا عرق ہے۔ فائدہ مند نے بے کشت انداز میں کہا۔ بات معقول ہے۔ فرزان مسکرائی۔

خود پر ٹیسٹ ہوتے ہی رہتے ہیں: محمود ہلا۔

"کم از کم امدادی اوری میں ٹیسٹ نہ ہوتا۔ ٹیکس۔ جہاز بے چارے کو کیا پتا۔ ہم کتنے مصروف ہیں: خادق بڑبڑایا۔

"اب ہرٹ چندہ منٹ کی بات رہ گئی ہے: خزانہ نے اکٹا کر کہا: پھر چمک آئی۔

"انہیں۔ یہ انکل خاں رحمان اود پروڈیوسر انکل کہاں چلے آ رہے ہیں:

محمود اور خادق نے جلدی سے ریٹوران کے دروازے کی طرف دیکھی۔

ان دونوں نے بھی انہیں دیکھ لیا۔ وہ حیر کی طرح ان کی طرف آئے۔

"خیر تو ہے جی۔ تم اور یہاں: خاں رحمان کے لیے میں حیرت تھی۔

"ہم بھی آپ سے یہی کہنے والے تھے: محمود مسکرایا۔

"ہمارے تو کچھ دوست بیرون ملک سے آ رہے ہیں: پروڈیوسر دائہ بولے۔

"جی واہ۔ یہی معاملہ دوسر بھی ہے: خزانہ ہنسی۔

"موجودہ اچھا۔ تب تو خوب گوارے کی ہر مل: بیشیں گئے دیوانے دو: پروڈیوسر نے خوش ہو کر کہا۔

"جی کیا فرمایا۔ دیوانے دو۔ دونوں طرف کے سہان آجائے

کے بعد تو دیوانے ہی دیوانے نظر آئیں گے: خادق کے لیے میں شوخی تھی۔

"لیکن جی... قبل اسے سہان کون سی پرلا سے آ رہے ہیں؟
اکر کے ۲۰۰ سے۔

"انہیں انہیں: پروڈیوسر دائہ نے حیرت سے انہیں پھیلوئی۔

مگر آپ کے دوست بھی...: محمود نے جلد ناکمل چھوڑ دیا۔

"ان جی... ہم تو بہت دیر سے کہنے چلے ہیں لیکن ہم دوسری طرف

گھومتے پھرتے رہے... امداد تم لوگ دوسرے... اسی نے حکایت د

ہرنگی... پتا نہیں اس جہاز کے بچے کو کیا ہو گیا ہے: خاں رحمان نے

معلقہ جوتے لیے میں کہا۔

مکس کے بچے کی بات کی تم نے: پروڈیوسر دائہ بے حیائی کے عالم

میں بولے۔

"جہ... جہاز کے بچے کی: خادق ہل پڑا۔

"اچھا... انہیں کیا کہا... جہاز کا بچہ... اسے باپ رہے:

"لیکن انکو... اس میں گھبرائے، پریشان ہوئے اور جہاز بولے کی

کیا ضرورت ہے... میں چمٹے چمٹے جہازوں کے قریب پائٹ لوگ

توجہ دیتے ہیں ان کو جہاز کے بچے جی تو کہا جا سکتا ہے:

"ہاں ان کو تو کہا جا سکتا ہے لیکن وہ جو آ رہے...:

پروڈیوسر دائہ کے الفاظ دہریاں ہی نہ گئے... اس وقت اچھڑ

جھپ اندر داخل ہوتے نظر آئے تھے۔ نزدیک آنے پر انہوں نے کہا۔

"میں تو یہاں تین کو چھوڑ گیا تھا: تین سے لپٹا کیے ہو گئے:

۱۰۔ آپ صحت اتفاق کہتے ہیں ؟ یہ فیصلہ ہو۔

• جہاد کیا رہا ؟

۱۱۔ اپنی زندگی کی ہر بات اچیز قرآن مجید کے لئے تیار ہو جاتا ؟

• جی کیا مطلب ؟ فرما دیجئے۔

• لہجہ اچھا جان ... ہم تو اپنی زندگی کی ہر بات کو کئی ہر بات اچیز

قرآن میں نہیں لیں اور دیکھ چکے ہیں : اتفاق کے بے جہاد میں ہر بات

• چلو میں کہہ دو کہ ان میں ایک اور کا اضافہ کرو : انگیزہ جو

نکراتے ۔

• بہت بہتر ... آپ کہتے ہیں تو کہہ لیتے ہیں : اضافہ : ہر

مسکرایا ۔

• اور فیصلہ یہ ہے کہ جہاد قاتل ہو گیا ہے ؟

• کیا : ... وہ سب چلا آئے ۔

• رہنماؤں میں موجود لوگ جی اچھے ہوتے ... پھر وہ سب اچیز

• ہمیشہ کے گرد جمع ہو گئے ۔

• آپ نے کیا کہا جناب ؟ کن کتابیں اچھری ۔

• ہر پارٹ کے افسران و ماسل ہیں بتا نہیں رہے تھے لیکن

• اب وہ بتانے پر مجبور ہو گئے ہیں ۔

• کیا جناب پر مجبور ہو گئے ہیں کہ جہاد قاتل ہے ؟

• ہاں : سادھے ہار جو مسلمانوں کا جہاد قاتل ہے ؟

• ہاں ... ان کا مطلب ہے ... جہاد کہیں کر کہتا ہو گیا

• ہے ؟

• نہیں ... ایسی کوئی اصطلاح نہیں ہے ... جہاد کہیں کہتے ہیں

• نہیں : کیا گیا ... اس کو جس گھنٹے پہلے یہاں پہنچ جانا چاہیے تھا

• ... لیکن یہاں گھنٹے پہلے جس آر پارٹ سے لڑا اس سے لڑ کر

• ہمارے ملک کے فقدان راستے ملک پینکٹ کر لی گئی ہے ... جہاد

• لاکھوں بتا رہے ہیں ۔ نہ کہیں اس کا اثر کچھ ہوا ہے ؟

• ... یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ یہی تو کہہ رہے ہیں ۔

• اس سے میں نے کہا تھا کہ ہر بات اچیز قرآن کے لئے

• تیار ہو جائیں ؟ وہ ہوئے ۔

• لیکن : کیسے ممکن ہے ؟

• اس سوال کا جواب تو یہ پارٹ حکام کے پاس نہیں ہے ۔ جی

• کیا بتا سکتا ہوں : انہوں نے کدوھے اپنا لئے اور پھر سب لوگ

• مسرات کی کھڑکی کی طرف دوڑ پڑے ۔ صرف وہ وہاں بیٹھے رہ گئے ۔

• یہ ... یہ میں نے کہا تھا ہے ہمیشہ ۔ آخر جہاد قاتل تھا

• جی کسی طرح قاتل ہو سکتا ہے : خان رحمان ہوئے ۔

• ہزاروں سوال قرآن میں آئے رہے ہیں خان رحمان : لیکن

• قرآن کی عقلیں جس جواب دہ رہی ہیں ... آؤ ہم جی چلیں

• دیکھیں تو یہی ... بہترین کیا کہتے ہیں ؟

ایک میر پر چڑھ گئے اور یوں گیا جسے۔

تحریر: اسلم بیگم

اسی میں کوئی شک نہیں کہ اگر کے دور میں
 تھا میں نائب ہو چکا ہے تمام ملک کے نظام
 اس بات کی تصدیق کر چکے ہیں کہ اگر کے دور
 کے یہ پوسٹ پر نہیں آتا۔ راستوں کا بھی جائزہ
 یا میں ہے۔ کہیں بھی جہاز کا ملے اور بکری ہو
 دیکھیں نظر نہیں آتی۔ اس بات کا پوری طرح
 کر لیا گیا ہے کہ جہاز تیار نہیں ہوا۔ تیار ہوا ہوتا تو
 اس کا ملے بھی تو ہوتا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ جہاز کا
 در نظام میں ہی بکری کر لیا ہو اور ٹکڑے آتے نام
 اسی تھیں جاری ہے۔ صرف آپ کے پریشان نہیں
 ہیں۔ وہ جہاز نظام سے ہوا ہے۔ نظام کا
 ہی ہے۔ اس کا ملے بھی جہاز ہی موجود ہے۔
 نظام پر نظام پریشان ہے۔ یہ راستے میں لے
 ایک اور ملک میں آتا تھا۔ وہاں کے مسافر آتا
 تھے۔ کہ مسافر سوار کرتے تھے۔ وہ ملک بھی پریشان ہے
 آپ سب اور ہم سب بھی پریشان ہیں۔ لیکن اس

دور میں وہاں سے نقل آتے۔۔۔ تمام ملک سمیت کی کھڑکی
 سامنے بیٹھے تھے۔۔۔ کھیتوں کی جھنڈا ہٹ گئی تھی۔ یہ کی کھڑکی
 اڑا چکا تھا۔

اس کا تو مطلب ایک اور صرف ایک ہو سکتا ہے: کسی نے ہذا
 بندہ آواز میں کیا۔

اور وہ کیا ہے: بیکروں کو بھی۔

یہ کہ جہاز کو اڑا کر لیا گیا ہے:

میں نہیں: وہ جھٹکتے

حکام نے اسی قسم کی کوئی بات نہیں کہی۔۔۔ اگر اس کا امکان تھا

تو وہ کہہ دیتے: ایک اور آواز آجی

ان صاحب سے پوچھیں، جو کھڑکی میں بیٹھے ہیں: کچھ رنگ
 چلتے۔

حضرات۔۔۔ اچھی بات ہے: ڈائریکٹر صاحب آ رہے ہیں۔۔۔

وہ آپ لوگوں کو کچھ بتا سکیں گے، میں آپ صاب کے پریشانی کا

امکان ہے۔۔۔ اس پر پوسٹ کا ملے بھی کچھ کم پریشان ہیں
 ہے: کھڑکی والے نے بندہ آواز میں کیا۔

پھر کھڑے پھنسے ہوئے۔۔۔ کھیتوں کی جھنڈا ہٹ گئی

کی۔۔۔ آواز بے قد کے ایک صاحب وہاں آئے نظر آتے۔ ان کے

چہرے پر پوسٹ کے میلے کے بہت سے آدمی تھے۔ بے صاحب

صدق بیٹھایا۔

”اے آگے دیکھنا جتنا ہے کیا؟“ محمد نے سزا بنایا
 ”اے آگے ہر دیکھ میں ہے... اب دیکھ بیکر کہاں
 دیکھتے ہیں؟“ فراتانہ مگرائیں۔

”ہر دیکھ صاحب... آپ کے ذہن میں کوئی بات آتی ہے
 اگر یہ کسی طرف ہو سکتا ہے؟“

”جی تو نہیں جی کہہ رہا ہے کہ یہ کسی طرف ہو سکتا ہے،
 بلکہ دنیا میں ایسے بہت سے واقعات پتے ہیں جو بچے ہیں
 ان کے بابے میں جی کہا گیا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے لیکن
 سب ہوا تھا۔“

”خیر اب دیکھتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ ہے؟“ خان رحمان ہنسے
 اور ہر دس منٹ بعد ہیکل پر آواز لگائی۔

”معاذیں، عزت... تو مجھ فرمائیں... آپ سب کے لئے ایک
 کمرہ ہے۔ جہاں آپکے مناس میں نظر آگیا ہے اور اب وہ اپنی
 کمرہ کی طرف رخ رہا ہے۔ آپ کو جین تجھے ہر انتظار کرنا
 پڑے گا۔“

”اب... یہ کہا بات ہوئی... اور اتنی دیر میاں کہاں رہا؟“
 بیت سے لوگ چلے۔

”ان کی آوازیں ڈائریکٹر صاحب تک پہنچائی گئیں۔ آخر ہر انہی

پریشانی کا حل یہ نہیں کہ ہم میں سوالات کہنے دیں جی بیٹھیں
 کہتے دیں... ملے ہے کہ ہم اس کو روک لیں... جو ہر جگہ
 پر نقد ہے... اس کے بغیر قدرت میں ہے سب کچھ۔ میں
 بس یہی کہنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ تمام تر شہنشاہی اس جگہ کی
 تعریف میں مصروف ہے، ہر جگہ کوئی اطلاع ملی آپ کو دیا جاتا ہے
 گی۔ رہا یہ اور فی دی پر اعلان کیا جائے گا۔ آپ لوگ اپنے کمرے
 تو لے لیں۔“

ان کے الفاظ درمیان میں وہ گئے۔ ایک اکیسٹر آگیا اور
 ان کی طرف آیا تھا۔

”سر... ایک اہم اطلاع ملی ہے... جلدی تشریف لے گئے
 ”وہ اچھا؟“ انہوں نے کہا اور پھر لوگوں سے ہنسے۔
 ”اور انتظار فرمائیے۔“

یہ کہہ کر وہ میز سے اترے اور آگے چلے گئے... اب
 لوگوں کی الجھن اور بے چینی میں اور اضافہ ہو گیا... ایسے ہی
 انسپکٹر جمشید بولے۔

”اے جی جی... بیٹھتے ہیں... اب یہاں کمرے سے
 کا کوئی شائد نہیں؟“

وہ ایک صوفے پر آکر بیٹھ گئے۔
 ”یہ تو واقعی ہماری زندگی کی حیرت انگیز ترین خبر ہو گئی؟“

آٹا پٹا... ایک بار وہ چیر میر پر چڑھ گئے۔

”ہی... یہ کیسے ہو سکتا ہے جب: نکلا ہی گئی۔

”جو جہیں سکتا... لیکن جو چکا ہے... جہاز پر سے تین

گھنٹے فضا میں غائب رہا... اور پھر اہانگ نکل آئے تھے۔

اب ہانگ درست حالت میں چو آتا ہے بلکہ جہاز سے

بھی قائم ہو چکا ہے... پانٹ اور تمام مسافر بالکل ٹھیک

اور اسی دنیا کی شاید یہ سب سے بہت اعلیٰ ترین قسم

کے اس کے نیچے اور مسافروں کو قطعاً معلوم نہیں کہ وہ

گھنٹے ایک فضا میں غائب رہے ہیں:

”ہی... کیا مطلب؟ سب لوگ پوچھتے۔

”جب پانٹ سے پوچھا گیا کہ وہ کہاں غائب ہو گیا تو

اس نے حیران ہو کر کہا... کیا مطلب... غائب ہو گیا تو

میں کیوں غائب ہوتا... وہی ہند منٹ پہلے تو میں یہاں

لوٹ کر رہا تھا اور اپنی غیرت کی اطلاع دی تھی...

کے اس جواب نے بے شمار الجھنیں پیدا کر دی ہیں۔

بات جہاز کے آنے پر ہی معلوم ہو سکے گی... دیکھتے

جہاز غیرت سے ہے اور تمام مسافر بھی ٹھیک ہیں...

آپ کو تین گھنٹے اور انتظار کرنا پڑا... پانٹ نے وہ

کیا گھنٹے پہلے ہی تھی۔ غور سے دیکھتے ہیں... یہ کہ

بڑے اہل علم اور چلے گئے۔ دیکھو دیکھو ہونے لگے۔ وہ

بھی چیر دیکھنا میں آ رہے۔

”آپ کے ذہن میں کوئی بات آئی؟“ انکیز جھپٹتے

پیشہ دادر کی طرف دیکھا۔

”ہیں... ذہن ابی جا رہا ہے... بہر حال جہاز آنے

پر ہی پتا چلے گا۔

”ہیں! اور وہ سب سوچ میں غائب گئے۔

ٹھیک نہیں گھنٹے بعد اطلاع کیا گیا کہ جہاز ہی پوٹ ہو

رہا ہے اسے غلطی کے کچھ سے میں جا رہا ہے کہ پتہ چلے

ہو کہ پھر مسافروں کو اتارا جائے گا۔ جہاز کا اہل البتہ اس

کے بعد ہی وہی سبے گا۔

”میرا خیال ہے... ہیں اندر چلا جاسکے۔“ انکیز جھپٹتے

”بالکل ٹھیک ہے: محمد نے خوش ہو کر کہا۔

وہ دیکھتے اور دن سے دیکھتے دیکھتے یہ پہلے... جہاز

دیکھنے کے ہونے شروع تھے... انہی اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر

دور سے ہی بولے،

”ہیں جناب... کسی کو اجازت نہیں ہے؟“

”لیکن جناب... ہیں تو آپ اجازت دے ہی دیں

...

میرا ہی ہوگا : نندون ہوا۔

سوری سر : انہوں نے تو یہی سر جیسے : کسی کو بھی
اہلوت نہیں ہے :

جیسے آپ کی مرضی : اب خدا اس پر ایک نظر لال میں
الپکڑ جلیہ نے اپنی مٹھی اہلوت نامہ نکال کر سامنے کر دیا۔
وہ خدا آپ جو گیا اور ہوا :

نشریاف نے چاہیے جناب :

بیت بہت عجیب :

وہ وہ جہاز کے نزدیک ہوتے چلے گئے : دیکھتے ہیں بھی نہیں
کئی مرتبہ ڈوگا گویا لیکن کوئی اہلوت نامے پر نظر پڑتی راستہ
دے دیا جاتا۔

آج تو یہ بے چارہ بہت کام آ رہا ہے : نندون منکرا
آ تو رہا ہے لیکن ہم اس کے لپٹے ہیں میں تک آ سکتے
تھے : انسپکٹر جمشید ہوتے۔

شکر ہے : یہ جہاز صاحب نظر تو آتے۔ بھو یہ تین گھنٹے
تک کہاں رہے ہوں گے : پہلی کا پڑ تو یہ ہی نہیں :

ہاں : یہ سوالات تو یہاں موجود تمام لوگوں کے ذہنوں میں

توڑ رہے ہیں گے :

وہ مین جہاز کے سامنے پہنچ گئے : ابھی اس کا انجن چل

رہا تھا :۔ انجن کی پڑ شہر آکر لان چاڑھے جا رہی تھی جہاز
کے دھڑکے ابھی تک بند تھے : طہری کے جوان جہاز کو پوری
طرح تجزیہ میں لے جوتے تھے وہ شاید انہیں کسی کا شکار تھا
آخر ہر پارٹ حکام اور طہری کے چند بڑے آفیسر آتے نظر آئے
لڑکیاں آکر اور پلٹ آفیسر نے اشارہ دیا :

کیپٹن :۔۔۔ دھڑکے کھول دیئے جائیں :۔۔۔ مسافروں کو نکال
جاتے دیا جاتے تمام مسافر ابھی انتظار گاہوں میں ٹھہری گئے۔

شاید وہ سے بھی کچھ سوالات پوچھنے کی ضرورت پیش آئے :
جہاز کے دھڑکے کھل گئے : مسافر جلدی جلدی باہر نکلتے

تک : کے چہرے پر کوئی حیرت نہیں تھی : تمام مسافر خوش
تھے : چلتے مسکراتے باہر نکل رہے تھے : البتہ طہری کا گھبراہٹ

کہ انہیں بہت ضرور ہو رہی تھی :۔۔۔ آخر تمام مسافر جہاز سے
نکل گئے : اب بچے کے دگ اترے گئے : دوا ی دی دستہ آئے

نرمدا اور ان کے گرد ایک اور گھبراہٹ مالا دیا گیا :
اب بتائیے کیپٹن :۔۔۔ آپ کچھ گھنٹے کہاں رہے :

یہ سوال ہم سے نفاذ میں بھی پوچھا جا چکا ہے : لیکن ہم
بچے گھنٹے کیا :۔۔۔ کچھ منٹ :۔۔۔ بلکہ چھ سیکنڈ بھی کہیں نہیں

رہے :۔۔۔ یہ دیکھتے جاری ٹھہریں :۔۔۔ بالکل ٹھیک مین جا رہی
ہیں : جہاز کے یہاں پہنچنے کا وقت بھی بالکل ٹھیک تین منٹ

لاہور کا ہے ۔

سب کے ان کی گھڑیوں پر نظریں ڈالیں ۔ واقعی تین
رہے تھے اللہ تعالیٰ بھی وہی تھی ۔۔۔ اب ہر چارٹ حکام
اپنی گھڑیاں جہاز کے طے کے آگے کر دیں اور بولے ۔

ہم سب کی گھڑیوں پر اسی وقت نوٹ کیا ہے ہیں ۔ سو
بہت دیر ہوئی مذہب ہو چکا ہے ۔ آپ خدا اپنے ارادہ کو
دیکھ لیں ۔

مجھے نے جوئی آسمان کی طرف دیکھا ان کے منہ کھلے
کھلے رہ گئے ۔ پھر ان کے منہ سے ایک ساٹھ نکلا ۔
" ہاں ۔۔۔ یہ کچھ ہو سکتا ہے ۔

حیرت خیز حیرت

پند نے ایک خاموشی طاری ہوئی ۔ ہر ایک کلیئر نے کہا
" یہ تو ہم کچھ جی کہہ چکے جو سن رہے ہیں آپ کا بیان
بچے لگنے بیٹ بیٹھا ہے ۔ اب پلٹ کا ہر آدمی یہ بات کہہ
اٹا ہے گا سیکڑوں لوگ ان سالوں کا چھ گھنٹہ انتظار کر
چکے ہیں ۔ جہاز کو بیاں لاہور کے ٹھیک تین بجے پہنچ
جاسیے تھا ۔ جیسے آگاہی اللہ تعالیٰ ارپادوں نے اہلک میں
تایا کہ یہاں تھا میں سے اہلک غائب ہو گیا ہے اور کوسٹس
کے باوجود کہیں نہیں دیکھا جا رہا ۔ یہ خبر جہاز کی تین تھی ۔۔۔
سب نے ہی اٹھال کیا کہ جہاز میں خرابی ہو گئی اور زمین پر گر گیا۔
اس لئے زمین پر اس کی تلاش شروع ہو گئی ۔ لیکن اس تمام رات
میں کہیں سے بھی جہاز کے ٹکے کے خبر نہ مل سکی ۔۔۔ اللہ ہم لوگ
حیرت کے سمندر میں ڈوبتے گئے ۔ اس سے زیادہ دلچسپ بات
آج تک سننے نہیں ملتی تھی ۔۔۔ کہ مٹا میں آؤں ہر ایک جہاز

اور اس وقت گنتا جاتی ہے؟

سب میں سے میں آپ لوگوں کی بات سن رہی ہوں اس وقت میں سے سب سے پہلے تیل کی پالیٹھن پٹائی والی بریڈ لٹاؤں تھی آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ اس وقت تیل سموں سے مطابق چار سو لیٹر جاتی ہے۔ یہ شگ آپ کو چیک رہے ہیں۔
 سب سے پہلے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ پٹت مہم یہ سارے

میں سے کہا... ہنگامہ کر رہی ہوں؟
 پڑاؤ ہنگامہ کیا کیپٹی ہو گا بیان دوسرے وقت کو
 وہاں ہنگامہ یہ سب کیا ہے۔ یہاں چھپنے
 دیر سے پہلے سے اس دور میں کہیں تھک رہا
 میں تھا وہ امن چٹا رہا ہے۔ اس لحاظ سے جو تھک
 ہم پڑوں عرصہ جاتا رہا ہے اور چار سو لیٹر پٹرول سے
 صرف اس قسم کی سٹاک ٹیکنیک پٹرول موجود ہے وہ
 دوسرے ہیں وقت چھپ گئے زیادہ کر پکارتے ہو اس
 بات کا جواب کون دے گا؟

کیپٹی ہو کر سر پڑ کر بیٹھا جاتی لوگوں کی حالت میں
 پٹرول میں تو ان کے سر ٹھوم رہتے تھے

ہنگامہ کاش چھپتے... وہ دیریں پڑھا ہو۔
 کہیں نکلے... تو وہ آخر ہا کہیں سکتا ہے اس دور
 سے سب کو پکڑا دیا ہم لوگوں کو ان حالت میں برادوں پر
 تو ضرور اسے ہوں گے اور پھر نہیں گھسے پہلے اچھوٹ لی کہ
 ہاؤس لٹاؤں میں نظر آگیا ہے۔ اس وقت پھر آپ لوگوں سے
 قائم یہ کیا تو آپ کی طرف سے کسی حیرت کا فرق نہ ہو
 نے بتایا کہ آپ مہمل کے مطابق آ رہے ہیں
 ان کے اعلیٰ سے بات ہے۔ پٹت سے کہ

دیکھ لیٹیں ہو کر ہم سب جاتے ہیں رہا چھپ گئے
 وہ دوسرا میں رہا ہے لیکن آپ میں بات کو میں دانتے
 سب کو یہاں کا وقت آپ سے کہہ رہا ہے کہ اس بات
 مانا ہو گا؟

اس بات پر تو میرا دماغ گھومتے لگے ہے۔ پٹرول
 ہو کر نہ کما

چھپا ایک اور بات ہے۔ ہم جبار کا تیل بند
 کر رہے ہیں۔ آپ سموں کے مطابق جب اس طرف سے پٹرول
 میں تو اس کی بجلی جھڑا کر پٹتے ہیں اور یہاں پہلے
 کتا تیل جاتی رہتا ہے؟

تقریباً چار سو لیٹر کا جاتی رہتا ہے؟

وہ فاقہ شاید دنیا کا انھماں مور ہے؟ ایک فطری
 سہارا میں غارتے سے کہ میں جو سکتا ہوں بات
 تو یہ کہ میں کہیں ہل رہا ہوں سے بیٹھتا ہوں پسندیدہ اور چہ
 آئینہ میرا ہے۔
 "تو غیر ہو گا۔ سوال یہ ہے کہ ہم اس کا جواب کیسے
 دے سکتے ہیں؟

کوشش کریں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟
 "چند واقعات ایسے تو ہو چکے ہیں کہ صاف صاف میں نے
 "ایک غائب ہو گئے وہ چہرہ ان کا آج تک پتا نہیں چلا
 "کہا ان کے بارے میں جان ہو گیا کہ وہ صاف صاف میں
 "مر کر قلوب کے اندر کہہ دیں۔ ان کے ساتھ یہ فاقہ
 "اپنی رویت کا حیرت انگیز ترقی کا حاکم ہے۔
 "ایسے میں اسپینر حقیقت آگے بڑھے اور بولے۔
 "اجرت ہو تو میں کہہ سکتا ہوں کہ۔ ان کے آدے
 "سب کے سب ان کے طرف گھوم گئے۔ ان کے آدے
 "ایسی ہر وجہ تھی۔

میں لڑائیچہ۔ پہلے تعاف ہو جائے، آپ بھی کوں؟
 "کبیر نے طعنے لگے ہیں کہ
 "میں اسپینر حقیقت ہوں۔ اور یہ؟ ہوں سے تو
 "وہوں کا ہی تعاف کہنا؟
 "اور۔ آپ لوگ تو سب مشہور و معروف ہتھیار
 "فیر... فراموشی۔ آپ کو اس لئے پیش کرنا چاہئے ہیں؟

کبیر نے طعنے لگئے ہیں کہ
 "میں اسپینر حقیقت ہوں۔ اور یہ؟ ہوں سے تو
 "وہوں کا ہی تعاف کہنا؟
 "اور۔ آپ لوگ تو سب مشہور و معروف ہتھیار
 "فیر... فراموشی۔ آپ کو اس لئے پیش کرنا چاہئے ہیں؟

میں سپردِ محتجب ڈاکٹر صاحب کی طرف مڑے

ڈاکٹر صاحب ان لوگوں سے تھا جس سے صاف سے
 سادھے تو گھٹے پہلے کھایا تھا۔ سادھے وقت کے کھانے کے بعد انکسٹر عشاء لے لے
 لیکن ان کا کہ ہے کہ انھوں نے کھا، سادھے میں گھٹے تھے۔
 کھاتا تھا۔ ہمارے صاحب سے وہ جہاں کے صاحب کے ساتھ
 اب موجود ہیں مرا چاہتے ہیں کہ چر گھٹے میں کھا، مضمون
 ہوتا ہے لیکن اور سادھے میں گھٹے کھاتے ہیں تو کھا۔
 مضمون میں موجود ہو گا میں آپ صاحب سے چر چر

مضمون میں موجود ہو گا میں آپ صاحب سے چر چر
 اور آپ صاحب میں بات میں رہتے ہیں جگہ جگہ سے۔
 میں نہیں رگڑ سکتا
 پہلے تو پہلی صاحبان کو دیکھا میں جو وہ صاحب

کر رہے ہیں۔ اب ڈاکٹر صاحب سے مل رہا ہوں
 میں صاحب کا مارتق رو

میں وقت ڈاکٹر صاحبان "گئے" کے چہروں پر جھڑ
 دہی کرنا دیکھا میں سے صاحب سے۔ پڑھتے محتجب سے

پہلی بات سے ڈاکٹر صاحب میں ان لوگوں سے صاحب سے
 کر رہے ہیں آپ صاحب

ڈاکٹر صاحب سے کرک دوسرے طرف کی طرف پہلے
 اب اسپرٹو حویہ کھپروں کی طرف بڑھے

تپ صاحب چلک کر ہیں اور میں میں کسی سادھے کا

حیرت زدہ اقبال ہیں کہ:

یہی سترہ تیسواں ہے کہ اور باقی ملے کو بھی ساتھ لے کر جا رہا ہے۔ اب مسافروں کو جانے دیا جائے۔

اسی وقت ڈاکٹر صاحبان سے ساتھ محمود خان ق

ہاں کے مصلوب کا جی وہی حال ستہ مصلوب میں ہے۔ یہ پست مقام کہہ رہا ہے۔ دوسرے جی کیا باکی
ابھی موجود ہے اور سے مضمون ہے جی جی ہے کہیں یہ مجلس رنگ نہیں وہ مسابول کی طرف آئے ہیں ان
ہوں یہ درجئے ہیں یہ کہ کر وہ سو میں ہے یہ میں میں میں ہے

اور کوئی خاص بات معلوم نہ ہو، مگر یہ ہے کہ
 ہمارے لیے یہ بات اہم ہے کہ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ

ہے۔ یہی ایک فرق نظر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ

یہ بھی ہے کہ سب سے پہلے ان کے لیے ایک سوزا کر دیا جائے۔
 یہ سوزا جو کیا ہے وہ یہ ہے کہ: قزاقان ایران ۱۹۰۷ء
 نے بھی اس کا سہارا لے کر ان کے خلاف شکار کیا۔

یہ اہل میں کیا معلوم : اسپیکر مجید سواتی
اسی وقت ڈکٹ آگے : اس کے چہروں پر
اور اہل میں کیا معلوم : اسپیکر مجید سواتی
اسی وقت ڈکٹ آگے : اس کے چہروں پر

۱۰۔ دکنی صاحب حصار کا رنگ سب سے چمکا ہے

بے جگہ سے کسی پورا مہار جھڑا ہو چکا ہے ۔ اگھر
 تو کم حیرت کا بات نہیں ہے ۔
 "بندہ جیسے گھر چل کر ابھی ہی کرتے ہیں ؟"

• نیکی دانا جاں پہلے یہاں یہ تو معلوم کر رہی کہ میں نے جلدی جلدی کہ
 • حاضر سے کر چکا تھا اور اب کہتے ہیں ۔
 • اس سے ان کے سر سے نکلا پھر وہ
 • کی طرف دوڑ پڑے ابھی مسافروں کے پاس کے لئے ۔
 • پہلی کھڑکی تھی نیکی کھڑکی جا رہی تھی
 • ایک منٹ صاحب ۔ ایک بات رہ گئی ابھی
 • کے لئے ابھی اور روٹی پڑا کی اس طرف جہ منٹ
 • سے آپ کھوس رہی تھی کہ جا رہی تھی
 • یہ الفاظ سن کر مسافروں کی طرف دیکھ رہے تھے
 • مجھے کی طرف دیکھ رہے تھے
 • ایک بات رہ گئی صاحب آپ کل جتنے مسافروں کو
 • کہہ دیا ہوئے تھے
 • ۳۴۴ مسافر
 • دیکھتا ہے ۔ آپ ہی مدد کریں یہی نہیں
 • کو گنا ہے ۔
 • دیکھتا ہے ۔ مسافروں کو گنا ہے ۔
 • ہاں ۔ ہمارے مکان مسافروں میں شامل ہیں ، ہمارے
 • آخری طبقہ کے مسافر وہ بہار میں سوار ہوئے تھے ، ہمارے
 • نے جلدی جلدی کہ

ہم نے جلدی جلدی کیا

’ماں بہ رستے جو حشیدہ یہ کون کہاں کا م ہے :

سے "سازان کھڑے ہیں" بہت مشکل کام ہے

میں ہیں اور تو پڑھے گا، وہ علم کری گیا ہے۔

ۛ اتم به اتم دگر بپایه جایی؟

سہیں سہیں واقعی کچھ کرنا ہو گا جو لوگ خاص

میرے لیے یہ سب محض دھوکے کا یہ حال ہو گا یہ بھی تو

۱۸ پیر چهار کلا "و" لنگ پریشان کنی ترین صد

تو میرے لیے کھینچ کر لے آئے۔ اسے تو پلٹ بھی

ت سے ایک سہی کر لے یہ نیک چودہ آدمی حاس ہیں

ہر عہد میں رہا تو یہ چودہ آدمی یہاں گئے جیسی پانچ

تو در ای سوے کا جواب تو معلوم کر چو گھاہ

ہیں مگر کروں مجھے نہیں پہلے جوش میں قرآن چاہیں

سید احمد علی صاحب نے دیر میں ۱۰۷۰

میں عیادت کے سلسلہ میں ڈوبا جاتا ہوں : البتہ یہاں

144

۱۔ ساری کتب ٹیپ ہو چکی ہیں محمد نے اسے تیار کیا

”مصدق... تمہیں ایسے میں خالق کی طرح ہے“

$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

نوٹ: ہمیں

مگر آواز انہوں نے چپ صابری کے صبر نامے

دوسری طرف سے اس کی تیار کیا۔ یہ تو مہاراجہ پر مبنی ہے۔

کہ ہا چلے ہیں یہ دو صوبہ داروں کے مہمان بھی تھے۔

444

ہمیشہ ہماری زبانیں کھلی رہیں۔

صرف پارسہ صاحبہ کی سسٹم اور اس کے

لیکچرر جمیہ اہلہ۔

ہاں یہی سہی ، وہ کہیں گئے :

پروٹیسٹر صاحب : یہ آپ کھ سے پوچھ رہے ہیں

۱۔ سوال کا جواب تو پانچٹھی بیس دسے چکے۔ مگر وہ

۱۔ عیبت کے بدلے ہوشی ہو چکے ہیں۔ ان کے حوش ہو

میں نے پھر گل الہ سے کچھ معلوم حاصل کر سکتا تھا۔

۱۱ جو گناہ چھ جہاد کے لیے ہے۔ نہایت کو حکم دیا ہے۔

—

اور کیا کر سکتا ہوں۔ حصار کے معاصر کا کوئی اور کی ہے۔ حرار میری زبان اُڑیں۔ خداوند جلدی کرے۔
 بتائے سے ہا۔ یہ کام تو کرسے گی فرار۔
 "انہ فرار۔" سب کے سر سے ٹکا۔
 "ان فرار ہیں۔" صوب فرار۔ "دور فرار۔" مراد۔
 جاسے گی؟
 "کی فرار فرار۔" گارہ کی ہے۔ "ہیکڑا عیشہ جی کے۔"
 "میرا خیال ہے عیشہ۔" ہیں معاصر ماہری سے جو۔
 "را چاہیے۔" اسی راستے کا جائزہ اس طرح یا جاسے۔
 معلوم کرنا چاہیے؟
 "ابا یہ جی کر جیتے ہیں۔" دلچسپم شاید ہی کسی نے۔
 پہنچیں؟
 "تف پھر۔" غیر ملکی ماہری اور گارہ۔
 ایک بات اند۔ کہیں دیا میں اس قسم کا کوئی اور۔
 پیش آچکا ہے؟ فرار چلا۔
 "کوئی اور واقعہ۔" حلقی فرار۔ "تسا عجب نہیں۔"
 یہ بات کی ہے تم ہے؟
 "پہلے۔" لعرب فوارہ کی ہوگئی۔ "معاذکے توجہ میں سے۔"
 وہاں تھی۔ "ناروق سے منہ جانا۔"
 "نہیں ناروق۔" فبارا ہی شکر ہے۔ "حلقی یہ کام نہ۔"
 "حرار میری زبان اُڑیں۔" خداوند جلدی کرے۔
 "انہ فرار۔" سب کے سر سے ٹکا۔
 "ان فرار ہیں۔" صوب فرار۔ "دور فرار۔" مراد۔
 جاسے گی؟
 "کی فرار فرار۔" گارہ کی ہے۔ "ہیکڑا عیشہ جی کے۔"
 "میرا خیال ہے عیشہ۔" ہیں معاصر ماہری سے جو۔
 "را چاہیے۔" اسی راستے کا جائزہ اس طرح یا جاسے۔
 معلوم کرنا چاہیے؟
 "ابا یہ جی کر جیتے ہیں۔" دلچسپم شاید ہی کسی نے۔
 پہنچیں؟
 "تف پھر۔" غیر ملکی ماہری اور گارہ۔
 ایک بات اند۔ کہیں دیا میں اس قسم کا کوئی اور۔
 پیش آچکا ہے؟ فرار چلا۔
 "کوئی اور واقعہ۔" حلقی فرار۔ "تسا عجب نہیں۔"
 یہ بات کی ہے تم ہے؟
 "پہلے۔" لعرب فوارہ کی ہوگئی۔ "معاذکے توجہ میں سے۔"
 وہاں تھی۔ "ناروق سے منہ جانا۔"
 "نہیں ناروق۔" فبارا ہی شکر ہے۔ "حلقی یہ کام نہ۔"

اور معلوم کریں کہ یہ اس قسم کا کوئی واقعہ ہو چکا ہے۔
 میں اس حصار کا دستہ بھی معلوم ہوا چاہے
 لی بھی نہ رہے ہے۔ لہذا میں چلتی ہوں۔ آپ لوگ
 رہیں۔

یوں کہ تم تنہا کیوں؟ یہ کہ میں بھی ساتھ رہے
 ہوں۔ جان دو جان ہونے

میں بھی آپ لوگوں کا کام شروع میں
 میں معلومات حاصل کر رہی

یہ کہ وہ پلے تھے اس گھڑی میں وہ تھے
 تو ان کا جہز مطلوب تھا۔ اس کے سربراہی آگاہی کی کہ

پہلی دہائی میں وقت تک یہ ہے چار دہائی ہو چکا ہے
 حصار ایک جانب ہوتے ہیں چار دہائی ہوتے ہیں
 پھر وہاں میں مگر اسے لگے اور حسب وہ پہلے اور پورٹ پر
 ترسے تو حصار کے نیچے اور ماسکوں کی ٹھریاں باغی ٹھوپ اور
 دھت مری قبیل جس وقت پر رہ نہیں رہیں تھے۔ لہذا
 پر پورٹ پر وقت ہی تھے آگے مزید چکا تھا۔ اس سے

تین جہازوں کے چند ہزار بھی عام ہوتے تھے۔ ان کا
 ملک اور سارا سہی ملا جو حصار مکمل طور پر عام ہوتے
 ان کا ہی آج تک ماسکوں میں رہیں لگا سکے۔ حصار کی

بہ حسب وہ چوڑے

وہ سے دسے تمام حصار۔ اور جانب ہو کر نظر آئے
 حصار نام حصار وہ بھی حصاروں سے کہہ لوگ بھی جانب رہتے
 حصار میں بھی اس ملک سے گزرتے تھے۔ حصار کے اس
 ملک کے یہ سب پر ایک حربہ ہو ہے۔ اور کام
 اور ہے۔ اسی طرح سے حصار کے اس سے کو ہرگز اور
 نہ ہائے ملا ہے کہو کہ حصار کا وہ حق نہ کوں شکل کا ہے۔

پر اسرار حصار۔ بدعت سے حصار سے ملک

ان میں لوگوں کے حصار اور ان کے مسافر مانتے ہوئے
 میں ملک سے سراج لگائے کی سرکردہ کوششیں کیں ہیں کہ میں
 معلوم نہیں کر سکے۔

بال میں

من سے گھر کی موت کا سا طاری ہو گیا ۔ وہ بچے
 کے ساتھ ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے ۔
 بچے میں (سارے) کی آواز اٹھ گئی ۔ یہ سارے ایک
 دوسرے سے بڑے سے بڑے کے پاس طرف پھاڑا
 گیا ۔ ایک ایک دوسرے پھاڑا گیا ۔ بڑے سے
 مل کر اس کا سارے کے اپنے کوئی سانس نہیں ۔
 اس کی طرف سے بھی بچے کا پھر دوسرے میں پھل کر
 گیا ۔ اس میں اس میں دلائل نہیں ہو سکتے ۔
 اس کا دلائل جو جاسے کے بعد گیا ۔ ایک ایک
 اس میں ایک ایک کوئی ایک نیم کوئی ات میں جان گیا
 اس ایک ات ہے ۔ اگرچہ ان لوگوں نے جے شاکر کھینچیں
 اس کے پاس کیا دیکھنے کے سرور کھینچیں گیں ۔
 اس دستانوں کے یکے میں کے ہی سارے اور بچے کا پھر

نما اس پر کافی امدادی تھی ۔ لیکن اس کے گھر
 چلا گیا ۔ کوئی اس طرف سے ہی تھا ۔ ایک ایک
 نہیں سکتا ۔ اگر کوئی شخص اس حیرت میں داخل ہو جائے
 تو اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتا ۔ سنا ہے اس حیرت
 کے وہ چٹانوں کی لڑکیوں میں طرح طرح کی چیزیں کر رہے
 سارے ایک دوسرے سے مل گئے ہیں اور اس طرح حیرت
 سے بھی مدد ہو گیا ہے ۔ مطلب یہ کہ کوئی بولے جہاں
 کا پھر رہا ہے اس میں بھی ترستا ۔

پتہ ہی کیا کم حیرت انگریزوں سے بھی کسی میں تو
 اندر سن لی ۔ اس کا مطلب ہے ۔ اب میں اس میں
 تھا بھی داخل ہونے کی کوشش کر رہی ۔ جاتی ہے کہ
 کہا اور جاتی اس کے اندر پر مسکرا دیے

مگر میر خیال ہے ۔ سارے کے میں سے وہ سارے
 کے لئے جو میرے میں اثرات اتنا ضروری ہے ۔ جب تک
 ایسا ہی کریں گے ۔ کامیابی کے نزدیک تک میں پھنس
 گے ۔ یہ فیصلہ طاقہ بولے ۔

اور : ان کے سارے ایک ساتھ نکلا

میں سے مناسب کہیں ... بہتر تو چاہا اسی ہے ۔

سچ پھر آپ کے لیے میں ہوں ستر ہے کہ اس سے کہا

میں نے اسے دیکھا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

پناہ سہری سنا ہے کون مجھ پر ہے

پروگرام اور پوسٹ کے اثاثہ کو سمجھنے پر تیار رہیں

4. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

۳۔ اس سے پہلے میں کہتا تھا لیکن اب،

۲۔ وہ اس طرح کے چکر میں ہے۔ اس

۱۴۴۴

میرے لیے یہی جگہ صوبہ کی ایسی ممکن کے پڑتی تھی۔

نہاں سے اُس کی طرف چلے جا رہی تھی۔ وہاں وہ شہر میں گھر

سہ ماہیہ احمد پھیر نے لکھ لکھتے ہیں اس کتاب کا

دل سے نکال دی اس تہ تک وہ - جاے سکے

وہ اس سے کہتا ہے کہ: "اے میرے بھائی! یہ سب کچھ ہے۔" اور اس نے کہا: "نہیں۔"

۱۰۰ سالہ عرصہ میں جو کہتے تھے مسلمانوں کو جہاد کی دعوت دینی ہے

میں نے یہ ثابت کر دیا کہ ہر شخص کی زندگی میں

نہی ملکوں میں رہے جسکی ن سہ - وہ کٹا چن گیا

میں نے اس پر غور کیا۔ میں نے اس پر غور کیا۔

محمود علی خان صاحب

سہی کے لیے مجھے فکر کرو۔ اس پر فتنہ مسکرا

۱۔ حدود کا ترجمہ نہیں ملے ۱۰۔

میں نے اسے دیکھا تھا۔ غارتوں سے بھرا کر کہا۔

مجلس تو یہ ہے کہ ہم شکر ہی اس میں نہیں کرتے۔

وہ نراٹ سے اس لئے اب نہیں رہا

۱۔ فراموشی سے بچنے کے لیے

میں اس شہر کے کسی جگہ سے غافل نہیں رہا

آپ کے ساتھ ہیں + آپ سے ہیں

1945

تو آپ کے یہ یاکٹ ہنستے کہ

۱۱۔ جو کہ خیر و برکت کا باعث ہے۔

بہارِ نبوت ص ۱۱۱

میں نے اپنے چاہنے والوں سے کہا کہ:

محمد علی

بسم الله الرحمن الرحيم

یہی کہا، وہاں سے وہاں چلا گیا۔

مجلسه اول در روز پنجشنبه ۱۳۰۴

لوہے کے بنائے
پتھر کے بنائے

اعلا ہیں کہ کے پاسوں حرف کوئی بار بار بہت ہوئی

انگل حیدمی چٹائی لیا کونے مہر سے مہر کوہ چٹائی

ان کو نہیں چاہوں کہ چوٹی تک پہنچ جائیں۔

کہ توں چل سب پیچے جی جاتے تو دوسری جہ تیسے نہ ہے

۱۰۰ - سبیلہ چتر

ان ہیل کا چہرہ کے در پے ہی لٹکا رہے تھے۔

۱۔ رشتہ داری کی ہیں ۲۔ سے می تہہ میو تو مرچ سے

۱۔ بیرون ا برید کا ہا ہے ۲۔ صند کے سہے کا شیار

$$10^3 \text{ g} + 10^3 \text{ g} = 2 \times 10^3 \text{ g}$$

شیخیناں محمد علی کے مرے بی

۱۸ اکثر لوگوں نے اہل باطنیت کا حال سب سے مستحکم

بہوت آور ہیں بھوت پندی دیاستہ سب تر سی میں سے

آواز ہو گئے ہیں اور یہ جھوٹ ہی میں ہو رہا ہے۔

اسب کو دیتے ہیں حکم انگلی جاتے ہیں

ہاں جو مانگ باتیں ہیں ۔ • • •

بھی یہ حرفت کہہ سبے ہیں۔ اس قدر حرفت کہیں کہیں نہ

۱۰۔ ملک میں جہاں سنیں لے ۔

پیشیں میں درجہ ہیں 'قرعے کی گوارا ترکیب' نامی ہے۔

میرزا محمد علی

میں نے اس پر غور کیا کہ وہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے لئے ہے

24

۱۰. اے میرے دوست! اے میرے عزیز! اے میرے عزیز! اے میرے عزیز!

بہارِ عربی و فارسی میں

ہم سب کو ایک سے پڑھیں اور کہیں

مجلس ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱

۱۰۰۰ سے مضبوط ہے جس میں

پہلے سے ہی ہے وہ جھڑپا

ترتیباً ملحقہ ہے جس کی وجہ سے جو کہ طریقہ کی طرف سے دیکھا

دقت سے دیکھو کہ یہ کون سا حق ہے

میں نے کہا: یہ میری زندگی ہے۔

۱۔ ہندو بائبل سے یہ لکھتے ہیں کہ ہرگز سوطی

درین حالت من در این دنیا تو پی من وقت گذران

۱۔ دستِ مبارک سے حاصل کردہ جنتِ مبرا - اس سے علمِ

نہ کے راجہ جی میں سکون ملی

نہ مجھے ۴ روز چاہئے ہیں۔ ضرور ۷ کے لئے ہی تھی

آئی و جڑ سے رو. دہرے ہر ایک کلاس سے اور کچھ مٹرک

1994

آپ رکت ٹیسی سے اتار جائیں گے وہ ٹیسی میں رہے گی۔
 آپ سب جانتے ہیں آپ عام سے ملک کے ایک ٹیسی

چوں کہ سب چلے جائے ۔
 سب سے پہلے آپ تو رکن سے یہ تو پکی راہ
 کس سمت جا رہے ہیں ؟
 دہلی کی سب سے پہلی راہ
 وہاں سے

جس دن انکی راہیں اے۔ مدتوں غمزدگی سے
 وہ بچے تھے آتے، لیپٹر متیہ نے لادلی کرانا

میرا دل بھیڑتا ہے میری آنکھیں بھیڑتی ہیں۔
 وہ جیسے کہتا ہے "وہ جیسے کہتا ہے"
 وہ جیسے کہتا ہے "وہ جیسے کہتا ہے"

اس وقت اس کا مطلب ہے آپ دیکھیں کہ یہ کون سا راستہ ہے۔
 راستہ ہمارے ہیں۔
 یہی نہیں۔ وہ پہلا۔

اس پاس سے گذرے جانے والے گروہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

۱۔ نہ ماننے ہیں۔ یہ کہہ کر ایسا سوال نہیں تھا جس کو
میں غراب داغ ہاتھوں سے ست ڈرتا ہوں اس لیے مجھے یہی کہہ کر وہ ٹھیکڑ ہاتا۔
دراست کر رہا ہوں کہ اگر کسی اور نیکی میں بیٹھ جائیں تو جاننے سے کہیں۔

[illegible]

۱۔ ہم پہ کی یہ عارضی عروہ چوڑی کر دی گئی۔
 ۲۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ دھک سے رو گیا
 ۳۔ وہ خفا میں ہے۔
 ۴۔ آپ مجھ سے کسی عروہ کی بات کر رہے تھے۔ اسے
 ۵۔ میں ابھی ایک ہی ڈرائیور کی تلاش ہے۔
 ۶۔ یہ ممکن ہے۔ میں ٹیکسی کا سہر معلوم کرنا چاہتی ہوں۔
 ۷۔ قافلوں میں ٹیکسی کا غیر ہونا۔
 ۸۔ میں نے یہ بہت تھیں

۱۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔
 ۲۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔
 ۳۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔
 ۴۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔
 ۵۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔
 ۶۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔
 ۷۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔
 ۸۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔
 ۹۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔
 ۱۰۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام "ابو" تھا۔

کی عجیب بات ہے؟
'پیارا زیادہ تر دلوں کی باتیں ہی ہوتی ہیں'

ہوں تو آپہاں سے ہٹنے ہیں۔
کی رقت تر وہ۔ جانتے کہنا ہوگا، شام کو تو
کے کو ہیں اس کا نگہ باننا ہوتا۔

سہت خوب، تب تو راقیوں کا آپ
جھلکی کیلیٹ آجائیں۔ اسپر مشید نے کہا
'مردہ کیوں نہیں؟'

یہ کون کیلیٹ، کیسا بھلا ہے کوئی حد بجا رہا
'ہی سہی' سواہی کے لیے بہت مناسب ہے۔

وہ موت کے جوسے کے بارے میں آپ کا مانتا ہے
موت کا مزید، اچھا، کیا آپ مشید جوسے کی بات
لہجہ ہیں جس کے قریب سہارہ ہیں بہار، غائب ہو گئے
'تو لے جائی سفید جزیہ کہا جاتا ہے۔'

ابا، ٹھیک۔ آپ کو میں جزیہ سے کیا دلچسپ ہے
اس سے پریشان ہو کر کہا

میں اس جزیہ سے میں داخل ہوں کہ لاوارادہ رکھتے ہیں
کیا کہا، 'تاکل' وہ چلتا ہے۔

میر۔ ہم اس دنیا میں کسی بات کو بھی دیکھیں نہیں گئے

نہیے تھک ہیں، ٹھیک۔ اس میں میں اور۔ موت بہت

بہت ہے۔ یہ۔ 'مردہ' سہی

یہ۔ میں سہارہ۔ 'نہیے' میں اس جوسے کا ذکر ہیں
'موت' سہی سہارہ کی بات ہے

نہیے میں کہ، ایسے وقت میں سہارہ ہیں جو اس جزیہ
'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو

موت۔ 'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو
'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو

موت۔ 'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو
'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو

موت۔ 'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو
'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو

موت۔ 'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو
'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو

موت۔ 'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو
'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو

موت۔ 'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو
'موت' سہی سہارہ سے جانتے ہیں، راقیوں کو

اور چلا نہیں سہا تو سوالیہ نہیں ہے۔
 یہ اتنی موٹی دائروں کو تو میں مسکرا دوں مسکرا دوں
 وہ ہی دینے لگے تو اس سے نکال دوں سرحدیں
 دشمنوں... میں نہیں کوئی... لیکن آپ پاؤں میں ہیں اور
 "جب پھر اسی کی ایک شرط تھی۔ یہ آپ مسکرائے
 اور وہ کہو؟" اس سے جلدی سے کہا۔
 "ہاں کہ آپ اپنا ہی دھول کر میں۔"

اور وہ بھی یہ کہہ کر چلا گیا۔
 لیکن وہ رات بیلو کی وہ تھوڑی سی دھول سے
 دوسرے۔ سوال ہے۔ یہ ان کی طرف سے تھوڑی سی
 وہ ان کی ہول سے مراد سرحدوں میں پٹھان تھے
 اب تو میں ایک اور رات جیسا کہ وہی ہے
 طرانی

سرحدوں کو وہ پتہ نہیں ہے۔ دھول کے مراد
 درود کہہ سبھی وہ بیس ڈاڑھی اب کے لئے ہیں رات
 تھا

ان پر کتاب ہے۔ حررے کے بارے میں تو کیا
 "پہرے کر ہی ہیں دھول مراد تھوڑی سی ہے۔"
 لیکن پھر بھی سبھی اسی سے تو کیا چاہیے۔

پہرے تھوڑے سے سرحد دیا کچھ دور وہ ہیں جو کہ مسکرائے
 یہ اتنی موٹی دائروں کو تو میں مسکرائے دوں مسکرائے دوں
 وہ ہی دینے لگے تو اس سے نکال دوں سرحدیں
 دشمنوں... میں نہیں کوئی... لیکن آپ پاؤں میں ہیں اور
 "جب پھر اسی کی ایک شرط تھی۔ یہ آپ مسکرائے
 اور وہ کہو؟" اس سے جلدی سے کہا۔
 "ہاں کہ آپ اپنا ہی دھول کر میں۔"

وہ دیر پہلی دن مرد ایک گھر میں ٹھہرا
اس کے دیکھ کر کئی شخص اس کی طرف سے ال کا
نے ملتا ہے۔

اس کی زبان سے یہ سارا سارا بات ہے
اس کی زبان سے یہ سارا سارا بات ہے
اس کی زبان سے یہ سارا سارا بات ہے

معلوم دشمن

ی بات تو میں سوچ رہا ہوں دوسرے یہ کہ
اس کی زبان سے یہ سارا سارا بات ہے
اس کی زبان سے یہ سارا سارا بات ہے
اس کی زبان سے یہ سارا سارا بات ہے

نیر تو ہے، جان! حرارت سے مرگوشی کی
کچھ اب ہمیں یہ رہا ہے جیسے کچھ ہاتھوں میں
دیکھ رہی ہوں
اور وہ دیکھ رہے تھے پھر ایک میر پر
میں نے اس کے ساتھ ساتھ جھینڈ سے سرسری انداز میں
لوگوں پر نظر ڈال کر شرم کی اور پھر ان کے وہ
ہلے۔

اس کی زبان سے یہ سارا سارا بات ہے
اس کی زبان سے یہ سارا سارا بات ہے
اس کی زبان سے یہ سارا سارا بات ہے

میں۔ اس میں موجود لوگوں میں سے وہی ہی
گھر رہا۔
انہی آپ کو دم بجا تھا! محمد وہ

یہ کام دار کیا۔ پہلے ہم وہ کام کریں۔
اس کی زبان سے یہ سارا سارا بات ہے
اس کی زبان سے یہ سارا سارا بات ہے

میں۔ اس میں کوئی شخص ضرور رہا ہے
ال میں موجود نہیں ہے۔
وہ کس طرح گھر رہا ہے۔

”ہیں ان سے ایک کام ہے؟“

”میرا سہ ۱۹ میں چلے جائیں وہ اندر ہی م
- بہت بہت شکریہ“

وہ اٹھ کر ان کے اندرون دروازے کی طرف
دروازے کے دوسری طرف ایک برآمدہ تھا جس
طرف کمرے تھے ایک کمرے پر ۱۹ م سے ملتا
سے دروازے پر لگا ہوا تھا

”جی کمرے“ در سے آگے
وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے
داخلی کمرے میں ایک کمرے میں بیٹھی رہتی تھی
دل کا صبر نہ تھا اس لئے اس نے اپنے کمرے
کی کچھ باتیں کہیں کہیں کر دیں
”ہیں آپ لوگوں کی باتیں کیا چاہتے ہیں؟“
”یہ جان کر حوش ہوتی ہیں آپ کا یہ
کچھ چاہتے ہیں۔“

”کوئی بات ہے؟“ تمام باتوں پر غور
”ہاں ایک سے دوک یہاں آتے ہیں ان میں
کے دوک سمجھتے ہیں۔“
”ہوں! چلے سر“

”جی ہاں یہ کچھ میرے میں تھی“
”جی ہاں میں کر رہا تھا وہی گھوڑا ہے“
”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“
”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“

”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“
”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“

”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“
”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“
”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“
”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“

”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“
”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“
”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“
”جی ہاں میں سے یہ باتیں دیکھا تھا مجھے“

”ہی دیکھتے جا پئے“

”لیکن آپ کے ہائی دوست آدم سے شک میرے ہر

بچے میں وہ ان کی حد میں نہیں کر رہے“

”وہ جانتے ہیں آپس میں وہ کی صحبت میں

اپنا ایک ہی دور اور بچہ ہر کی طرف دلت ہنہ

میں وہ تو صاحب ان کے درمیان سے مل گئے تھے“

ان تینوں کے مہربان سے دے تھے میں سے وہ دے کر

دوسرے کے مہربان میں پوسٹ ہو گئے۔ ان کی وہ دور

کوئی باتیں اپنا ہر عہد کے حکمران کو دہان کی طرف

تو اس کی باتوں میں ایک ہی بات تھی

”ایسا آپ سے

کس کا کہی ہے آپ“

”یہ دلت چوتھے سے ہی عمل کر رہا ہیں“

”مگر ان پر لگے حال یہ ہی وہ لال تھا وہ پہاڑ کر رہا“

”نہ سنا اب چار آدمی ان کے دل پر پڑے تڑپ“

”تھے ان میں سے وہ حلقہ کی سات سات“

”اب ملک میرے ہوئے کے بار میں یہ بات“

”آدمی دوسرے کے“ وہ ہر کر رہا پھر کر رہا دوسرے کی

”ہی

”پہ میں پہل دیتے“ خود کے چہرے کو کر کی

”اس سے دے ہوگی“ لگے ساری بات اسے

”میں

”اب حرم میں دل میں چلتے ہیں“

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”میں سے ان کے شہ کا شہار بھی نہیں کیا ہر ان کی طرف

”میں

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اب حلقہ“ میں سے ان اور دوسرے کو جان گیا

”اے صاحبہ! میں نے یہ سنا ہے کہ

”شکر ہے۔ اسی وقت کہ

”وہ کس عورت کی ہیں۔ پہلے ڈال کے ٹھکانے تو

اں لوگوں نے فرد ہی تھا یہ محض کیا اور وہ اپنے

سے اسے گئے ہیں مگر تو بس اتنا باخدا

درمیان سے نکل گیا تھا اسوں نے مجھ سے

بیکس غلطی کے معصوم ہیں بیست ہر گز

میرا گناہ قصہ ہے

کیونکہ ستر ہوس آپ کا نہیں گئے

وہ تو وہی جہاں ہیں ہے سب سے

نہیں چلتے اں عدلیوں سے پاؤں

پہاڑیوں کیو تھا؟ عدلیوں نے

اں شہید ہے سب پولیس اسپرٹ زلیوں

اکڑوں میں گیا وہ جوش میں تھے

”کی بات ہے تم سے اں یہ محض یوں

”ایک معلوم آدمی نے جس حکم دیا تھا کہ

”دیا جاتے

”یا مطلب تم سے اسی معلوم آدمی

”کے لئے یہ سنا ہے وہی ہوں ڈاکٹر دیے کا وعدہ

”میں نے یہ سنا ہے کہ جگہ سنی تھی کہ وہیں

”وہاں ہے

”میں نے یہ سنا ہے کہ باٹ پر نہیں

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

”میں نے یہ سنا ہے کہ وہاں کسم دھکا

لڑائی کو اٹھایا گیا۔ اس سٹیڈ لائی کی طرف سے

۔ تو آپ کو یوں قتل کر چاہتے ہیں

۔ تو آپ اس نا معلوم آدمی سے بوجھ

جائی۔ سارا تو ہرے ہیرے کے ساتھ ہے

بیٹے تو ہیں اوتھر سے اس سٹار ڈرائنگ چاہتے

لاکھوں ٹکٹوں سے جاتے کہ اسٹیڈ لائی سے

آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟

آپ بیٹے سے کہہ دیے

اور اس کے آگے میں ہے اور وہ بھی

سیر و تفریح کے لئے آئے ہیں اور کچھ ہیں

کر جنوں نے سب کے نام لکھ دیئے

تھوڑی دیر بعد وہاں کا سٹیل کے

کے روٹوں کا ایک بیڈٹ ایک کے اوتھوں میں تھا

۔ وہاں سے مل گیا ہے؟

اس کا مطلب ہے اس نے گھام آدمی نے

جوت سبھی بولا۔ واقعی کسی معلوم آدمی سے نہیں

کھیلے کا حکم دیا تھا۔۔۔ تب تو آپ لوگ سب

میں ہیں؟

ام سطرے میں تو ہم کچھ ایک حصے سے

کو سنا سیکھنے چوڑا

پر جس سٹیڈ لائی سے آپ اپنی بات کریں؟

یہاں سٹار ڈرائنگ چاہتے ہیں اور لوگ نا کام

تے وہ معلوم آدمی سے اور لا مقرر کر دے گا

اس میں صرف خطائی سے کہ اس کے پاس دولت

کی اس کی حالت میں تو آپ کو یہی مشورہ دوں

۔ آپ اپنی اپنی چاہیں سٹار ڈرائنگ کے

یہاں سے اس سٹیڈ لائی سے اس کی

پر

سٹار ڈرائنگ

سٹار ڈرائنگ سے آپ لائی پڑ

اور سٹار ڈرائنگ کو اس حالات میں تو سٹار ڈرائنگ

پر یہ سٹار ڈرائنگ سے کیا سٹار ڈرائنگ سے

یہاں سے

سٹار ڈرائنگ سے یہ معلوم نہیں سٹار ڈرائنگ سے

کون سٹار ڈرائنگ سے سٹار ڈرائنگ سے اس وقت

یہاں سے

میں شاید اتنی حد تک تھک کر رہ گئی

کوئی پرہیز نہیں۔ میں خود تھک کر رہ گئی

اب بھی اہانت ہے؟ ایکٹو کاموں میں سے مست
لہذا آپ کا بیٹا بھی نہیں ہے۔ لیکن میں آپ کے لئے

مست رہوں گا۔

• شکریہ بہت بہت۔ اگر تم سے اسے کوئی
تو آپ کو اطلاع دے دیں گے۔ کبھی سے شوق

کہا ہمارے وہ سارے سارے بچے ہاتھوں کو دیا۔ لیکن
وہ ایک میز پر آکر بیٹھ گئے۔ بہت سے لوگ

میں پر بھی ہیں۔ کچھ بڑے کاموں سے محبت
میں ان کا مشاہدہ کیا تھا۔ وہی وقت چٹائی کے پاس

آؤں گونگی دھڑکی

میں وہ عورت۔ آج کے پروگرام سے مست
میں وہ عورت۔ آج کے پروگرام سے مست

آپ کی خدمت میں یہ راجسٹر مشافہ پیش کیا۔
میں کا کوئی غائب بھی ہر ہندو نہ تو غائب ہے

کہہ سکتا ہے۔ یہ یہ ہیں۔ یہ یہ ہیں۔ یہ یہ ہیں۔
جسٹ ہے۔ یہی کی طرف متوجہ رہے۔ آپ وہ ہیں۔

مگر انہی کے کہنا میرے دل کا ہے۔ وہ دوسرے
میں کا کوئی غائب بھی ہر ہندو نہ تو غائب ہے

بعد پر بیچ مٹائی میں سنا، سو جا رہی تھی۔ اس نے اس کی طرف سے ان کے لوگ بھی سنا کی طرح نظر سے دیکھا۔ اس نے کہا کہ باہر
 ادھر سے ان لوگوں کی سرین پر بھی۔ ان کے لوگ بھی اس کی طرف سے نظر نہیں لگتے تھے۔ اس نے اس کی طرف سے نظر نہیں لگتے تھے۔
 میں بھی اب حال کا بھلا کرنا چاہیے۔ اس نے کہا کہ شاید ایک مٹ

مٹ ہے۔ اس نے کہا کہ میں اب بھی یہ سوچ رہی ہوں کہ وہ لکڑی کی طرف سے
 لکڑی ہے۔ میں اب بھی یہ سوچ رہی ہوں کہ وہ لکڑی کی طرف سے
 اس نے کہا کہ میں اب بھی یہ سوچ رہی ہوں کہ وہ لکڑی کی طرف سے
 اس نے کہا کہ میں اب بھی یہ سوچ رہی ہوں کہ وہ لکڑی کی طرف سے
 اس نے کہا کہ میں اب بھی یہ سوچ رہی ہوں کہ وہ لکڑی کی طرف سے

اس نے کہا کہ میں اب بھی یہ سوچ رہی ہوں کہ وہ لکڑی کی طرف سے
 اس نے کہا کہ میں اب بھی یہ سوچ رہی ہوں کہ وہ لکڑی کی طرف سے
 اس نے کہا کہ میں اب بھی یہ سوچ رہی ہوں کہ وہ لکڑی کی طرف سے
 اس نے کہا کہ میں اب بھی یہ سوچ رہی ہوں کہ وہ لکڑی کی طرف سے
 اس نے کہا کہ میں اب بھی یہ سوچ رہی ہوں کہ وہ لکڑی کی طرف سے

ہے

میں نے اس کو دیکھ کر اتھوڑ دیا

میں نے کہا "بھائی! یہ تو کیا ہے؟"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

چیت پر آ کر مہول نے پیچھے ہٹ کر

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

میں نے کہا "یہ تو ایک بڑا بڑا گڑبڑ ہے"

کری گے۔

ہوں سے ال کی طرف دیکھو۔ کوئی بھی نہ دیکھا اور نہ

حیرت ہے... انکلی جیسی اٹھے!

شاید ان کا منڈ مٹی ہے لیکن میں نے اس کے ہاتھ دیکھے۔ ہاتھ کا کوئی سون سپن آپ مقام

عزیزت محسوس کر رہا ہوں۔ اس شہر میں میں نے پہلے عجب سے مل کر کہا

میں نے کہا کہ میں چاہیے۔ اس سے پہلے کہ یہ دوست مکا ال کی ٹھوڑی پر

ان کے مقام عصیان میں رہ گئے۔ دوسری بار میں نے کہا کہ یہ تپڑ مشید تو کسی

میں کہ رہا تھا

ایک منٹ پہلے تھا چلتا ہے۔ اب اس کے پاس میں تو رہی گو میں

کے لئے میں نے کہا۔ یہ مقام ہے۔ اس سے پہلے وہ اس بار اس نے پٹ میں ات

ایک منٹ منٹ دوسری۔ ایک مشید کی کوئی دوسری تھی۔ اس کے بعد اس کے بل کر۔ ایک مشید صک

سب کے سب ال کی طرف گھوم گئے اور وہ اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے کوئی

ایک پر پہنچ گئے۔ ہاتھ لوگوں سے پہنچا۔ اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے کوئی

ال میں ایک بار پھر تپڑوں کوئی اٹھیں۔ اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے کوئی

اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے کوئی

اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے کوئی

اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے کوئی

اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے کوئی

اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد اس کے کوئی

وہ یہاں کہاں

۱۔ میں ہوں ہی چکن ڈور ہو جی رہی تھی
تو جب میں لپچھڑا ہوا ہوں کہ میں ایسے ہی آیا
۲۔ میں سر تبت اٹھ تھی ہوا ڈور ہوا کے حق
۳۔ میں سر تبت اٹھ تھی ہوا ڈور ہوا کے حق
۴۔ میں سر تبت اٹھ تھی ہوا ڈور ہوا کے حق

ہوں گے بھی مشر میں کی طرح۔ دیکھو۔
 میں نے ہم میں کوئی حرکت نہیں
 کر رہا ہے۔ میں نے پہلی طرح سے
 نہ سے لکھا

میرا سہ قش ہے جس میں
میں نے جو کچھ کر لیا ہے - ڈاکٹر ملک -

... ۱۳۳۳ ...

۳۔ پیکرِ عقیدہ سے ملی اور ہم سے

ہو۔ جو درجے عیب ہیں۔ ایک کٹر کاسری مرد وہ
 ہے۔ رشتہ ال سے طائف ہیں۔ جب کہ بیرونی مدد
 کی مدد سے اس کی طرف جانے کا کوئی جواز نہیں
 ہے کہ وہ کسی بھی ڈیور نظر نہ رہا ہے۔ کہو
 کہ وہ اس کے ساتھ جا کر وہ پہلے ڈیور
 ہے۔ ہم انہوں میں ہیں۔ میں گئے اور دیکھیں
 کہ وہ اس کے ساتھ گئے ہیں کیا کیا ہے۔

— 24 —

ہرے ہیں، روح کے لیے میں جہنم تھی

انتہائی بے ایمان تھے۔

مرض کریب - آپ کو کہیں ہوا ہے نہ جانتے ہیں

۱۰۰ علم پرورد - بہت جان بچنے ہیں کہ وہاں

صورت میں آپ اپنے گھرے ہیں کسی دوسرے کو علم

بے جاں کوئے - اسی کی فتنہ مٹا دے۔

100

یہ اس واقعہ کے بارے میں جاننے والے ہیں۔

[illegible]
$$+ \frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} \frac{e^{-t^2}}{(1+t^2)^2} dt = \frac{1}{\sqrt{\pi}}$$

“*Yes*”

میں نے اس کے لیے سب سے پہلے حضرت مولانا صاحب

۱۰ بہت جرب میں کا مطلب ہے۔ جب وقت ہے

یہاں آئے ہیں۔ دل کو مسکرایا ہے اور ہاتھ

مجلس

یہ معاملے میں میں بھی بہت دلچسپی محسوس کر رہا ہوں۔

by *J. de*

۱۰۰ باب احکامات کے تحت ہے۔

254

بشکریہ میں صاحب نے شیخی پر آکر جواب دیا۔

کے ساتھ وہ وہ ن کے ساتھ ان سے کام لیں۔

روزِ رواں نہ ہے:

راہرو اتھو-ہوئی جہاں ہو گی

— 100 —

۱- کتب و رسائل

1. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 841.

میں نے چاہا کہ مجھے ہرگز نہ ملے۔

یہ سب سے بڑی بات ہے کہ جو کچھ ہم نے کہا ہے،

... ..

اسکریپٹس اب یہ بات کہ وہ واضح ہو گئی ہیں۔

میں نے سنا ہے کہ یہ سب کچھ جپے جپے ہیں۔ انہوں نے کہا
میں نے سنا ہے کہ یہ سب کچھ جپے جپے ہیں۔

طمان رحمان نے پُرکھو کو کہا۔

وہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو اس
کے پاس لے گیا۔ وہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو اس کے پاس لے گیا۔

۱۲۰۔ اس وقت کیمبرہ دوسری صحت میں نمودی کہ
 لہری۔ ہم یہ حکم چاہیں کہ بیٹ کہ وہ کیسے کا
 بدولی کے لئے میں لکھیں تھی

۱۔ ع۔ شریعت : ہے کہ انگریزوں کا وہی عہد یہاں گھاٹا۔
اسد ہے

میکو صاحب۔ یہ آپ کو چاہیے۔۔۔ اور۔۔۔

سید۔ اگر ہم سارے ہو سکتے ہیں تو وہ جیسا کہ کیوں ہیں

آپ سے بتا رہے ہیں کہ کمرہ میں۔۔۔
کی ضرورت۔۔۔ اس لیے کہہ رہے ہیں۔

۶۔ پ کا مطلب ہے ۔ وہ بھی یہ جزیرے اور ملکوں

میں جب یہ بات میرے شاہد کریں گے۔
آپ کی مرضی۔ میں اسے سناؤں

میں نے اس سے کہا کہ - ایک نیا عہد ہے
 جس میں پتہ نہیں کہ کتنے پرانے عہد کے

اور محسنی چلیں۔ مسٹر عتیہ بے تنگ۔ کہہ لو
ایک مسٹر چھوٹی سہولت کے لیے مسٹر ڈی۔

۱۔ نزل سے نکل کر یوں انیشیاں - اس کے

اور صحیح ان کی طلب کر گئے۔

اسی وہ اسے گھر کے سیدھے دروازے پر پہنچے ٹھٹھک کر
 کے۔ دروازے میں ایک بڑا سا جھگڑا ہو رہا تھا

تعلیم پر مراد اب ہے اہل - تکسیر سے علم کچھ

۱۰۰ جم انسان کی کہ کہتے ہیں۔ کہ کہہ اس وقت کی

ہم انھیں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔
میں پائلٹ لڑی گواہی دے گا۔

رو۔ اردو۔ اکی چھ دو پوری بات کا جواب۔ "پولیس کو میں کہوں گا۔" ہم اس کے آگے نکلے ہیں۔
 ما سکتا۔

اکیلا ہم سے چلے کوئی اور بھی اس سے ہے۔ بدست بہت پولیس دان پہنچ گئی۔ اس نے
 سنا۔

"اگر وہی سنا۔ جو اکثر اس سے ملے کے ہے۔"

رہتا ہے۔۔۔ جوگٹ نام سے اس کا۔۔۔

اور یہ سٹر جوگٹ کہاں رہتے ہیں۔

میں نہیں جانتی۔

اس کا طریقہ تو بتا سکتی ہیں؟

ان ضرور۔ کہ۔۔۔ میں۔۔۔ وہ سے تو کا جواب۔۔۔ اس نے تو اپنی معلوم کر کے آئے تھے۔

ہے۔۔۔ چہرے سے وہی پدساٹا کرتا ہے۔

تو کہہ دیا صاف کریں؟

یہ کی تاک کی تک پر چلے رنگ کا پک بلا۔۔۔

اور وہ متان ایس ہے۔ کہ اسے آسانی سے پک۔۔۔ اس کی کچھ نہیں تہ سکتا۔ اس پکے کو کوئی کچھ جانتا

سکتا ہے۔

"اور آپ؟" بھی میں بنا سکیں گی کہ وہ ضرور۔۔۔

ہے۔

بھلا میں کیا ہوں۔۔۔ کانگو سے اکثر ملے ان رہا۔۔۔ کہ ہم اس مل کے سنیے میں آپ لوگوں کی

میں تو بس اتنا جانتی ہوں۔

ہے جس میں ہو جاسکتا۔

نکرو نے یہ کیجئے جو سنے ان کی طرف دیکھا۔

”ہے کون ہیں؟“ اس کے بچے میں حیرت تھی
 ہمارے دوست۔ لیکن یہ جہاں کچھ پہنچ گئے۔

بتانا بھی حیران ہوں۔ کم ہے۔ دیر۔۔۔

کون بڑھ ۲۰ ہے؟ نکرو کے بچے ہی اور۔ حیرت
 اس رستوان کے مالک۔ مسٹر ٹاڈن

”ہاں ان کی بڑ پر بیٹھ گیا اور اس میں
 آئیں ٹکڑے ٹکڑے۔

”یہ تو ایسا ٹکڑا ہے جیسے آپس میں ٹکڑے دوست
 ہوں لیکن یہ دوست جو ہیں سکتے ہماروں کا

ملک۔ کچھ آؤدہ چکا
 آپ کا نام ہم نے اب تک نہیں پوچھا۔

دیر پہلے آپ ہمارے دوست بن چکے ہیں۔
 ”مسٹر ٹاڈن ہوں۔“

”مسٹر ٹاڈن جان۔“ صاحب ان چادری کے
 اس سے نہیں جو سکتے کہ یہ اس ملک میں پہلی بار

اور مسٹر ٹاڈن بھی ہمارے ملک میں کبھی نہیں
 گئے۔

لیکن سنی۔ یہ فلی دوست تو ہو سکتے ہیں۔
 ”لیکن۔۔۔ وہ تو ہر دیر ہے۔“

دو کھا ہوا۔ ہم بھی اٹھ جلتے ہیں۔ لادوق ہوا
شکر بلور اور مسٹر لادوق ہوا۔

باہر نکلنے نظر آئے۔ دھوئیں سے بھی دھیر کا
اچھی ملک کہ کھانے پیے کا تو موقع ہی نہیں آیا۔
مٹی اور کرے کے پیے رکھا ہوا۔

باہر نکل کر اچھوں سے اچھی ایک مٹی سی۔
کار میں بیٹھنے دیکھا۔ وہ بھی تیزی سے ٹیکسی کی
ہڑے۔ ایک منٹ بعد وہ سرخ کار کا قصبہ کو

سے۔ ان کی حیرت میں ہر لمحے اصوات ہو رہا تھا
ہے۔ یہ سب کیا چکر ہے سنی۔ حر۔
شاہ چکر اتنی آسانی سے گھم رہا ہے۔

مگر ہڑڈ۔
حیرت تو یہ ہے کہ انگلی کاروں مرزا پارٹی

موجود ہے۔ کہیں ہم کسی ساری کے تحت تو
نہیں ہو گئے۔

ان دونوں پارٹیوں کے بارے میں تو کچھ سیر
سکتے۔ لیکن ہم کسی ساری کا شکہ نہیں جو

ہیں تو اس جہاز سے اپنی طرف متوجہ کیا
ہوں بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن سرسکتے۔
وہ جہاز دھڑکتے چلے گئے۔

سوال ہے کہ یہ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟

خود حدود کی جستجو میں۔ ایسی پارٹیاں خود حدود

سادت نے کرتی ہیں وہ پیر پنے غریب کردہ تھے۔
 کہ دولت سرخ کار دکھی نظر آئی۔ اور
 خود نگاہ کے پہ کھیں ہیں۔ خود خود اس مقام پر پہنچے۔
 تو میں جانتے تھا؟

لیکن خود حدود پر ختمہ کسی طرح کی جا رہا تھا۔

فرس کر چلتے ہیں کہ انہیں کوئی بیمار نظر آتا۔

تو پھر کیا وہ ادھر آکر بنا بھی دیں گے۔ وہ؟

دولت کو کچھ مائل نہیں کرنا چاہیں گے۔

یہی ان پارٹیوں کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

اس کی ترکیب اس طرح کی جاتی ہے۔ کہ ہر دور

پارٹی کے ساتھ اپنا ایک آدمی بھیجا جاتا ہے۔

کہ ریچوں سے باندھ کر نیچے بھیجا جاتا ہے۔

ہم پتے اور رشتہ داروں تک کے نام پتے لکھے

ہیں۔ تب کہیں جا کر خود گھرایا جاتا ہے۔

اور، آج تک کوئی جہاز نظر نہیں آیا۔

دہلیس؟ اس نے کہا۔

تب تو یہ لوگ برابر سرمایہ مناج کر رہے تھے۔

دُفن

میں نے کہا کہ۔۔۔ یا مہم تم سے عجب درد ہے۔
 بات وہی تھی جس سے کہ تم بنا کلمہ ہدایت
 میں نے دیکھا جانتے ہیں۔۔۔ ہدا تم لوگ بھی
 میں نے دیکھا ہے۔۔۔ ایک جلی جانی۔۔۔ دم
 ۔۔۔ اور بعد میں عرق کر دیا جانتے گا۔ اس پیمانہ
 ۔۔۔ دم دہر پیمانہ سر۔۔۔ موت کا پیغام ہو گا۔

بچے کلمہ کا نام میں تھا۔ ایکڑ مشید کی
 نگر کے نیچے ایک سید رنگ کا کام ہی
 جان دھماں جلدی سے آگے بڑھے ہی تھے کہ
 برل آئے۔
 ایک صحت جان دھماں۔۔۔ دستہ پہ گھجوں نے۔
 ۔۔۔ کہ وہ کہاں ہیں۔۔۔ پڑوسی دھماں کے لہجہ میں بھی
 ۔۔۔ اور ان کے سر سے لٹکا اور ششک کر آئے۔

ایکڑ مشید سے جب سے دھماں میں سے موعود میں آئے۔۔۔ بھی میزوں کا صف کی گیا ہے
 کو احتیاط سے پکڑ کر کھینچ لیا۔۔۔ کلمہ بچے کو کہا ہے کہ یہ ہے کہ پوئل کے اندر یہاں صحران پرست
 جان دھماں کے اٹھا لیا۔ اسے کھڑا کر دیا۔۔۔ تو یہ صحران۔۔۔ تو یہ صحران جو ہی طرح ان لوگوں
 ۔۔۔ میں نے دیکھا ہے۔۔۔ ایک کلمہ۔۔۔ اجنبی ہم سے کیا حلو سے
 ۔۔۔ مہم تم لوگوں کی یہاں موجودگی پسند ہیں۔۔۔ اور میں باکر رہے ہیں۔۔۔ صحران سے جلدی صحران کیا
 یہ بات میں کو تم جارے یہ کسی حد۔۔۔ ان لوگوں۔۔۔ جان دھماں چرنا

نہیں۔ بھوں نے، پیغام لکھا ہے۔
 ہوتا ہیں کیا چکر ہے۔ اس حرجیہ میں چکر ہے۔
 لکھا ہو چکی ہیں کہ میں میں سے کرا بھی سکیں گے۔ ایک سٹ۔ آیتہ وہ
 ہے۔
 سب سے پہلے تو میرے نظموں کے تالے۔ اس سے کیا معلوم ہو گا۔ پوہیر صاحب کے لیے
 لکھے۔ آیتہ۔
 وہ کمرے میں داخل ہو گئے۔ ایکڑ وقت سے۔
 ہنگ میں ایک پھرتی سی شیشی نکالی۔ اس پر
 قسم کی کوئی پیر مٹی۔ تھوڑا پارڈ۔ صحت
 آیتہ پر چڑھا تو انگلیوں کے ثبات سے
 بہت خوب ثبات تو مل گئے۔ وہ آیتہ
 میں سے پھر انگلیوں کے ثبات کی مدد سے
 نصف سٹ بھر ثبات کی ضادیں بن گئے۔
 وہ وہ انہیں خود دیکھ رہے تھے۔ آیتہ
 نے جیب میں ڈال لیا۔
 محمود۔ خدوق بعد حور اب تک ٹوٹ رہا ہے۔
 اچیں اتنی دیر میں لگا چاہیے تھی۔ وہاں سے ہی۔ انہوں نے کدے اچکا دیے بعد میرا
 ہو کر گدا۔
 شاید وہ بھی کہیں الجھ گئے۔ ایکڑ وقت سے۔
 آیتہ نے نظر آیا۔ پھر جہاں میں انہوں نے بیٹھ دیا۔

دوسرے مہرے کی نہیں تھی۔ ہوا ہی ایک سے تھی۔ وہاں آپ سے پہلے ہی طاقت ہو چکی
 کھٹا ہوا تھا۔ اندھیر کے مائل پیچے اسیر ہو کر رہے تھے۔ میں اڑا ہوں۔ لیکن یہ یاد رکھیے۔
 کہ وہی۔ دوسری چیزیں پر بیٹھے لوگ ان بیٹوں کو دیکھ کر کہتے تھے۔ اور میں دنت ایکڑ لکھوں کہ میں اس سے کہتا ہوں کہ میں
 اس وقت تو سب لوگ بیٹے کی طرف دیکھ رہے تھے۔
 پیکڑ غنید سے میں پھر دبا ہوا تو بیڑیوں کا باب اس وقت بچے سٹ سے ایکڑ ہالی میں داخل ہوا اس
 اندھیر میں سے غریب کا ٹھکانا نکل کر ہوا۔ اس کے پیچھے تھے۔ ان راتوں سے ہوا کا
 نے ہوا جب میں سے نکم اندھیر کا وہ دور تھا۔ وہاں کی طرح اس کی طرح آیا۔ اندھیر
 ایک لون خبر کھا۔
 وہاں وہاں اس طرح رنگ کر آ رہا تھا۔ وہاں آپ بہت جیرا نظر آ رہے
 سرسری اندر میں کھا
 میں نے کچھ دیکھا ہے۔
 جابا اندھیر کا ڈر پہ پہلے گئے۔ سطر سے ہی
 ڈی گورا کی آواز سائی دی۔ وہ کہہ رہا تھا
 میں سر۔ ہمارے لائی کوئی حدت۔
 ایک بہت سسی جیرا ہے۔ بڑی ہی
 آہستہ سے
 آپ کا نام۔
 اس سے۔ اس میں سے آپ کی کیا مراد ہے۔

عاطف سے روکیا ان کے ساتھ واقعی رشتہ تھا۔
 وہاں صاحب۔ یہ بات ٹھیک ہے۔ میں
 نہیں۔

بچہ بھی کس طرح کہتے ہیں۔
 آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔

مستر روٹی۔ میں اس تہہ میں سے ہوں
 کے بلے میں سخت سختی

بچہ۔ جیسے آپ کی مرضی۔ اس سے
 ہو گیا۔ اس نے ایک انداز کے پٹ پر
 تہہ کے کی بیڑیاں ان کے ساتھ ہیں

آئیے جناب۔ مسٹر روٹی۔ آپ سے
 بلکہ ہم سے اُسکے۔ ڈی کورا سے اس سے
 کی

وہی ہنسنے روٹی سے کہا اور صاحب سے
 بیڑیاں اترے گئے۔ اس کے بچے وہ بھی
 تک کہ ایک بہت بڑے پتہ ان میں ہیں

ٹوٹ پکڑ کاموں مرا دیو یہ سوتی بڑے
 دیکھیں دیکھیں۔ یہ ہاتھ دیا گیا ہے۔
 کی ہے ہمارے بیٹوں ایک دوسرے کے اوپر

[illegible][illegible]

برسکی کی سی تیزی سے چل رہے تھے اور اس کی وجہ سے وہ بھی پٹ کی رفتار سے آگے بڑھ رہے تھے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر وہ بھی حیران رہ گیا۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔

پلے میں پھوٹنے لگے۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔

کیس کوئی ہتھیار سزا دیا جس کو اس نے دیکھا۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔

کھڑے۔ لیکن ایک دہرائے کے دہرائے میں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔

نظر آگئی۔ وہ تیزی سے اس دہرائے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔

جزے کا ایک کڑا تھا۔ انھوں نے اس طرف اشارہ کیا۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔ وہ سوچا کہ یہ کون سا عجیب و غریب مقام ہے جہاں ایسی تیزی سے چل رہے ہیں۔

[illegible]

اسی کے ساتھ ہی مدنی ہے۔
 مکی طہت دوشے۔ ایکڑ جیشہ اور جان روح
 مدنی اور ان کے پہلے ایک دور سے
 مدنی اور چیزان کن حق۔

ارے

درج کار محمد کے گناہ سے ہی ایک بہت بڑی
 بدنامی ہو گئی۔ لیکن توحید پروردگار کے ساتھ ہر
 گناہ سے بڑا گناہ نہیں کیا جاسکتا تھا
 اور یہ بھی کہ انہی جان کے لئے یہی بیعت تھی
 کہ وہ اپنے آپ سے ہر گناہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ایک ہر گناہ
 سے بڑا گناہ تو ان کے لئے تھا
 کہ وہ اپنے آپ سے ہر گناہ چھوڑ دیتے ہیں۔

ہے سر ہمارا اور شوکی برآمدہ کو اسی کار میں
ہے لہذا سے دیکھا تھا۔ - ٹھیک ہے تاہم نمود

۱۔ عجم دیکھتا
۲۔ رستہ سڑک کھد کھادی نظروں کے سامنے دی۔

یہ بھی خفیک ہے، نگود ملے گا۔

۔۔۔ پر انعام خان کے منہ سے نکلا۔

کے منہ سے نکلا۔۔۔ یہی ہر حال میں اس عمارت میں
کے منہ سے نکلا۔

۔۔۔ یہ تو اس ملک میں بہت بڑا جرم

انعام خان کی طرف دیکھی

ہیں۔۔۔ میں کسی طرح جا سکتا ہوں۔

دیکھیں ہم بتا سکتے ہیں۔

مگر یہ ہے۔۔۔ اور کیسے بتا سکتے ہیں۔

وہ۔

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

۔۔۔ یہ ہر ہی گھنٹہ میں۔۔۔ ہم در سے ہر

بڑا خطرہ مول لے رہے ہیں۔ "اباؤں بہت خطرہ
 "آپ فکر مند رہیں۔" - حیات میں یہاں
 ملے ہر وقت کا کام ہے۔ وہ سب کچھ
 حیات تو ضرور مول لے چکے ہیں۔ "نمود ہوا
 پہنا ہیں۔" - آپ لوگ کس مٹی کے سے ہیں
 "ہاں یہ تو واقعی یہی سمجھا پہنا ہیں۔
 صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔
 ہر ضرور یہ کہہ سکتا ہے کہ ہماری مٹی
 کی کئی مٹی۔ کیوں کہ ہمیں وہاں دل پا
 گا۔"

"دہر۔ آپ تو بہت حیرانک باتیں کرتے
 کی باتیں۔" - نعام حاکم کا منہ لگا
 "موت کی باتیں خطرناک ہیں بھئی۔
 مٹی لٹھیلی و آئینہ و کسٹہ کا ارشاد ہے کہ موت تو
 موت بدلتی کو توڑنے والی ہے۔
 یہاں تک کہ آتا ہے کہ موت کو دہرائیں گے
 یاد کرو۔ جو سکتا ہے میں سرخ حیات کے
 تعالیٰ کی پیشی کو معاف فرما دے۔
 ہاں سے کہ موت کو ہر وقت یاد کرو۔ موت

"مٹی میں سے پہلی موت سی ہیں۔
 "سب کا مظاہرہ کریں۔"
 "مٹی کیا ہوں وہ سب دیکھنے کی طرف جارہا
 ہے۔" - "اوپر سے عارف کی اور
 "سب سے دوروں نے یکے ساتھ کہا
 "وہاں دن کی نظار سے دھول جو لگی
 "وہاں وہاں یہ پتہ نہیں آتا۔"

"میں ہم اسے دیکھ رہی ہیں۔" - دوسرے نے کہ
 "میں نے اس کا کیا۔" - "میں نے تو یہ دیکھا ہے
 "میں نے جو سمجھ سمجھ کر ہے کہ یہ ضرور ہے
 "میں نے۔" - "میں نے کیا بات ہے۔" - "میں نے دل
 "میں نے آپ کے ساتھ ساتھ رہا ہے۔"
 "میں نے حال میں کوئی اعتراض نہیں۔"
 "میں نے کیا کرنا ہے۔"
 "میں نے اسے کہ یہاں کوئی بھی آسکتا ہے جس

معاظ نظر ہو اس میں دلچسپی یا مزاج کر دے۔
 حوالہ تو خط پڑھ کر سمجھتے رہ گئے۔
 حالات ہم نے کبھی نہیں سے تھے۔
 ڈی مضر گہرا چائے اور بس۔ مضر کر کے
 جس معاوضے کی یاد دہان نہ کریں۔
 کام قلوبی ہے۔ یہ حیرتوں
 ایک معاوضے سے قلوبی ہی ہے۔
 غیر قابل بھی ہے۔

”کیا مطلب۔“ کیا بات ہوئی

”ہم جو معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ
 کی حکومت میں حاصل کر کے کے چار میں
 ایک یہ تو حکومت کا کوئی گروپ معلومات
 نہ کوئی پرائیویٹ ادارہ۔ ہند اگر ہم
 کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں حکومت
 نہیں ہوگا۔ لیکن اس کے بعد وہاں معاظ
 حاصل کر کے ہم حکومت کو ہرگز نہیں
 سے وقتی حاذق ٹھٹھیں گے۔ وہ اس
 مختلف کمپنیاں لاکھوں روپے بہادری
 وہ۔“ ہوں نے شرک برادر کی آواز

جہاں سے گئے۔ ایسی سبھی کیا حدی ہے۔ جہاں رہا

لجے میں برت متی

موقع ہیں ملا تھا۔ ایک ہوا

میں بیٹ آئے ہوا۔

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

انہوں نے اپنے اوپر اٹھا دیا۔

ن سے کہہ سکتے تھے۔ لیکن تھیں گاہ دیوہ

میں موت ہے۔ موت کے علاوہ کچھ بھی ہیں:

میں۔ کیا چھوٹا جڑی ہے میں۔

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

میں ہوا کے چہر میں آئے ہیں:

خاکوش ہو کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔

تقریباً گاہ میں ایک ایک سی کو آتے

تھی۔ دونوں ایک سانس دن کی طرف دوڑے۔

سے پڑھیں آؤں میں کہا،

”کوئی سی خبر پر دیکھیں۔“

”ہاں مشر روٹن۔ شاید ہم کامیابی کے بہت

چلے ہیں۔“

بہت سوچا کہ آپ تعینات کئے گئے ہیں

جس نامہ انداز میں کہا

”میں نہیں۔“ اس نے انکار میں سر ہلایا۔

”جیر۔ کیا میں مرکز کو اطلاع دے دوں۔“

”صرف اتنی اطلاع دے سکتے ہیں کہ ہم

بہت نزدیک ہیں۔“

”شکریہ۔ میں یہ اطلاع ضرور دوں گا۔ کیوں

دیا وہ مرکز سے چھین ہے۔ یہ کہ کر وہ

صوبہ ایک آئے پر جھک گیا۔ اس نے ایک نئی

تو کسے میں ایک سر ہل چلنے لگے۔ پھر

سے کہا گیا،

”ہیو۔ یہ مرکز ہے۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

”میں کوئی نہ۔“

کہتے دیکھو

”اب انہیں بھی صفہ ہستی سے مٹا دو۔“

جے۔ رہتے ہیں جو بھی کاٹا جائے۔ شاہ

دہشت ہتر سر یہاں ہی ہو گا۔ م۔

اب لوگوں سے کئی طرف سے بے سزا رہے

پیس کی انجسوں میں نہ پڑ جائیں؟

”تم جب وقت ہو روٹی۔ پوس نہیں تھی مارت

کرے گی۔ ان کی حکومت کو تباہ کر دیا جائے گا

وہاں کما فاش ہو جائے گی۔ اور کر

مائل سے اس ملک کے اپنے آدمی

معدہ میں ہمارے جیسے ہوتے۔ ہوں

موتے۔ تو یہ کیوں نہیں ہو سکتے۔

ہی۔ خیر بھی دے گی کہ ہیں۔

مائل پر دیکھا گیا پھر یہاں ہو گئے۔ رباہ سے

یہی کی حکومت یہ کرے گی کہ ان کی

دور کر دے گی۔ تو وہ کرتی رہے تھیں۔

نام و متا کماں سے گا کسی کو۔

”اد کے سر۔ میں ابھی گیا۔ آپ

بڑی فکر دور کر دی۔ کاش یہ بات پہلے

یہاں رہے۔ جو بچے سات ساتی شہر میں

میں۔ وہ ۲۴ سے۔ نکل جائیں؟

میں۔ ان کا بھی باقاعدہ تعاقب ہو

یہاں نہ ہوں نے مجھے ایک اور شخص میں

میں۔ دونوں نے پریشان ہو کر کہا۔

میں۔ اس مسئلے میں یہاں کی حکومت بھی

میں۔

میں۔ کہہ کر سادہ ہو گیا ہے۔ وہ اب ہماری

میں۔ اس کام کو نبھائے گی۔ یہاں

میں۔ بات کر سنے کی ضرورت میں یہ بھی

میں۔ کے میرے اسمانی سے اپنا کام ہیں

میں۔ میں معاہدہ ہو جائے کے بعد ہم

میں۔ ہوں گے اور بلا کچھ کام کر سکیں

میں۔ اس طرح تو۔ دونوں کچھ کہتے

میں۔

میں۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ یہاں

میں۔

لیکن آپ کو شاید معلوم نہیں۔

”کیا معلوم نہیں؟“

”جہ کہ مرکز میں یہاں سے جو کہ وہی سر۔“

”ہاں۔“

”کیا مطلب؟“ ”دوسری طرح چرنا۔“

”ہاں اردن یہ درست ہے۔“

”یہ دُور اجیری۔ اگرچہ اس کا اثر ہیں۔“

”دور کا رنگ اڑ گیا۔“

”آواز پھر اجیری۔“

”مشر دورن۔ اس وقت حرکت چلی۔“

”نہیں قربان کہ دیا جاسے اور سب دور۔“

”جاسے۔“

”نہیں۔ نہیں سر۔“

”یہ کار میں۔“

”مشر دورن آپ جیسے فریڈے پاس۔“

”ہاں۔ لیکن ڈین جیسے ماہرین جہت کم ہیں۔“

”جیسے لوگ اس تجربہ گاہ میں بیٹھ کر۔“

”وہ تم نہیں کہہ سکتے۔“

”کہ بیرونی دشمنوں کو اس حرکت تک نہ آئے۔“

”یہ بھی بیرونی دشمن یہاں اس وقت موجود ہیں۔“

”یہ طریقہ جوت کہ ان لوگوں سے جہات حاصل۔“

”یہ طریقہ جوت کہ ہم یہ کام ضرور کرتے۔ لیکن۔“

”یہ صورت حال میں دیکھ رہا ہوں۔“

”یہ بھی ہے کہ تمہیں دُور پر لگا دیا جائے۔“

”یہ بھی ہے کہ حکم دو۔ سب مل کر انپیکٹر کاروں۔“

”یہ بھی ہے کہ اس ملک میں اگر بہادر سے وہ پار۔“

”یہ بھی ہے کہ کسی امانت ہے۔ تو کوئی پیدا نہیں۔“

”دوسرے یہ اسطرح کے متن ہوتے ہی انپیکٹر۔“

”یہ بھی ہے کہ اس موقع پر انپیکٹر کاروں۔“

”یہ بھی ہے کہ اس موقع پر مناسب رہ سکی۔“

”یہ بھی ہے کہ اس شخص سے کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔“

”یہ بھی ہے کہ اس شخص سے کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔“

”یہ بھی ہے کہ اس شخص سے کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔“

”یہ بھی ہے کہ اس شخص سے کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔“

”یہ بھی ہے کہ اس شخص سے کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔“

”یہ بھی ہے کہ اس شخص سے کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔“

”یہ بھی ہے کہ اس شخص سے کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔“

”یہ بھی ہے کہ اس شخص سے کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔“

تھے۔ کیوں کہ سب اہل میں غنیمت گنتا ہو چکے تھے۔
 یہ ہنگامہ لڑائی شروع ہو چکا تھا۔
 منکرہ کوڑا ساتھیوں۔ ہم آپ کی مدد کے۔
 بھیج رہے ہیں۔ آگے میں سے آواز آ رہی۔
 "جلدی ہاتھ چلاؤ بھئی۔ سپر حشد کے۔"

ان کے ہاتھ ہر سکل کی طرح۔
 لگے۔ سپر حشد اور سپر سہروں میں اس وقت۔
 کو ڈھیر کر چکے تھے۔ آفتاب ۱۰ بج رہا۔
 کسی سے کم نہیں تھے۔ دھڑ دھڑ رہا۔
 کھل کر رہ رہے تھے۔ "حرف ایک۔"
 میدان صاف ہو گیا۔

"اس سے پہلے کہ میں نے دشمنوں سے۔"
 میدان سے نکل جا رہا ہے۔ اسپیکٹر حشد اور۔
 میری تصویر بھی یہی ہے۔ کجروں کو۔
 ان کا بھی ساتھ دے گا۔ "اسپیکٹر کامر۔"
 وہ دروازے کی طرف دوڑے۔

ہاں کہ سطر اسپیکٹر ڈی کو سا پر پڑی۔ وہ سسوں۔
 کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک۔
 تھی۔

تھے۔ کجروں کی ہمدردی تھی۔ میں نے دراصل میں لڑائی
 میں کیا۔ ان حالات کے پیچھے چھپ گیا تھا۔
 وہاں سے۔ اب بھی جوتا ہے۔ لیکن تم مجھ
 سے پیچھے نہ رہو گے اسپر حشد مسکرتے

میں نے اس میں صوبہ آٹھ گویاں ہوں گی۔ وہ ہم
 کو ڈھیر کر چکے تھے۔ آفتاب ۱۰ بج رہا۔
 کسی سے کم نہیں تھے۔ دھڑ دھڑ رہا۔
 کھل کر رہ رہے تھے۔ "حرف ایک۔"
 میدان صاف ہو گیا۔

اس سے پہلے کہ میں نے دشمنوں سے۔
 میدان سے نکل جا رہا ہے۔ اسپیکٹر حشد اور۔
 میری تصویر بھی یہی ہے۔ کجروں کو۔

ان کا بھی ساتھ دے گا۔ "اسپیکٹر کامر۔"
 وہ دروازے کی طرف دوڑے۔

نہیں ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں رہا۔
 اور وہ باہر نکلے چلے گئے۔
 میں ان کی نظریں ضرور نہیں۔ لیکن کسی نے
 نہ دی۔ اور باہر نکل آئے۔
 باہر ڈی گورا کی جیب سرور
 ماتحت بھی موجود تھے۔ اس نے جیب سے
 بلایا اور کہا
 "تم لوگ سب انیشیاں پہنچو۔ میں
 ایک موقع دیکھنے جا رہا ہوں۔"
 "وہ کسے سر۔" انہوں نے کہا
 وہ جیب کی طرف بڑھے۔ ان
 سیٹ سنبھال چاہی۔ لیکن انیکٹر ہمیشہ اس
 لگے اور بولے۔
 ابھی نہیں آپ پر پوری طرح
 میں کروں گا۔
 "مرد۔ کیوں نہیں۔" وہ مسکرایا۔
 جیب چل پڑی۔ ڈی گورا
 آگے گئے۔ "آئی سب لوگ جیب کے بھیجے۔"

سب ہر پہلے۔ خاص طور پر سیکٹر کارن اور
 ڈی گورا سے کے لیے ہیں ہوں۔
 ڈی گورا نے سب ہیں سیکٹر کارن مرز
 جیب کے چلے گا کی نو ڈنگا دی گئے۔ آفتاب چمکا
 پھر سے سرور جیب سے اٹھا۔ میں آپ کی
 میں آپ کے ساتھ شامل ہو گیا ہوں۔ میں
 میں آپ کے حق میں اچھا کیا ہے یا پڑا۔ لیکن
 میں بات جان میں کہ میں جہاں کتا ہوں۔
 میں پتے پتے۔ وہاں ہم بے خوف ہو کر کچھ وقت
 میں سے ایک ملے کے لیے سوچا اور آخر
 میں جیب سے۔ رات بتائیے۔
 ڈی گورا رات بتاتا رہا۔ اور وہ چلے گئے۔
 ایک سب سے چلے۔ یہاں ایک بہت پر
 میں کھڑے مشہور ہے۔ لوگ اس کی طرف رخ ہیں
 میں میں جاتا ہوں۔ یہاں انیسب وایب ہیں
 میں نہیں۔ وہ مسکرایا۔
 جیب چل پڑی۔ ڈی گورا
 آگے گئے۔ "آئی سب لوگ جیب کے بھیجے۔"

۱۰۰۰ روپے ۲۰ روپے کے لئے دیکھو۔ ۱۰۰۰ روپے کے لئے دیکھو۔ ۱۰۰۰ روپے کے لئے دیکھو۔

عزت حق

ہے سب سے پہلے کی جرات اور ہمت کو نہیں دیکھی۔

”اسی طرح کہ۔۔۔ میں نے ایک بار دعاء کی۔۔۔“

موت پر دیکھنے کے لیے کہ یہاں آسیب ہی نہ ہو۔ اور وہ لوگ کہ یہ ملک طاعت ہے اور وہی مریا ہے اور

جہاں کچھ بھی نہیں دیکھ سکا۔ لہذا اس نے یہاں سے ہٹ کر دوسرے جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔

جہاں پہ بھی پہنچیں دیکھ سکا۔ بعد میں یہیں سے سید کاہن مراد پر حملہ کر دیا جائے۔ ایک مرتبہ

یہاں کہ بلا وجہ کسی نے یہ بات مستور کر دی۔ اس میں دلچسپی کے لیے کام کر رہا ہوں۔

ہاگن ٹھیک ہے۔ ہم یہیں ٹھہریں گے۔ اے اور کو مروا دینے میں کوئی حرج نہیں مجھے

انھوں نے جیسا کہ گھنڈہ کے پچے میں

ای - اور کھنڈر کے ایک کمرے میں بیٹھ کر ، - میں تیار - مناسبہ وار سے ایک اور

میں نے فریض صائم کیا برا تھا۔

ہے میں اس صاف کر پڑھا۔
 راقی ہی دیتا ہے تو ہم ان لوگوں کا

ب۔ پچھلے سیشن کا ممبر مرزا کی کہانی پر
سٹر ڈیو کی طرف سے توجہ دینے کے لئے

سٹرڈی کوز سے بہت چہیت کی جاے

نہ مشورہ لینے کے اعداد میں کہا

میرے خیال میں پہلے مسٹر ڈی کورا سے بات کرو۔ آپ نام سے میری رہی ہو۔ اگر آپ

پکارا کارن مرا سے کہ۔

— آپ تو پولیس ہیں ملام ہیں — پھر ان

ان ایہ عجیب و بہ گام پر دھیر دانو۔۔۔ سو عرب ستریک ہو گئے۔

بھڑ دی کوز - آپ اچھک ہم میں شامل ہ - اوسے کہ مجھے مسٹر روٹن نے اپنے ساتھ ل

کی چال بھی جو سکتی ہے۔ ایک ہی لمحہ میں ہر وقت ہماری حکومت سے ان کا کوئی

آپ نیک نیتی سے ایسے گزرتے رہیں۔۔۔ میں نے ہوا بخدا۔۔۔ روزانہ مجھے کہیں

گھاس ڈالنے۔

میں نے ہمارے نہیں جو باہی گئے ڈی گوز

ہوں! یہ لوگ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

بھی ٹیک بنے کچھ معلوم نہیں میں نے۔
کچھ اندازہ: ایکڑ بھیند بولے

اندازہ ہی ہے کہ۔ جو ہمارا اس وقت نہیں

ہیں۔ ان کی تلاش۔ ان کا جوں ہے کہ وہ

ہی کہیں سو سکتے ہیں۔ لیکن سمندر کو لپھٹا

تو ہے نہیں کہ ایک پاؤں میں۔ ایک

میں سے کھٹکا جا سکتا ہے۔ میری جیل میں

ان جہازوں کی تلاش میں ہیں۔ کہیں کہ وہ

ہے۔ اس لیے جلدی جلدی کہا

دہرائی ہے کہ اگر یہ لوگ ان میں سے

ہمارا پا بھی پلٹتے ہیں۔ تو اس سے

گاہ۔

آپ کیا سمجھتے ہیں۔ مسافروں سمیت وہ

جہاز کوئی قیمت نہیں دیتے۔ ان سب مسافروں

پر قیمتی گھڑیاں موجود تھیں۔ ان کے ساتھ قیمتی

تھکا۔ پھر کچھ مسافروں کے پاس ہیرے عمارات

ہیں۔ اور اگر خوش قسمتی سے ایسے ایک سے

ہے۔ ایکڑ بھیند روٹی میں کتے چلے گئے۔

ہوں۔ آپ کی باتیں بھی دل کو ٹکنی مارتی ہیں۔ تو اور کیا معاملہ ہو گا۔ یہ تو عقلی آپ کی کہانی۔ اب درجہ

ساتھ کی کہانی بھی سن دیں کہ یہ یہاں سے کون سی کہانی ہے۔ کوئی وہ ہی چکر ہے۔ کیوں کہ میں

میں یوں کہ میں اکل۔ تقدیر کھینچ کر لے لی ہے۔ جسکی اسی طرح تو بہت واضح نہیں ہو سکتی۔

میں بتاتا ہوں۔ اس ملک سے ایک دوست اور

میں نے ان لوگوں کو ساتھ لیا اور دوسرا کہا۔ دوست کے گھر پہنچا تو وہاں تھلا لگا ہوا تھا۔

میں نے پوچھا تو اس کے ہارے سب سے بھی تیار

میں نے اپنے گھر میں آیا۔ لیکن دل پر

اور میں اس کی اور بھرتی ہوئی

آوارہ کی نقل کرنے کی کوشش بھی نہیں کی۔

یہ ہے کہ دل اسی سے کیا تھا۔ لیکن یہاں

اور۔ تو وہاں بھی کوئی پیسہ موجود تھا۔
مرد وہاں تھا۔ اس کا کوئی آدمی۔ وہ آپ کو
پہچا کر بعد میں آپ سے پوچھ بچھ کر، چاہتا تھا۔
مرد یہاں ہی ہے۔ سوال ہے۔
نظر آ رہے ہیں۔

ہم لوگ بروڈا شٹ کے چکر میں ہیں
دیکھ مطلب یہ انیکڑ کارن سرد کی تلاش ہے
پہلے کہ ملے۔
اور ان کی نظریہ سرد علی جان پر ہے۔
بروڈا۔ شٹ۔ کیا ملے۔
وہ انکار میں ملے۔
اس کا مطلب ہے۔ آپ اس بارے میں کہہ
انیکڑ عیشیہ لے منور علی خان کی طرف دیجیے
ان بروڈا ٹکون موت کا دوسرا نام ہے
مکے بارے میں آج تک کوئی صراحت نہیں لگ سکا۔
لوگ اور بہت سے جہاز اس ٹکون میں اس طرف
چکے ہیں۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔
ملے۔

یہ سارا حاصل ہوئی ہیں۔ اور اب ٹکے نظر
اس کا چاہتے ہیں۔ کہیں کہ بارے بے چینی
میں ہے۔ اورے ٹک۔ خود، عادی اور۔
وہاں وہ کہیں رہ گئے۔ انیکڑ عیشیہ کے سر سے

تیرت در انداز مرغ-نظم.

۱۰۰ - فیضیہ مدرسہ اسلامیہ، لاہور

ڈی کوز ٹیچر

ای کوز گھبرا گھبرا

وہاں موت ہے

۱۰۔ اے مجھ کو بھول کر نہ دے جسے اسم

44 45 46 47 48

۱۰۰۰ روپے سے لے کر ۱۰۰ روپے تک

سید الشہداء - علی - حسین - محمد

۶۸. عباس دہلوی صاحب کتب سنہ ۱۲۸۵

1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 26

[illegible]

1947

في سنة ١٢٨٥ هـ

اسے دیکھ کر تمام لوگوں کے دل ہل گئے۔

40244

یہ سب کیا سے مراد شوکی

یہ ذاتی ہمارے دوست ہیں لیکن

گئے۔۔۔ یہ خود بتائیں گے۔

ہاں مزدور۔ کیوں نہیں۔ دیکھ سہی

سے اس کی طرف بھر دیکھ

کیا مطلب۔ جوں ہیں۔ جی رہے۔

کیا بڑی گا۔ شوکی سے گھبرا کر پتہ قسم کر

اور کیا۔ سب اٹھ تھائی سے جا

نے سہ بنایا۔

میز مطلب ہے۔ ہم بہت دیر سے

تھاقب میں ہیں۔ اور تا میں جو شہ

بھاپ رہی ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ میں سے

نیا تھا۔ لیکن اس کی جگہ کی حد میں

تھاقب میں آپ لوگ رہ گئے۔ پر

نہیں ستر شوکی۔ ہم اس پیشنگ میں پے

میں کر سکتے۔ یہ معاملات ہم صرف انداز

دیکھ سکتے ہیں۔

یہ ہمارے مجلس شری دوست میں

ما میں اسناد رکھا ہے

یہ وہ تہ کے محمد دیوہ کی طرف دیکھ

یہ وہ تہ میں پتہ ملتے ہیں۔ ہم نئی سی کیٹ

یہ وہ تہ میں ہم لوگ جاتے ہو کر وہیں۔

یہ وہ تہ میں ہم لوگ جاتے ہیں۔

یہ وہ تہ میں

یہ وہ تہ میں ہم کر رہے۔ اور یہ کام قی محنت نہیں۔

یہ وہ تہ میں ایک سال میں تک سکتا ہے۔

یہ وہ تہ میں ہم کر رہے ہیں۔

یہ وہ تہ میں

یہ وہ تہ میں

یہ وہ تہ میں ہم کر رہے ہیں۔

یہ وہ تہ میں ہم کر رہے ہیں۔

یہ وہ تہ میں ہم کر رہے ہیں۔

یہ وہ تہ میں ہم کر رہے ہیں۔

یہ وہ تہ میں ہم کر رہے ہیں۔

میں جہیز بھی نہیں ہو سکتا ۔
 کیا مطلب کیا نہیں ہو سکتا

ابا تم لوگ یہاں سے جا ہی جاؤ۔
 اس اعلان کے بعد یہ لوگ بھی جا رہے تھے۔

ہم تو انہوں کو سمندر میں غرق کر دیتے ہیں۔
 کو اپنے کام کے سلسلے میں اپنے ساتھ نہیں لے
 سکتے۔ ابھی تک تو انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہے۔

کیا کام لینا چاہتے ہو۔ اس معاملت میں
 آگئی ہیں۔ مسئلہ ہم شہر بھارتوں کی تلاش
 میں تلاش میں آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں
 نہیں لگا سکتے۔

کوئی بات نہیں مانگ جائے گا۔
 تینوں کو سمندر میں پھینک دو۔ ایک بھینچ
 رہا ہے اس کے ساتھ دوسری ضرور ہمارے پاس
 تیرا آتا ہو۔

تیرا کہ تو ہم غبر ایک ہیں۔ تاروں میں
 حیرت ہے۔ تینوں کو بھی جواب دے
 رہے۔

در اصل ہم جانتے ہی نہیں۔ غور کر

میں نے ان کے لئے
 اس کے چڑا کا نام ہے۔

میں معلوم ہو جاتا ہے۔ ٹیٹ۔ اپنا کام بند

۔ اس کی طرف توجہ۔ وہ بہت زیادہ شاپرڈ
 کا نام ہے۔ اس کے نام سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس
 کی طرح پکڑے گا۔ لیکن جو کسی وہ اس

۔ اس کے دائیں بائیں امداد بھیجے ہو گئے۔
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ہم ایک طرف سرک گیا تھا۔ اس کی گفتگو میں

سے سر کی فکر رسید کر دی اور وہ صاحب

گر۔ کمرے میں بیٹھا چھ گیا۔ پھر ٹوٹا۔
ہیں مارٹ۔ تم ہی سے ہیں لا کر

بچے نہیں معلوم ہوتے۔

یہ آپ نے ہاتھ درست کر دیا

شد کی کے بچے ہیں حیرت تھی

ہم سے بھی سٹ ہوں گا۔ تم لوگ کر

پلے کسی قدر احوالات ہم سے رشتہ

میں ہے۔ انہوں نے تھلا کر

معلوم ہیں۔ لیکن ہم کام اپنے

کے عادی ہیں۔ یہ بات میں سے پہلے

مسکرایا۔

رہاٹ نے اپنے کی کوشش

گیا۔

اچھیں پکڑ کر۔ انہوں نے کمرے میں

کو حکم دیا

وہ سب اندھا دھند انداز میں

اور وہ ان کے دھندوں سے نکل گئے۔

میں چھ میں پر حمل آور ہوا اور اس میں

اس میں اس کا حمل بچا تھا۔ اگر

فوری طور پر کھا جاتا۔ لیکن

اس کی مٹی۔ انہوں نے اس کی

انہوں میں دوزخ پھنے کی کوشش کی تھی۔

یہ وہ ہے پلے کی کوشش میں کی۔

یہ وہ ہے پلے کی کوشش میں کی۔

یہ وہ ہے پلے کی کوشش میں کی۔

یہ وہ ہے پلے کی کوشش میں کی۔

یہ وہ ہے پلے کی کوشش میں کی۔

یہ وہ ہے پلے کی کوشش میں کی۔

یہ وہ ہے پلے کی کوشش میں کی۔

یہ وہ ہے پلے کی کوشش میں کی۔

یہ وہ ہے پلے کی کوشش میں کی۔

ت پر کس طرح یقین کر لیں محمود سے

محمود صاحب سے چلتے ہی یہ بات کہ وہی تھی

کہ یہ وہی آدمی ہے۔ لہذا انہوں نے یہ جیسے جلد

بات کہہ کر اس سے ایک کادھ ان کی طرف

سے لے کر چلے گئے۔

یہ وہی آدمی ہے۔

یہ وہی آدمی ہے۔

یہ وہی آدمی ہے۔

یہ وہی آدمی ہے۔

یہ وہی آدمی ہے۔

یہ وہی آدمی ہے۔

یہ وہی آدمی ہے۔

یہ وہی آدمی ہے۔

یہ وہی آدمی ہے۔

یہ وہی آدمی ہے۔

یہ وہی آدمی ہے۔

محمود صاحب سے۔ ساتھ ہی ممدون کی ٹانگیں جھٹکتی ہو

ری طرح گئی۔ اس کے چہرے پر ایسی جھنجھٹ

لے دیا کہ آستھان عجوبہ دیکھ لیا ہو۔

مشرطانوں۔ آپ کو کیا ہو۔ راست سے

الفاظ بول کر،

دعا عرض ایسی تھیں کہ چا جائیں گے۔

وہ اسے باپ سے۔ یہ مشرطانوں کو

تسلی دے رہے ہیں۔ عارون گھبرا گیا۔

تسلی دے رہے ہیں۔ محمود آگے بڑھا۔ چلا

پیر کی سڑکی ممدون کے سر پر ٹکی۔ اس کا

ہاتھ چلے۔ یہ وہی آدمی ہے۔

اور وہ اس حالت سے نکلے پڑے۔

کہ ممدون نے ہونٹ سے کیٹ کا دھڑ کیا۔

نہیں پہنچے تھے کہ ایک اور سے بھیں

آئی۔

اب آپ لوگ ہونٹ سے کیٹ میں نہ جا رہے۔

ساتھ جہاں سے کالی دھڑ آپ کا انتظار کر

اچھوں نے مڑ کر دیکھا۔ پسوں کے

شخص ان کے سامنے کھڑا تھا۔

مردی ہے۔ ہم یہ بھی جلسہ کے لیے جے ہیں؟
 یہاں کسی طرح پہنچ گئے۔ وہ بھی جیسے وہاں
 کے لیے کم جے ہیں۔ میں سوں گے۔ وہاں سے
 وہاں کے لیے عائنہ۔ اسپیڈ عینہ سے ملے گی۔
 اس وقت پر ایک شعر یاد آگیا۔ کم
 اہانت ہی جاسے، فریاد ہل اٹھی۔
 وہ فریاد۔ ایک شعر تو یاد آگیا ہے۔
 مکمل
 فکرہ انگل پیچہ
 ہے تاجوں جیٹ کر سا۔
 جب کہ رات کا عین وہی
 عرب، چھا ٹھہر ہے۔ کام کی
 پچھلے تم سا۔
 جت ہنر
 اور اس نے اپنی کافی سا رکھی۔
 کی بات آئی۔ یہ پکڑ کاروں میرا ہے۔
 ان کے حاشیہ ہے پر شعر کے کہ
 حیرت ہے۔ آپ کے دوست کہاں صاحب
 ان کو کسی صحبت میں گزرتا ہو گیا۔

پکستان ڈک

مرد علی جان کی آٹھ کل تر، انہوں نے جو کو
 دیا۔۔۔ میں بہت گھبراہٹ محسوس کرتی۔۔۔
 تو میں جلد دیکھ کر کہہ رہی تھی بے شک بے
 ۔۔۔ تو میں نے عرض طاری ہو گیا۔۔۔ انہوں نے
 ۔۔۔ بچے سے لکھنے کی کوشش شروع کر دی۔
 ۔۔۔ ان کی ہر سے یہ کام پتے رہے۔۔۔ یہاں تک
 ۔۔۔ کی کوشش کے بعد وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے
 ۔۔۔ میں نے۔۔۔ اب انہوں نے دائیں طرف دیکھا۔
 ۔۔۔ بچہ۔۔۔ ان کے بھی سامنے بے شک وہی
 ۔۔۔ میں نے کسی حد پر پہنچے ہوئے ہیں۔۔۔ وہ
 ۔۔۔ نے درمیان میں انہیں بے سے لکھنے
 ۔۔۔ پر یہ جان دھماکہ کو چوٹی آیا۔۔۔ وہ ان کی

اس میں ماضی چونکہ ہاتھوں میں کر کے۔۔۔ وہ گیا۔۔۔ سر علی۔
 ۔۔۔ انہیں وہی قیصر۔۔۔ بگڑا ہوا۔۔۔ گانٹھ کا۔
 کرتا ہے کہ کچھ لوگ ہیں۔۔۔ جو وہ بڑے۔۔۔ وہاں۔
 ۔۔۔ ہیں ہم میں ہستے۔۔۔ وہ کہ لوگ۔۔۔ ان۔
 کی طرف سے کرنے کے ساتھ کوئی چارہ ہیں۔
 مشکل ہے۔۔۔ وہ لوگ۔۔۔ وہ ہیں کہ نہیں
 گھٹنے سے باہر ایک۔۔۔ آواز اچھی
 کان بھاڑ دینے والا دھماکہ ہے۔

دو گونے گئے۔ اس طرح ان کے کام میں تیزی آئی۔
گھنٹا بعد وہ سب کو بے سے نکال چکے تھے۔
موت ایک دیر کا طبع نہ تھا۔ جنت میں گرا۔
دوسری طرف گرمی تھی۔ درد ان کا پر ساقی کا تھا۔
وہ ہوش میں آتے چلے گئے۔ وہ گھینے سے بے پروا
ٹھکانے آئے۔

وہ ان ماک امداف نے ہم ملایا تھا۔ لیکن
گ۔ اگر کہیں ہم ہمارے نزدیک کر کے
گئے تھے کام سے۔ اسپیکر ہمیشہ مداف آ رہے تھے۔
اس کا مطلب ہے۔ مداف اور اس کے
چاہتے کہ ہم برسوں کا سچ سچ کریں۔ ہلکا
ہو۔

وہاں ایک ان سے فطرت ہوتی۔ وہ لے لے
یہاں سے چلے گئے۔ اگر وہ رک کر نہ
دعہ ہیں وہ مارے گئے۔ تو سچی ہم سے
نہ ہوتے۔ اسپیکر ہمیشہ ہوتے
ہے اللہ رکھے اسے کون پکھے۔ شرکی روز
میرا خیال ہے۔ اب ہیں وہی طبع پر ہوتا
چاہیے اللہ اس سلسلے میں مشرکان کو ہمارے

ان بات سب کو پسند آئی۔ چلے مرد محنت
وہ بڑے ہیں۔ پھر وہ وہاں سے جٹ آئے۔
مردت سے مل کر۔ واپس کھڑے ہو گئے۔
اسے بی بی بی بی بی تھی۔ اس پر سے مٹی پٹائی گئی
اس کے حاکم اس کو دھویا بھیجی گئی۔ تب کہیں
ساک کی طرف مداف ہوئے جس سے ہرگز

سے کہا

”نہ آپ رہے۔۔۔ جہاں جہاں کے جہاں“

ہوں۔۔۔ وہاں تک کہیں سے کاسپ کر کہا

”میں اس وقت اچھڑنے سے ایک جب“

منا۔۔۔ کم از کم کسی سان کا تو وہ قطعہ میں رہا

اچھڑنے سے گھر کر ادھر ادھر دیکھی۔۔۔ ایک سے سزا

کی طرف بڑھتا نظر آیا۔۔۔ اس کے سر اور ڈالہاں کے

بڑھے ہوئے تھے۔۔۔ ہم کا ہاں تار تار جو چلا

منا۔۔۔ جیسے ایک مدت سے اس کے۔۔۔ تو اس کا

فصل کیا ہو۔۔۔ وہ سب کچھ سے اس کی طرف ابھی گئے

بہ خوف سا ان کی طرف آنا چاہا۔۔۔ جی رہا

نہ پھر اس کے ہوتے ہیں

”مت۔۔۔ تم جانتے ہو۔۔۔ میں کون ہوں۔۔۔ میں کیا

کہتا ہوں۔۔۔“

”کہتا ہوں۔۔۔ ایک کلاں سر سے میرا“

کہا

”ہاں، کہتا ہوں۔۔۔ تم کہہ تو میں اپنا پر تھا“

”میرا کدیش۔۔۔ ایک کدیش“

”میں ایک بھری جہاں کا کہتا ہوں۔۔۔“

”کہا ہوں۔۔۔ میں سے خود سے خود سے جہاں میں کہا

”جہاں وہ اچھڑنے سے“

”میں نے اس وقت اچھڑنے سے ایک جب“

منا۔۔۔ کم از کم کسی سان کا تو وہ قطعہ میں رہا

اچھڑنے سے گھر کر ادھر ادھر دیکھی۔۔۔ ایک سے سزا

کی طرف بڑھتا نظر آیا۔۔۔ اس کے سر اور ڈالہاں کے

بڑھے ہوئے تھے۔۔۔ ہم کا ہاں تار تار جو چلا

منا۔۔۔ جیسے ایک مدت سے اس کے۔۔۔ تو اس کا

فصل کیا ہو۔۔۔ وہ سب کچھ سے اس کی طرف ابھی گئے

بہ خوف سا ان کی طرف آنا چاہا۔۔۔ جی رہا

نہ پھر اس کے ہوتے ہیں

”مت۔۔۔ تم جانتے ہو۔۔۔ میں کون ہوں۔۔۔ میں کیا

کہتا ہوں۔۔۔“

”کہتا ہوں۔۔۔ ایک کلاں سر سے میرا“

”ہاں، کہتا ہوں۔۔۔ تم کہہ تو میں اپنا پر تھا“

”میرا کدیش۔۔۔ ایک کدیش“

”میں ایک بھری جہاں کا کہتا ہوں۔۔۔“

وہ کیا جو ہم کو تیری سحر سے۔۔۔۔۔
 جتے۔ اور سب اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔
 وہی شکون غم ہوئی۔ کسی ماسوم طائفہ کے۔
 دھکا دیا۔ میں ہر طرح اچھڑا۔۔۔۔۔
 کے معاملہ پر تھا۔ جہاں غائب تھا۔۔۔۔۔
 لگے۔ اس کا قہقہہ لب ہنس چلا گیا۔ چہرہ۔۔۔۔۔
 لنگ کے فصول سے اپنے صمورا میں سسکی پر۔
 واقعہ بالکل سیدھا سا ہے۔ اسی میں۔
 کوئی نہ ہیں۔ ہر لوگ کیوں متیار ہیں۔۔۔۔۔
 وہ جہاں کے غائب ہوئے کو فرستہ رہے۔
 کا گنا ہے۔ کہ کوئی شخص اسے اتنے دقت میں۔
 پر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میر مطلب ہے۔۔۔۔۔
 بڑا کھمبہ دور تھا۔ ریلوے کے معاملہ سے۔۔۔۔۔
 ہوتے ایک دوسرے جہاں سے بھی دیکھ سکا۔۔۔۔۔
 دور تھا۔ اس سے جہاں کو غائب ہوتے۔
 غائب ہوئے کا وقت نکھ گیا۔ بالکل وہی وقت۔
 پہلے کا ہے۔ مگر لوگ میری بات پر ہنسے۔
 جب میں ان سے پوچھتا ہوں کہ مجھے تو یہ۔
 طرح پہنچ گیا۔ جب کہ میں جہاں پر تھا تو وہ۔

یہ اور ہم ماموش ہو گیا۔
 سے لے کر میں اس زمانہ کے مجھے میں جیت تھا۔
 وہ کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ میں ہی ہیں۔
 کی میں۔ کہتا ہوں۔ کہ میں ہی ہیں۔
 کہ۔۔۔۔۔ بات کیوں کہتے ہیں۔ کیا وہ آپ کو
 صحت سے۔ میرے ہنگام کے لوگ سچی بات
 میں ہی نہیں ہوں۔
 ۔۔۔۔۔ کے لوگ بھی۔
 یہ ہی نہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ میں ہی ہیں۔
 سے کہ وہ آپ کو کیوں نہیں پہنچتے۔
 نے رعب ہی جہاں بد سوار ہوا تھا۔ میرا چہرہ
 ۔۔۔۔۔ ہے۔
 ۔۔۔۔۔ میں سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا
 ۔۔۔۔۔ میرے علم پر اب وہ چہرہ نہیں ہے۔
 ۔۔۔۔۔
 ۔۔۔۔۔ کہے ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔ اسپیکر حمید کو کھر مری؟

یہ بات ہے۔ لیکن آپ لوگ بروڑا کیوں مانتے ہیں؟
 میں نے یہی حیرت مٹائی۔
 میں نے کہنے دی۔ بروڑا نکلن کا کیا رہا ہے۔ اس
 میں باب کو جانتے ہیں۔ اور اگر کوئی جہاد میں قتل
 ہوتا ہے۔ تو عذاب ہوئے گا دقت کہاں پہنچ جاتا
 ہے۔ کہ اگر کوئی جہاد میں دن تک صائب رہا۔
 تو اس دن تک کہیں عرق نہیں ہوتا۔ گھڑیاں
 نہیں چلیں گی۔ یہ باتیں۔ وہ تو پہلے اور دقت
 میں۔ جو عذاب ہوئے گا جتنا۔ اس سے زیادہ
 میں نے کہہ دیا۔ ایسی باتیں میں کسی سی ہی نہیں
 کرتا۔ بروڑا نکلن کا یہ حال ہے۔
 میں نے تم کو دیکھا۔ دقت کر رہے آؤ گے۔ تم
 میں نے آری سرکنا بت چو گا۔ جو نکلن بھری حد
 میں سے۔ یہ بہت پورہ سو سو سو سو سو سو
 میں نے۔ وہ مجھے کے بھی سو سے زائد افراد سوانہ
 میں نے۔ وہ نکلن۔ تم چہ لوگوں کا کب چھوٹے گئے
 میں نے۔ اب سونا ہے۔ میں نے مطلب ہے۔ جب ہی
 میں نے۔ نکلن پر سے گزرتا ہے۔ عذاب ہو جاتا ہے۔
 میں نے۔ اب کس کس جوتا ہے۔ لیکن بہت مرتب ہو

میں خود نہیں بنا سکتا کہ۔ کس طرح ہو۔
 حقیقت میں ہے۔ کہ میرا چہرہ بالکل بدل گیا۔
 لوگ میری بات ماننے پر تیار نہیں ہیں۔
 میرٹ ہے۔ میں کے سر سے نکلا۔
 اب لوگ مجھے پاگل جانا رہتے ہیں۔
 وہ تو واقعہ شاہ پندرہ سال پہلے کا ہے۔
 کھڑے کھڑے انماز میں کہہ
 دیاں۔ بالکل پندرہ سال پہلے کا۔
 ابوں۔ کیا آپ اب بھی جہاد چاہتے ہیں؟
 میں نے ہلے۔
 لیکن میں۔ ساری باتیں میں تمام کر گیا۔
 ہم بروڑا کی طرف جا رہے ہیں۔ کیا آپ
 گئے۔ انہیں کھراں مرزا بھلے۔
 بروڑا۔ نہیں ہیں۔ وہاں۔ صرف وہ
 ہے۔ ایسی صورت میں کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔
 آپ کو کیا
 مجھے آپ کی مرضی۔ مطلب یہ ہو کہ وہ۔
 شہید نہیں کہ آپ بہت دن ڈک ہیں۔ وہاں یہ
 کرتا۔ سب پاگل خیال کہتے ہیں۔

چکا ہے۔ کوئی نہیں جانتا۔ سب جا رہا ہے۔
 وہاں اتب ہم گھٹ کے میر ضرور کریں گے
 جسے

”اب کوئی بہار، کوئی لاپٹھ نکون کا رہا۔“
 اگرچہ میں طرح جہازوں کو اس بہت سے پکڑا
 اور سسر کے خراجات بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔
 جاسے۔ کوئی خطرہ مول لے۔

اسی وقت انھوں نے ڈی گڈائی بہار
 دیکھا۔ نزدیک آنے پر انھوں نے دیکھا۔ اس نے
 رنگ سرخ تھا۔ بہت بھٹے تھے۔ نظر آنے لگا
 دیگر تو ہے مشر ڈی گڈائی۔
 کوئی لاپٹھ والا پروڈ کے طرف جا رہے تھے۔

نہیں۔

اور لاپٹھ۔ لاپٹھ دینے کے لیے جا رہے۔
 لاپٹھ کے پوری قیمت وصول کریں گے۔
 یہی لاپٹھ ہیں اور چلا، ہوگی۔ اس سے تیار
 داد لاپٹھ آپ دوز بھی ہوگی؟
 اس ایسی لاپٹھیں بھی مل سکتی ہیں۔ لیکن
 قیمت کا۔

میں سمجھا ہوا، مانتے ہیں۔ قیمت بھی
 ہے۔ میں ڈی گڈائی کی نظر ڈاک پڑ گئی۔ اس
 نے ان کے کھل گئے۔

اٹکا ہے کہ وہ اے کہن دلیک ہیں جاتے۔
 اے دلیک کرا کی طرف دلیک

صبا ہی بات ہے۔ اور یہ کہتا ڈک سے بھی
 میں بڑے کہتا ڈک کہ جہاد کے ساتھ ہی جاسم
 سے سوڑیوں کا وہ ہمارے ساتھ ہو گیا تھا۔
 یوں طرح ہنگامہ تھا۔ بڑے میں اس شخص
 کا رہا۔ میں کہتا ڈک ہوں۔ پھر اس سے
 اس کے کی باتیں بھی سائیں۔ وہ بھی بتایا کہ
 میں کب جیسا کہ تمام باتیں ناقابل یقین ہیں۔
 اس کی ایک بات پر بھی یقین نہیں کیا
 میں نے اسے کہا۔ اس کی ایک ایک
 میں نے ہینڈ لکراں مرزا نے جلد ہی سے کی۔

میں نے ڈی کورا کی بجائے ڈک سے چمک کر کہا
- کیا صورت نہیں بدل رہا۔

۱۔ سارا کو عجیب تھا۔ ڈنگ اچھل کر ان کی
۲۔ وہ ڈر گئے۔ یہ جیاں کیا کہ اس پر چاٹل بننے کا
۳۔ مہاراجہ اپنے کی پوری کوشش کی۔ مگر
۴۔ بڑے۔ نیکی۔ لیکن یہ کیا۔ اس سے تو انہیں

و عائیں پڑھ لیں

”اے۔۔۔ یہ شخص پاگل ہے۔۔۔ یہاں تک کہ مجھے
منہ لہرتی آواز دی کہ۔“

یہیں دیکھ کر آگیا ہے جہ ہمارے ہیں ۔
میں سے سب تک کیوں ڈر رہے ہیں ۔ تو ر ہنگ

”یہ اللہ جلے صدر۔ آپ ہیں جانتے۔“
 کا درد پٹ جاتا ہے تو میر پر درازے اور
 ہوتا ہے۔ اس نے کہا۔

۱۔ اوپر اچھا۔۔۔ بات تو ہمیں بھی معلوم ہے۔
 ۲۔ سڑک کے۔۔۔ بات درست ہے۔
 ۳۔ مجھے نہیں معلوم۔۔۔ لوگ ہی کہتے ہیں۔۔۔

اپنے ساتھ ہٹا یا تھا۔ جیسے کوئی وحشی کے ساتھ

اور زور زور سے اچھیں جھپٹنے لگا۔

مہارک جو۔ آخر پندرہ سال بعد کسی

ڈک مارا۔

چھا۔ بچے چھوڑ کر جٹ جا میں۔

گھر کو کہ۔ ان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

کے قطرات چمکے چمکے تھے۔

ساتھی بہت جلاں ہوئے۔ آرتب لڑو۔

منہ پر تو ہے اٹا جان۔ آپ کی حالت

ہے۔

ہاں تم یہیں جاتے۔ لیکن ضرور۔

سے لے

کہتاں ڈک۔ اس میں ایک فی صد بھی نہ۔

تم ہی کہتاں ڈک ہو۔ بھر بھر کر بچے

اچھا بات ہے۔ یہ جیسے۔ چھوڑ دیا۔

بات بھی سن لیں۔ گھر میں ملے۔

کا کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ طاقت

ایک پلکے سے تنکے کی طرح اچھا رہتی ہے۔

ہوش و حواس کھ بیٹھتی ہیں۔

آپ جانتے بغیر یہی نہیں جانتے۔

نہیں یہ جانتے عذات پھر ہو گی۔ اور

جانتے ہو گئے تو پھر۔ پھر دوسری

جانتے۔ وہی میں دھا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں

میں ایک سرور رہا ہے کہ جانتے۔ تاکہ

وہاں کی تصدیق کر سکے۔

وہاں کے ساتھ ہی میں نے اس طرح

جس طرح سے وہ آتا تھا۔

میں نے اسے اپنا رہا۔ میں کسی شخص میں

میں رہی۔ میں اس کے ہاتھوں میں

میں رہا۔ اس کے کاموں میں رہا۔

کے سر سے نکلا۔

آپ نے میں میں لہو جی میں

میں میں میں کی۔ آست نے ڈری

میں

میں

میرت ہے۔ ستر ڈی گز۔ پندرہ سال پہلے
 لوگ کی طاقت کے بارے میں کوئی بات مشہور تھی
 ہانکی نہیں۔ اسی کا نام بھی عام لوگوں کو
 کھری جہادوں کے لوگ مزدور جانتے رہا تھے

سے انکار میں سر ہٹایا۔

غیر۔ اب چلتے ہیں لاکھوں کے، اداوں کی د

اصل مسئلہ قیمت کا ہے۔ ڈی گز سے

کر کما

جب کہ یہ مسئلہ چھارے بے نقص مسو

صکریا

بکی مطلب ۱۰ ڈی گز پونٹا

بھی دیکھ ہی میں گئے آپ

وہ بیپ میں بیٹھ کر لاکھوں کے در

مستند کے کنارے بے شمار چھوٹی بڑی لاکھوں

ان میں آمدوریں بھی تھیں۔ پہلے ہمیں لاکھوں

پھر ایک بہت بڑی لاپنج اوروں نے پسند کی۔

تھی۔ اور ہٹ پر وہ بھی۔ مگر ہم بدلتے

بیک بناب۔ آپ لوگ حد درجہ حیران

کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اس کو لے جائے گی

میں دیکھ کر اس کے تصدیق کر میں

یہ دیکھ کر اس کے تصدیق کر میں

یہ دیکھ کر اس کے تصدیق کر میں

یہ دیکھ کر اس کے تصدیق کر میں

دہشت دودھ سا اس کی طرف دیکھنے لگا، اور
میں قدم اٹھانے لگی۔ ایک بار پھر لاپنج

دے۔ آپ موت کے سفر پر دودھ ہو

دے گی۔ گھر سے منہ ہٹا
پکے ہوئے ہو کر انہوں نے ایک دوسرے کی
تپ۔ دہشت ہوئی
میں ہلکے گئے

میں جان کا نام تجویز کر رہی ہوں:

میں مسرور رہی ہوں۔ لیکن میرے پاس
میں ہوں۔ امداد اس لاپنج کے پاس ہے میں

میں ہوں
میں لاپنج موجود ہے۔ وہ تمام باتیں بتا کر
میں گھڑا نے کہا
میں ہے۔ لیکن ہم نے کون ڈرائیور تو
میں بھی

میں موجود ہوں جناب
میں کس کا دروازہ کھولے اور مجھے قتل کا ایک

میں! بہت سست۔ اس نے کہا اور
ایک صحت بعد میں سے میری جو کو رسو
ہو

آپ لاپنج سے جا کے ہیں۔ اگر
آئے تو میں پشیدہ ہزارہ ظالم گراہی دوسرے
یہ چیک واپس دے دوں گا
شکر۔ تیسے بھی ہیں۔ جان رہا
جیب میں آپ سے جو ہے وہ ہے
میں کہا

لپنج کے ہاتھ سے جیب کی دس
کو ہوا

میں۔ یہ تو سرکاری جیب ہے
پلے علان ہو چکا ہے۔ کہ جہاں کہیں ہم
پولیس کے اطلاع دلا جائے:

تو پھر اب آپ پولیس کو اطلاع
میرے قبضے میں تھی۔ میرا نام سپرٹ ہاں
یہ میں اس ملک کا نہیں۔ ان لوگوں کا نام
ہوں۔ کیوں کہ میں نے ان جیسا بہانہ
کو نہیں پایا۔

حشر شکل آدمی بن کے سامنے آگیا۔

مہمت خوب را بہ آپ اپن کام مکیہ

یہی بھی خان رحمن کے ساتھ طایفہ ۱۱

مناگہ در آدمی راحت ہو جائیں ۔ اس پرکتہ نتیجہ ۔

”بہت اچھی تجویز ہے۔“ میں بھی ہر نے

پہرہ زیب و آواز بجھے

• جہت دیہہ بھہ پو دیسہ اکل کی د سہ

۵۰۰

”تم لوگ کسی کو بسنے کا سوتچہ نہ

۱۰ : نیکو کامراں منہا صحبہ اے

آپ کے دل تو آپ کا = مہم

فرزعت دہلی

”کیا مطلب یہ ہے کہ

ہم تو جسے وہی سے غافل ہے

ہیرموڈا کے ساحل پر مچھنے سے تھم کر

آزاد ہو۔۔۔ فضی می پاسے جائید کرنا۔۔۔

بہت شکر : اس کھل چھٹی کا ' فاروق

پیس مسٹ فوڈ ڈرائیور رجسٹر ہو گیا

میرے تہذیبی ہیں۔ کیونکہ وہ جو نے سے پہلے

جس کے سوا کسی اور سواہر ہوں تو یہ دعا

4

لدى سورياء صغار ماكنة لشمس مقسمة

المجلس الأعلى للمعاشرة

یہ سب بولے۔ رشتے ہیں سہمی جہاں

۱۔ اللہ کو یاد کرنے چلیں۔ جو سستا ہے۔ یہ

۱۔ اہم اور اہم آنے والوں کو رٹ میکیں

عالم کے بنیاد کے ساتھ ہی سب سے

نوروز، نوروز، نوروز

۱۔ افسانہ - یہ نثر کی ایک قسم ہے۔

ہے۔

یہ ہے۔۔۔ کہ ریپورٹ اور

۔ یہ دینی جہادی حفاظت کرنے والا ہے۔

اور ہاتھ میں، اسی کے سر، ہر گھرے دہلا اور

۔ چار دھڑوں نے سحر کی دی پڑھی۔ آیت

چند روز بیکت مارا بھی اور کی گئی۔ اس کے

سید وادوں میں صعب تھے۔
 سب سے پہلے میں تیار ہیں دو گھنٹے لگیں گے۔
 لیکن اب میں بات چیت کرنے کے سوا کوئی
 باب چکا

میں نے کہا کہ وہ رات کی جنگ چھیڑنے میں۔
 یہ کل شروع کرے ہیں اب کوئی دکان نہیں

میں نے کہا کہ وہ رات کی جنگ چھیڑنے میں۔
 یہ کل شروع کرے ہیں اب کوئی دکان نہیں

میں نے کہا کہ وہ رات کی جنگ چھیڑنے میں۔
 یہ کل شروع کرے ہیں اب کوئی دکان نہیں

میں نے کہا کہ وہ رات کی جنگ چھیڑنے میں۔
 یہ کل شروع کرے ہیں اب کوئی دکان نہیں

میں نے کہا کہ وہ رات کی جنگ چھیڑنے میں۔
 یہ کل شروع کرے ہیں اب کوئی دکان نہیں

میں نے کہا کہ وہ رات کی جنگ چھیڑنے میں۔
 یہ کل شروع کرے ہیں اب کوئی دکان نہیں

الیکٹرک مشین کے اشارے پر جان رہی تھی۔
 ماتی لوگ لاپچ کی سیر کر رہے تھے۔ لاپچ یا
 ساکری جہاز تھی۔ اس میں دس کے قریب
 بہت دیر عرصہ تھا۔ عرصے کے گرد مسودہ کو

کے چلنے سے ہمارے لیے دور دور رہیں۔
 طیارہ شکن توپ بھی صعب تھی۔ دو دور

تھیں۔ طرف لاپچ ہر طرح کے سار دسوں۔
 عرصے کے وقت اس کے اوپر تینے کا

جا سکتا تھا۔ جو کہ کم پر تھا۔ ہاں۔
 کے لیے بھی کئی عرصے اب دور دور

س عرصے کے اندر وہ کہ سمندر کو دور۔
 سکتے تھے۔ اس عرصے سے نہ کا

بول نہ تھا۔ وہاں۔ بہت زیادہ دلچسپ
 میں ملک عراق کا دیرہ بھی موجود تھا۔

بہت بڑی مقدار موجود تھی۔
 میں لاپچ کی سیر کر رہے تھے۔

کہیں میں آ بیٹھے۔ الیکٹرک مشین اور الیکٹرک
 رحمان کے کہیں میں چلے گئے۔ تاکہ وہ

کی کاروں میں سٹھکتے تھے۔ لاپچ میں

کا کیا کام۔۔۔ فاروق نے حیرت ہو کر کہا
 وہاں، واقعی۔۔۔ میں تو جوں ہی گئی۔۔۔ سے مل
 کیا جہول گئی تھیں۔۔۔ جلدی سے بتا دو۔۔۔
 محروم نے گھبرا کر کہا
 یہ کہ تم لوگوں کی موجودگی میں کون ہو
 نہیں جا سکتی، اس نے جھٹکا کر کہا۔
 اگر بات طے شدہ ہے۔۔۔ اور تم جو
 تکی ہو۔۔۔ تو پھر انکل جان رحمان کے کیس میں
 اگر محنت تمہارے ساتھ دین پسہ کرے تو اسے
 یہی تو مشکل ہے۔۔۔ اس کا بھی تو حال
 دیکھو یہیں ہو گا۔۔۔ یہاں مطلب
 وہاں بھی تم لوگوں کی باتیں پہنچا سیں گی
 شبہ پھر بخوری ہے۔۔۔ ان بے کاروں کو
 کہ بیچو دجرو۔۔۔ آفتاب سے شریعے میں
 میرا مطلب تھا۔۔۔ کہو۔۔۔ ہم رپورٹ دو
 بات کریں۔
 بھئی مافوق باوق میں اس کی باتیں بھی
 حد پر اگر ہم اس کا ذکر لے کر بیٹھ لے
 گا۔۔۔ شوکی نے کہا
 میرا بھی یہی خیال ہے۔۔۔ سوداگر جان رہے

شعر۔

میرا مطلب ہے۔ یہ ناپاک ہے جسے نگین پر
ہو گی۔ بلکہ کہ پلا اس کی چال۔ میں کسی سے
ہو گی۔

ویر میر۔ تمہیں تو عادت ہے لڑنا ملنا۔
جہاں تھ

ہاں ہیں۔ ہیں۔ ہیں۔ عاروق کے لئے
سہل کھ گئی سہانی کی، شوک مستور
لیکن پھر انہوں نے عاروق کی
کے آثار دیکھے۔ تو چمک ہی تو اٹھے

عجیب فیصلہ

نہ تو ایک عجیب و غریب آدمی نہ کے سامنے
نہ لے ہاتھ میں راسخ کسی ایک نئی قسم کی
ان کو ہاں کھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں
رہا کھ تھی

بہت سے جو سہانی عاروق سے مراد کہ
سے ہتھ : پوچھا چاہیے کہ وہ پہنچ چکے ہیں۔
نہ تو کہہ رہے۔ وہ پہنچ چکے ہیں۔
نہ تو کہہ رہے۔

نہ تو کہہ رہے۔

نہ تو کہہ رہے۔ میر ایک ساتھی
نہ تو کہہ رہے۔ تم لوگوں کے دروازے
نہ تو کہہ رہے۔ اس طرح ہیں بہت آسانی ہو گئی۔

سب کو دبا سے میں اس۔ اس کو چھتا ہوں۔
 اور میں خوف تھا
 چھ۔ ٹان ہنہ، شوکی کے سر سے نکلا۔
 سے با سو مشہ۔ یہ بتاؤ۔ اسوں سے اسکا کارڈ
 اور کسی۔

اور اسکا چاہتے ہیں اپنے۔ دوسرے جلا
 طے وہ ہوئے

اور اسکا صاف ہے۔ تم لوگ جو وہ کرنا اور
 اسے جو۔ پانچ واپس کر کے کی صورت میں
 اس کا ہوں گے۔ اور اگر پانچ سبب تم لوگ
 اسے اسکا ہیں صرف پانچ کی قیمت ہی سے
 وہ کہتے کہتے رک گئی

اسکا گھر گئی

اس کا تم لوگوں کا کام تمام کر دی۔ یہی نہیں
 اس کا وہی تو لاپتہ بھی پانچ اسے لگی اور وہ
 گئی۔ کتنا میں خیال ہے۔

وہیوں کے نزدیک یہ بہت جیس ہو سکتا
 اسکا جم تو اسے بہت بہت سمجھ ہی کہ
 صحت سے منہ بنایا

مشکل کام تھا۔ اس کے جوٹ ہے۔ اور سٹی سٹی
 آپ کیا کتنا چاہتے ہیں۔ ہمارے کچھ بیٹے ہیں
 سے بھٹا کر گھا۔

اگر تم لوگ اس کیس اور کسٹروں میں کے سے
 کر کے بیٹے ہوتے تو ہم اس وقت تم لوگوں کو
 کی رو پر نہیں سے سکتے تھے۔ وہ سکاٹا

وہ تو یہ بات ہے۔ میرا نام اس سے
 محمود نے کہ مددگارہ ہد کہ وہ۔ دربار سے اس
 میرا کام دروازہ کھولا ہے۔ ہد کہ ہیں۔
 تم غور کرو۔

وہ۔ اور ہک کیس کے۔ در۔ ہاں ہٹ
 گئی

خیردا۔ تم لوگوں میں سے کوئی اس وقت
 اس راضوں سے اس میں شانہ بیٹے کی صورت میں
 کیا مطلب، مرحمت کے لئے یہی بہت تھی
 اس کے ناں میں سے ایک وقت میں میسر

ہیں اور اسے کی طرف گردش کرتی ہوتی جیس کرنا
 میرا یہ بھی دائرہ تم لوگوں کے لیے کافی ہو گا۔
 دھتے فائر گنا کافی ہو گا۔

ہوں، کہ ہو۔ ہیں کیا۔ اچھا یہ پڑھیں۔
 لاپنج کو تمنا سے خون سے گدہ ہیں کرنا ہاتھ
 یہ طے لایا ہے۔ کہ تم اتنا دیر مٹاتے۔
 پانچ ہاڑ۔ در جھگٹے سے سمندر میں جھلٹیں
 ہیں۔ اگر تم تیر کر دھیمی ساحل تک جا کے
 کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ ضرور ہاڑ۔ نہیں رہے
 تمہارے شقیں کہنے کے لیے چارے ساتھ
 گئے۔ اول تو لاپنج بہ نئی دور آریکی سے
 در سے طاقت دو آدمی اور تیراک سے تیر
 ساحل پر نہیں جا سکتا۔ بعد تم لوگوں کو
 کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ کیوں ایک چروگا۔
 یہ بھی عین ہی سوچا شکر کے
 رسوں سے ہے کہ تم لاپنج پر کیسے
 ہوئے۔

جب تمہارا ماضی بات کرنے کے لیے
 تم سے بات کرنے گیا تو چارے ڈریکٹر صاحب
 یہ پروگرام ہی وقت طے کر رہا تھا۔ وہ میں
 ایک خیر کیمن ہیں چھپا دیا تھا
 وہ۔ تو اس لاپنج میں کوئی حیرت نہ ہو۔

سب سے پہلے جتنے میں سٹو کے پچھلی طرف
 سے۔ سن کے پہلے اس کا حیدر دور رہے
 اور ات کہ لگے۔ بات صرف دو کروڑ کی ہے
 میں من رحمان سے مسکرت کرنا
 میں دو کروڑ۔ تم دو کروڑ کے ساتھ
 میں
 میں تو اس دن دو رب دوپہ کے ساتھ
 میں لگتا ہے۔

میں جانتے ہو۔ وہ حیرت ہو کر رہا
 میں نے ہو۔ اور ہیں چارے مصریہ
 میں ساتھ ہی چلے چلا
 میں نے۔ میں نے اس سفر میں تم لوگوں
 میں سے۔ باقی رہی بات دو کروڑ کے
 میں شکر یہ چیک لکھ دو۔

میں نے۔ تو چیک میں لکھو گے۔ سپکٹر حیدر
 میں نے
 میں نے مٹے میں دو کروڑ کی قیمت رکھتے
 میں
 میں میں رحمان یہ سپکٹر حیدر ہوئے

یہ سنی ہے اپنا جان۔ ایسے میں عورت

یہ گیا ہے۔ کیوں نہ جہادری سے مراد
 ہے۔ سمندر میں ڈوب کر، مرنا بڑی
 سہولت ہے نہیں جو کر گیا۔

روا۔ یہ کس کی اور ان "مادوق" نے
 میں گیا۔

یہ جب جو۔ موت سر پہ کھڑی ہے۔ اور

یہ کیا۔ موت سر پہ کھڑی ہے۔ اور
 سے اٹھ کر ما اور سر پہ ٹک کر
 وہ میں گیا۔

یہ وہ رہے جو۔ اور کوئیں کی بھت

یہ عورت میں موت تھارے ماننے

یہ مرنا یاد۔ سر پہ کیوں کہتے جو۔ اور

یہ ہے۔ سارے کھڑی موت کی ہیں کوئی

میں کیا میں بھی۔ یہ تو بھی دو گئے

ہوئے۔

یہ کر۔ دو کردہ کا یک۔ اور چیتہ سے
 ہیں زندہ نہیں چھوڑیں گئے۔

اور ان خانہ رحمان کے منہ سے نکلا

ریکوں صحتی۔ یہ بات ہے۔ مورد علی
 انہیں گھنہ

میں ایسی تو کوئی بات ہیں۔ یہ وہ
 دے دی۔ ہم آپ کو کچھ نہیں کہیں گے

کہا۔

یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ فری کر رہا

چیک دے دیتے ہیں اور یہ ہمیں مم

تو کیا ہم ان کے ملک وہیں پہنچ کر کیا رہی

میں گئے۔ اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں

ہرگز نہیں۔ یہ ایسا سوچ بھی نہیں سے

تم خلیک کر رہے ہو جنتید۔ یہ میں

نہیں رہ سکتے۔

انہیں ایسی بات ہے۔ یہ اس۔ محمد

انہیں دو کردہ کا اور قائمہ کیوں پہنچیں

پرو میں مرنے۔ تم شوق سے رہ کر گئے تھے؟

جی۔ وہ لوگ کو شاید ہیں تم کو۔

پہلو کوں بات ہیں۔ وہ کروڑ ڈالر۔

نہا فرش ہی دھونا پڑے گا۔ دھریں۔

نہی کہ

تو چ کر دو ہاڑ۔ یک نے

ہاں اس کرو۔ تمہارے آواز ہاں

یہ میں دیکھتے۔ خود تمہارے بیچے

چکی ہے۔ ماروق سے مسکرا کر

بکی مطلب۔ دونوں غوث درو

منور علی خان اور اسپر

ات ہی وقت کالی تھا۔ اس طرح

ملہ آور پر پھیلا گئی اور دوسری

تھے۔

دونوں نے انہیں چھایا۔

مے رانٹیں ان کے ساتھیوں کے قہقہے میں

چند دور دار لکھے رسید کہ کے وہ

ب مرزا کی عزت کہ تم ہاتھ اوپر

طوف ہڑس۔ ہم تمہیں وہی سرا دیا

پہلو کوں بات ہیں۔ وہ کروڑ ڈالر۔

نہا فرش ہی دھونا پڑے گا۔ دھریں۔

نہی کہ

تو چ کر دو ہاڑ۔ یک نے

ہاں اس کرو۔ تمہارے آواز ہاں

یہ میں دیکھتے۔ خود تمہارے بیچے

چکی ہے۔ ماروق سے مسکرا کر

بکی مطلب۔ دونوں غوث درو

منور علی خان اور اسپر

ات ہی وقت کالی تھا۔ اس طرح

ملہ آور پر پھیلا گئی اور دوسری

تھے۔

دونوں نے انہیں چھایا۔

مے رانٹیں ان کے ساتھیوں کے قہقہے میں

چند دور دار لکھے رسید کہ کے وہ

ب مرزا کی عزت کہ تم ہاتھ اوپر

طوف ہڑس۔ ہم تمہیں وہی سرا دیا

۔ شکر کی جا سکتی ہے۔ کیوں جتید۔ پرفیسر

۔ تار۔ صحتوں میں اور چال پہل سکتے ہیں، شکر

۔ میں تو بے دی۔ ن کہ پہلی چال ہی نے

۔ غریب نے جی کر کہا

۔ ٹیک ہے۔ ہم اہیں خریدے پر انا

۔ بہت شکر ہے

۔ میں۔ دہی پر کیا ہو گا۔ جب تم لوگ لاپک

۔ میں بڑے گے تو تمہارے ڈارکٹر صاحب کا ہیں

۔ ہم پا کر سکتے ہیں ایک بے کا

۔ دیکھا جائے گا

۔ کا سفر جاری رہا۔ پھر جزیرہ نظر آ

۔ میں چھوٹیں گے دو۔ یہاں سے تو تم خریدے

۔ کی سکتے ہو

۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آپ لوگ بہت

میں۔ میں۔ وہ ایک ساتھ ہوئے

۔ اچھا جیر۔ تمہارے بارے میں خود کہتے ہیں

۔ داد ہوئے

۔ خود کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں

۔ ایسا ہی ہنر ہو گا۔ ساہو سے دوستی ملے گی

۔ شکر نے جلدی سے کہا

۔ شکر کی کا جیاں بھی ٹھیک ہے۔ چو میں

۔ میں چھوٹے ہی لگا دو

۔ ہم۔ بارے گئے۔ کیا آپ کا بیس

۔ کہہ سکتے ہیں

۔ دراصل کوئی رستا نہیں سمجھ رہا۔ گر با

۔ نا ہوتا تو اہ بات تھی

۔ ایک اور ترکیب ہے۔ ان میں سے

۔ چھوٹا دو۔ اگر قبول کرنے کے حق میں

۔ مان میں گئے انکڑ جتید ہوئے

۔ اردیک ہی ایک جزیرہ تھے حال ہے

۔ کے قریب۔ تار دیں۔ ویسی پر آپ کا پی

۔ ہمیں سے بیٹھے گا۔ درنہ ہم کس جہاز یا

۔ سے میں گئے

کو چاہے ہوں۔ کیا ان پر اس درجہ سے
انکڑ جھید نے لڑا کیا۔

خزرد۔ کہیں نہیں۔ خاں دھلی۔

تو گھٹنے بعد وہ ایک

دہے تھے۔ ساحل پر بھی اٹھیں یہ

پھرٹا جدار طر آیا۔ جسے مجھے کے

کے ساتھ ہاندہ دیا گیا تھا۔

سورج کے ہاتھ لگا تھا۔

اچھوں نے اس جدار کو جوت

دیکھا۔ چہرے کی نظریں ٹیک لڑکائی پر

کیا آپ بھی ہیں یہاں۔ یہ جدار

لا سے تھی۔

ہاں دونوں ایک ساتھ جوت

اس میں کیا حاس بات ہے۔

ٹنگل سے بھلا کیا تھن ہے۔ صفت سے

دریت پر تشریف رکھے۔ چلے م

ہیں اساحت کریں گے۔ پھر آپ ج

تھپا ہی ہوا کہ ہماری ملاقات آپ

ہم دوست بن گئے۔ دور آپ نہ

نے اچھ بہت چاہے مادی میں۔ اس کی آپ

نے اسے ایک ٹی کے پے گھر۔ پھر

ساحل و سوا تھوں کی کہانیوں میں سے

مست۔ اور یہ کمال بہت کم لوگ

تلم لوگوں میں آپ دونوں بھی شامل

تھا۔ انہوں نے حل کر

تھیں۔ یہاں۔ یہاں۔ یہاں۔ یہاں۔ یہاں۔

رہے۔ ٹھیک پانچ گھنٹے کے سفر

کے قریب پہنچے۔ لیکن یہاں کہ

سے پر آ گئے ہیں۔ اس لیے ہمار

تھا۔ یہاں گئے ہیں۔

سپکا کامران مرز نے کہا

اس میں تیرہ سو مسافر

تھیں۔ اور آئر لینڈ پہنچا تھا۔

میں دوست حالت میں تھا۔

یہاں کے طرح بھی بہت تجربہ کار تھے

ان کی صدیوں دھنگی بکری جھڑوں میں سی گوری
 روئے ہوئے چاروں ٹک۔ سر کا سرہ جوں
 رہے۔ لیکن پوختے دن چاہک یہ۔ یہ
 دودھ میں کڑوا ہوا تھا۔

نہم۔ ہم نہ جہے کہاں ہیں۔ جادو
 کی جائے۔ ہم سس جاسے۔ سیر کیا کر
 ساتھ کہ کہ جادو ہے۔ کوئی۔

اور ہر کہان کی اور ڈوب گئی۔
 اور پانیں اور جوئی جہر اور پہلی کاٹھنی
 یے دروازہ پڑے۔ لیکن ہیں سطح سمندر پر
 خوش ہدی ہیں۔ سر کش کر سنے رہے۔

جہر موجود تھا۔ انکل درست حالت میں۔
 یک میں نہیں تھا۔ ریلیے کا کون
 وہ۔ اسے سب کے سر سے یہ
 اس کے بعد پارسہ جہر کو بیٹہ
 انفرمات یہ ساسے آؤ کہ کہیں کا بھروسہ
 وٹ کیا گئی تھی۔ اس وقت تک جہر کا
 چکا تھا۔ اس سے زیادہ تیل چرنا
 انکل محروم تھا۔ جب کو۔

مڑا تھوں بھان سے سات ٹکٹے کے رہنے
 دوں سے بھان تک آیا۔ لیکن ان سات گھڑ
 اور تیل کے چرپے ہیں ہر۔ یہ سی وقت
 جہر زوی واقعہ تھا۔ اور اشاریہ فی ثمن حیرت کا بت
 کی تھی۔ جہر میں روگن کے علم میں بھی نہ واقعہ
 کی شل کم ہو گئی۔ قریح تک اس بات کا کوئی
 جہر۔ اور اب تو ایسے اور جہر کئے واقعات
 تپ جہاں تو اس جہر کا معیار کر سکتے
 ت یہ انکل درست حالت پر تھی۔ لیکن چرچ
 جہر گور چکا ہے۔ جہر دھوپ اور سمندری
 سے یہ ایسا رنگ اور روپ کھو چکا ہے۔
 جہر سے ٹوٹے جھوٹ بھی چکا ہے۔ یہاں تک
 میں حاضر ہو گیا۔

جہر حیرت میر ہے۔ جہر ہم سے پہلے
 جہر تو سی وقت جہاز میں بھی وہی ہوتا۔ جہر
 جہر تھا۔ لیکن اب جہر کو ہم ایسی بہت سی تھی
 جہر جہر جہر دیکھ کر آگے چلتے ہیں۔
 یہ رہے

لیکن آپ لوگوں نے ایک بات نہ سمجھ لی۔

سکریا

اور وہ کیا؟ ان کی تلابیہ

اسی وقت تک جو جہاز بھی غائب ہو

جہازوں کا بھی کوئی پتا نہیں چل سکا۔

جس کے مسافروں کا آج تک پتا نہیں چل سکا۔

مٹھنا رہا تھا۔

ان ٹھیک ہے۔ پھر یہ کیا فرم

کہ جہاز اور مسافر۔ مصافحت واپس آئے ہیں۔

جانتے۔ جی گئے ٹھیک وہ کہاں رہے ہیں۔

حیرت ہے۔ خان رحمان جلدی سے پہلے

اس قسم کے وکی اخبات مانتے ہیں۔

حقیقتیں ان دشمنات کو چھپا رہی ہیں۔

پرسی پچھید۔ واصل سمندر میں یہ

پلے بہت اہم ہے۔ ان گنت عرصہ جہاز

اور برقی جہاز بھی یہ سے گزرتے ہیں۔

کے باوجود اس راستے کو ترک نہیں کیا جا سکا۔

بڑی جلدی ہے۔

ان ٹھیک ہے۔ اب درجہ جہاز

یہاں۔ یہ بھی سن میں۔ آپ کی سزا

سزا سنید ہے موت ہو کر

سنایا گیا ہے۔ پھر انصار کے پانچ ٹکلی دیار

اسے۔ اور ہموڑا کھن پرست گرے۔

سے۔ آج تک ان باتوں کا کوئی نشان

کی ست دھپ آتا ہے۔ وہ کسی

نہاں ہو رہی ہیں۔ انہوں نے

میں۔ ہم دونوں جہاز پر قدم نہیں رکھیں گے۔

سے کہہ گئے۔

وہ کہتے

سے۔ وہ آتے ہوئے کسی ڈرنے ہیں۔

سے۔ کوئی اس جہاز پر چڑھے گا۔ وہ بھی

سے کہ

نہاں۔ اس پر دل میں چڑھا

کے ایک عرصہ چڑھے تھے۔ نہیں ہل رہی

راستے تھے۔

میر۔ آپ دونوں بیٹے ہی نہیں۔

وہ جہاز پر چڑھ گئے اور اس کے بعد
دیکھے گئے لیکن اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد وہ
واپس نہ آئے۔ جب کہ بیسیس میں چلے گئے
تھا۔ وہ وہاں آگئے اور لاپتہ ہو گئے۔
ن کا سفر پھر شروع ہو گیا۔ ایک دن وہ
گلوں کی باتیں کرتے رہے۔ میں نے اس کی
مدد نہ کر سکے۔

میں نے ایک۔ آپ ہمیں ہر روز تکوں کی
جوڑیوں کی باتیں بتائیں۔ ہر سہ ماہ
میں چلے آئے۔ اس جوڑی پر لوگوں کی مدد
ہو گئی۔ لیکن پھر یہ حالت کی بنا پر لوگ
کی رہائش چھوڑتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ
وہاں ہو گیا۔ یہ بھی کوئی عجیب بات ہیں۔
یہ ہے کہ اس کے بعد اس جوڑی کے
چٹائیں بن گئیں۔ ایسی چٹائیں جس پر چڑھا جاتا
تھا جوڑیوں کے اور داخل ہوا اور یہ قرب
بلکہ جوئی جہاز بھی نہیں اتر سکے۔ کیونکہ
نوکلی چٹائیں ہیں کہ جہاز ان سے ٹکراتے

ہیں۔ اس کو پڑھ کر انا بے گئے۔ وہ بھی جڑی
ہے۔ آخر ایسا کس طرح ہو گیا۔

اس کی ایک بار ہے۔ لیکن اس بار کو ہم

میں دانت جاتے ہیں۔ کہ کچھ لوگ ہیں۔ جو
میں داخل ہوئے کادانت جاتے ہیں:

یہ بات تھی۔ یہ بات ہم آج پہلی بار سن رہے
ہے۔ میں نے اس کی حیرت مچائی۔

اس حالت سے معلوم ہو گئی ہے۔ لیکن جو شخص
میں داخل ہونے کا راستہ جانتا تھا۔ اس کو
پتا ہے۔ تاکہ ہم اس سے کچھ معلوم

ہے۔ ہم تو اس خیال میں تھے کہ جو حالت
میں رہتی ہے۔ اس طاقت نے ہرگز
اسی قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس کے ارد گرد
میں رہی ہیں۔

یہ کارنامہ بدل رہا ہے۔ اس لیے تو ہم ہرگز
میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن کارنامہ

وہ کہہ باپ رہے۔ وہ دونوں نے گھر کر کے
 ہم پہلے بڑا جزیرہ دیکھیں گے اور پھر
 سر کریں گے۔
 چاہے غائب ہی ہو جائیں گاگ کے اور
 اگر ہماری قسمت میں ہی نکلا ہے۔ تو
 ہو جائیں گے غائب۔ غارتی نے سر ہٹا
 لیکن اس طرح غائب ہونے کا ایک
 گا۔ غائب ہو گیا۔
 وہ۔ وہ کیا۔ جیک نے لڑ کر کہا
 یہ کہ ہم غائب ہونے والوں کا وارہ میں
 دل۔ لیکن۔ کیا فائدہ۔ آپ دیا کہ
 سکیں گے۔
 کوئی بات نہ تھی۔ تو معلوم ہو جائے
 یہ ضروری ہیں۔ غائب ہونے والوں
 بعد یاد کیجیے۔ ہماری ہر کی جائے۔ ہم
 ہم کہاں ہیں۔ ہمیں کیا ہو رہا ہے۔
 انہیں گتہ۔ سڑ چکی تھیک کڑ رہے ہیں۔
 وہ بھی مرنے کے وقت تک اس راز کو
 نہ کہہ سکتے۔
 صاحب۔ اب آپ ہی سنیں۔ آخر یہ کیا
 ہوتا ہے۔
 اس میں سے بڑی طاقتوں کے سامنے
 رہے۔ وہ کچھ ہیں لگا سکے۔ اس سے
 پیچھے سے چلے کیا کر سکتے ہوں۔ پرنسپل
 ہائی اسکول کے عالم ہیں۔
 اس ملک ہے۔ وہاں پیچھے کے بعد آپ
 سن کریں گے۔
 اس میں کون کون گا۔ لیکن کامیابی کی
 میں ہیں۔
 یہ۔ یہ۔ دیکھ جائے گا۔
 اگر اجازت ہو تو۔ ہم ایک بار
 سادھت شروع کر لیں۔ ان دونوں
 آجائے کی وجہ سے ہماری محنت
 ان کے دھنگ اور دھوکے کے
 بدولت درمیان میں رہ گیا تھا۔ غارتی
 وہ۔

۱۰۔ ان غرود۔ گیوں خیر۔ جو
 لڑکا وقت پر چکا ہے۔
 انہوں نے وفد کیا۔
 بچے۔ بچی اور کنگ صہرت رو۔
 دیکھے دیکھے

سمندر کا ہاں

[illegible]

ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں۔ اور کوئی تسکوت نہیں۔ اس کی پتی
 اس صبیح طاقت کسی ہیں نہیں۔ اور اس کی جلاوت ہے۔ نہ اس نے کسی کو
 دودھ مالک ہے جو چائے سو کر نکلتا۔
 اس کو روکے یا ٹوکنے والا نہیں۔
 کوئی نہیں جانتا سکتا۔ وہ جب کسی کو
 کہتا ہے کُن۔ اور وہ کام ہو جاتا۔
 جاننے والا ہے۔ اس کے سوا غیب کا علم نہیں۔
 ہاں وہ اپنے نبیوں کو غیب کی خبریں عطا کرتا ہے۔
 نبیوں کو اور بھی بہت سے علم عطا کرتا ہے۔
 لوگوں کو نہیں عطا کہہ جاتے۔ اور وہ
 سب سے زیادہ علم اللہ سے ہی منحصر ہے۔
 اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے حالات عطا فرماتے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار
 پیغمبروں کو میں عطا فرما سے اس عطا سے
 اللہ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بلند ہے
 بلند تر ہے۔ کوئی ان کے مرتبہ کو
 نہیں وہ ہمیں ہی تسلیم دیتے مگر آتے ہیں۔
 ہے۔ اپنے لئے سے مانگو اور کوئی
 اور کوئی گڑبی بنا سے دلا نہیں۔

ہمیں اور کوئی تسکوت نہیں۔ اس کی پتی
 اس کی جلاوت ہے۔ نہ اس نے کسی کو
 دودھ مالک ہے جو چائے سو کر نکلتا۔
 اس کو روکے یا ٹوکنے والا نہیں۔
 کوئی نہیں جانتا سکتا۔ وہ جب کسی کو
 کہتا ہے کُن۔ اور وہ کام ہو جاتا۔
 جاننے والا ہے۔ اس کے سوا غیب کا علم نہیں۔
 ہاں وہ اپنے نبیوں کو غیب کی خبریں عطا کرتا ہے۔
 نبیوں کو اور بھی بہت سے علم عطا کرتا ہے۔
 لوگوں کو نہیں عطا کہہ جاتے۔ اور وہ
 سب سے زیادہ علم اللہ سے ہی منحصر ہے۔
 اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے حالات عطا فرماتے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار
 پیغمبروں کو میں عطا فرما سے اس عطا سے
 اللہ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بلند ہے
 بلند تر ہے۔ کوئی ان کے مرتبہ کو
 نہیں وہ ہمیں ہی تسلیم دیتے مگر آتے ہیں۔
 ہے۔ اپنے لئے سے مانگو اور کوئی
 اور کوئی گڑبی بنا سے دلا نہیں۔

نہیں۔ جو فی الواقع ان کے محرم و اہل خانہ سے ہیں۔
 پھر تم لوگوں سے نہیں گئے۔ یہیں ہو گیا۔ حضرت
 علیؓ میں پیدا ہوئے اور وہیں انھوں نے بچپن گزارا۔
 کیا اس لیے انھوں نے آپؐ سے عشق و محبت سے
 نہ مانا۔ حالانکہ آثار و نشان سب کچھ اس سے ظاہر ہیں۔
 میں مصداق نہیں۔ اور پھر ستر طبقہ بھی یہ کہتا ہے۔
 بدعا کر دیا گیا۔ چنانچہ اب عیال میں دو محرمات
 جن میں حضورؐ ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 وہ صفات رہنے و رہنے والے جاتے تو یہی ہیں۔
 کرتی۔ لیکن عیساؑ بت کے نہ کردہ کرتی۔
 چنانچہ بعد از بدعا ہوتے دیکھا۔ اور عیال سے
 ۔۔۔ یہ ہے اصل قصہ۔ ہاتھ نہ لگتا۔
 کر لیا ہوا ہو گئے۔
 چکی در کاٹ سکتے تھے عالم میں۔
 رہتے تھے۔ آخر بیک بڑا۔
 "آپ کی باتیں سن کر حیرت ہوتی ہے۔
 مگر ہم زندہ والہ آگے۔ قریم تحقیق کریں گے۔
 "ضرر تحقیق کریں۔ لیکن اس سے بہت زیادہ
 سن لیں۔ جس کی موجودگی میں کسی تحقیق کا

مگر یہ باتیں بھی ہیں جو کو آج کی سامی یا سے تھیں
ان کے حاشیوں ہونے پہ چلنے سے بدلتی ہیں
واقعتہ باتیں بہت حیرت انگیز ہیں
قریب تھا ہے کہ ہم گراہی میں پڑے ہوئے ہیں
ساتھ پر ہیں۔ دست مذہب پر ہیں
"ہاں یہ بات بتانے کے لیے میں نے یہ کیا ہے"

ہے تو اسٹیکٹر تشید پر حوش اعاز میں رہے۔
"ہم وعدہ کرتے ہیں۔" دیکھو یہ حقیقت کیا ہے۔
آپ کی باتیں اصل درست ثابت ہوئیں تو میں
کئے۔

"صبر رکھیں یہیں حقیقت بہت بھی بات ہے۔
عقیدہ ہو۔" کچھ دیر کے پہلے یہ حاشیوں میں
کھسک کر رہا۔
"آپ سزاوارتہ فرمائی بیگم کے بارے میں۔"

بتا سکتے ہیں۔
"جو باتیں ہمیں معلوم تھیں۔" حاشیوں میں
کرو در بات یا آئی تو وہ بھی بتا رہے تھے۔
"شکریہ" انہی آواز میں بھر رہی۔

"اس کا مطلب ہے۔" ہم ایک۔ پھر۔
"مگر یہ باتیں بھی ہیں جو کو آج کی سامی یا سے تھیں
ان کے حاشیوں ہونے پہ چلنے سے بدلتی ہیں
واقعتہ باتیں بہت حیرت انگیز ہیں
قریب تھا ہے کہ ہم گراہی میں پڑے ہوئے ہیں
ساتھ پر ہیں۔ دست مذہب پر ہیں
"ہاں یہ بات بتانے کے لیے میں نے یہ کیا ہے"

ہے تو اسٹیکٹر تشید پر حوش اعاز میں رہے۔
"ہم وعدہ کرتے ہیں۔" دیکھو یہ حقیقت کیا ہے۔
آپ کی باتیں اصل درست ثابت ہوئیں تو میں
کئے۔

"صبر رکھیں یہیں حقیقت بہت بھی بات ہے۔
عقیدہ ہو۔" کچھ دیر کے پہلے یہ حاشیوں میں
کھسک کر رہا۔
"آپ سزاوارتہ فرمائی بیگم کے بارے میں۔"

مگر یہ باتیں بھی ہیں جو کو آج کی سامی یا سے تھیں
ان کے حاشیوں ہونے پہ چلنے سے بدلتی ہیں
واقعتہ باتیں بہت حیرت انگیز ہیں
قریب تھا ہے کہ ہم گراہی میں پڑے ہوئے ہیں
ساتھ پر ہیں۔ دست مذہب پر ہیں
"ہاں یہ بات بتانے کے لیے میں نے یہ کیا ہے"

ہے تو اسٹیکٹر تشید پر حوش اعاز میں رہے۔
"ہم وعدہ کرتے ہیں۔" دیکھو یہ حقیقت کیا ہے۔
آپ کی باتیں اصل درست ثابت ہوئیں تو میں
کئے۔

"صبر رکھیں یہیں حقیقت بہت بھی بات ہے۔
عقیدہ ہو۔" کچھ دیر کے پہلے یہ حاشیوں میں
کھسک کر رہا۔
"آپ سزاوارتہ فرمائی بیگم کے بارے میں۔"

بتا سکتے ہیں۔
"جو باتیں ہمیں معلوم تھیں۔" حاشیوں میں
کرو در بات یا آئی تو وہ بھی بتا رہے تھے۔
"شکریہ" انہی آواز میں بھر رہی۔

"اس کا مطلب ہے۔" ہم ایک۔ پھر۔
"مگر یہ باتیں بھی ہیں جو کو آج کی سامی یا سے تھیں
ان کے حاشیوں ہونے پہ چلنے سے بدلتی ہیں
واقعتہ باتیں بہت حیرت انگیز ہیں
قریب تھا ہے کہ ہم گراہی میں پڑے ہوئے ہیں
ساتھ پر ہیں۔ دست مذہب پر ہیں
"ہاں یہ بات بتانے کے لیے میں نے یہ کیا ہے"

ہے تو اسٹیکٹر تشید پر حوش اعاز میں رہے۔
"ہم وعدہ کرتے ہیں۔" دیکھو یہ حقیقت کیا ہے۔
آپ کی باتیں اصل درست ثابت ہوئیں تو میں
کئے۔

"صبر رکھیں یہیں حقیقت بہت بھی بات ہے۔
عقیدہ ہو۔" کچھ دیر کے پہلے یہ حاشیوں میں
کھسک کر رہا۔
"آپ سزاوارتہ فرمائی بیگم کے بارے میں۔"

سب سے کاٹنی ۔ وہ سب سے ۔ کیرنگی یہ

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

نسی ہمارے لوگوں کا کام ہے ۔ میں بھی

"اور ہے میں ۔ ان تلوں میں تیل کہاں ہے ۔

"جی ہاں ۔ تیل تو بس ان تلوں میں ہے ۔

کرنی مرقع آیا ۔ وہ یہ کرنوں میں مجھے ملے ۔

"آپ نے غلطی پہنچائی ۔

"ہاں کام اس کے لیے میں آیا ہوں ۔

میرا اچھا طریقہ ہے ۔ ہر کھانہ کا کام ۔

نہ نہ بنایا ۔

"ہر کھانا دراصل صحت کے لیے بہت مفید ہے ۔

صاف نے کہا ۔

"جس صحت ۔ صحت ۔ تم کوئی خاص صحت ۔

آرہے ۔ صحت کے لیے یہ صحت ۔

"میں ہر کم کھانا ہوں ۔ اس کا کام ہے ۔

سب سے آگے ہیں ۔ اس نے جینیب کرنا ۔

"اے ۔ فاروق ۔ وہ ہر میٹروں کا ۔

میں کرنا ۔

"میرا ہر میٹروں کا بھی بہت عجیب ہے ۔

سکتا ۔ ہر کھانا ہوں گا ۔ "فاروق بولا ۔

"تم ایسا کیوں نہیں کرتے ۔ سے سے کاملات ۔

کھانا ۔ "آپ نے صحت کرنا ۔

اور چھراں کی آواز نہ مل گئی۔۔۔ جیسی حسرت بھری
میرے جسم میں حسرت کی لہریں اٹھ رہی تھیں
ہو رہا ہے حال یہ۔۔۔ سرور علی خان نے کہا۔

"وہ سرور علی خان۔۔۔ تم ہی ہمارے دوست تھے۔
جو برمودا جزیرے کو چلے ایک دوسرا جہاز
لیکن اب برمودا جزیرہ بھی میل حالت میں ہے۔
"اور وہ لوگ کہاں ہیں جو ہمارے ساتھ
رہتے تھے۔۔۔ ہمیں اس معاملہ میں ملے۔
پا پتے تھے۔۔۔ یہاں سے سامنا ہی نہیں ہو سکتا
"وہ یہ غور کر چکے ہیں کہ ہم ان کی ٹیم میں
اور نہ کوئی چلے رہا ہے۔۔۔ یہاں سے
انکے ہوتے۔۔۔ آصف نے جانا دیکھا
"ہاں! میں کہا تھا کہ جہاز۔۔۔ یہ اتنی ہی
ان کا کاروبار مشترکہ ہے۔۔۔ وہ جب کوئی نہ
ترن کا لاہتم۔۔۔ یہ وہ آگے جلا جاتے
کہ کہہ لوگ ہماری مدد سے نکل کر آئیں گے۔
"ہوں، ضرور کوئی ایسی ہی بات ہوگی۔
جین کر معلوم ہوگا۔۔۔"

وہ ہر کی بات۔۔۔ بھر سات گھنٹے بعد گاڑ کی تیز
چلا گیا۔۔۔ سرور کی پٹائی
"یہ تو نہیں۔۔۔ جہاز کے منہ مارے خوف
میں آگے۔۔۔ اس قدر تند اور لڑائی پٹائی
اور یہ بھی ساتھ رکھیں۔۔۔ وہ چاندی کی
تھیں۔۔۔ میں لگتا تھا۔۔۔ یہ ان پر ہر طرف
سوداگی اس وقت نکلا ہوا تھا۔۔۔ سودا کی
یہ جہاز عجیب چمک بید کر رہی تھیں اور
میں دیکھ رہا تھا۔
"وہ جہازیں تک پہنچ گئے۔۔۔ انٹیکٹر

اور اس کے دوسری طرف وہ ٹھہرے۔
"اب تک کرتے رہے ہیں۔۔۔ سمندر کا یہ ٹکڑا
میں میں پھیلا ہوا ہے۔
"دو تین ہزار میل۔۔۔ کیا ہماری لائن میں
"وہ سرور علی خان کے۔
"تو یہ ذخیرہ رکھا ہوا تھا۔۔۔ وہی کورا
پتے پر یہ سرورے میں داخل ہوں گے۔"

میں پکڑ کر لے کر گئے۔

"لیکن کیسے۔۔۔ جتیرے میں داخل ہوئے؟"

رات نہیں تھی۔۔۔ صبح کے تھے۔

"رات ہے۔۔۔ یہیں بیٹھیں۔"

کمرے میں گئے۔ آخر اس جہیز کے۔۔۔

سے آگئے۔۔۔ صبح کے پندرہ سال پہلے کے۔

طرح کی چٹائی پر گر نہیں تھیں: سیدہ صاحبہ۔

لیجے لیا گیا۔

"اس بات کا گواہ میں ہوں۔"

چند دن گزار چکا ہوا۔۔۔ "منہ پر مل جاتا ہے۔"

ایک ایک لمحہ کے ایک آواز کی۔

انہوں نے اپنی زندگی میں اس جیسی۔۔۔

تجربہ نہ کیا تھا۔۔۔ اس کے بدلے کو۔

دوسری حیرت انگیز بات یہ ہوں کہ۔۔۔

میں تھی۔

دیواریں بولتی ہیں

۔۔۔ یہ کیسی آواز تھی۔۔۔ "وہ حق نے لے کر گیا۔"

ہوئی تھی کیوں نہ تھی ہے۔

میں اسے شہوت کرتے کی کوشش کر رہا ہوں۔

۔۔۔ یہ صبح کیل رات۔۔۔ متوعل جان تھے۔

۔۔۔ "میں تھی۔۔۔"۔۔۔ "میں تھی۔۔۔"

میں تھی آفتاب لے گیا۔

میں تھی۔۔۔ "میں تھی۔۔۔"

میں تھی۔۔۔ "میں تھی۔۔۔"

میں تھی۔۔۔ "میں تھی۔۔۔"

میں تھی۔۔۔ "میں تھی۔۔۔"

میں تھی۔۔۔ "میں تھی۔۔۔"

میں تھی۔۔۔ "میں تھی۔۔۔"

غیب یا عینوں بات طر نہیں ملی۔
 کچھ نہیں ہے۔ کچھ بھی نہیں۔
 "لیکن وہ آواز۔۔۔ در لاج کیوں کیوں؟"
 "یہ شارٹ سہو گئی ہے۔" غاں صحت پر۔
 "شاید اس آواز کا اثر تم پر ہو گیا ہے۔"
 "آواز کا اثر۔۔۔ ان کے منہ سے نکلا۔
 چھوٹے پر شہرے وہی میرا آہستہ آہستہ کرتا۔
 "وہ چٹاؤں سے نزدیک ہوتے پتے کے۔
 کے سبز تھیں۔ سمندر کی۔ یہ اس سے بڑھتی۔
 دھکی رہی تھیں۔
 "کیا غاں ہے۔ ہم اس پر چڑھ سکتے ہیں۔"
 "ہاں۔"
 "ہرگز نہیں۔" مسرور علی خان لے رہے۔
 "عل۔ لیکن ہمیں جزییرے میں داخل ہونا۔
 "مسرور علی غاں۔۔۔ تھا! آگوشا کہاں گیا۔
 مرے نے جھٹکا کر کہا۔
 "آگوشا بھلا یہاں کیا کر رہا ہے۔"
 "کیوں کیا ہم آگوشے کو ان قریب میں۔
 چھاں سکتے۔
 "ہم اس قدر اوپر لیٹ گئے ہیں۔
 "چھینک بھی دیں۔" آگوشا کسی نوکیلی چٹائی
 "ہاں۔" تو بھی کیا ہے۔ ہم میں کون ایسا ہے
 "کے دینے اور وہاں تک جا سکے گا۔ کھڑا
 "لوہی چٹائی میں۔ اگر قندہ۔۔۔ ہیڑھی ہوتی۔
 "ات ۱۱ حارو کے سیکتے تھے۔ مسرور علی صحت
 "تو سے بولے۔
 "لوہی چٹائی میں تو چڑھتے ہیں۔"
 "لیکن وہ بھی نہیں ہو سکتی کہ اوپر چڑھتے
 "ہم اس کیسے ہو سکتے ہیں۔ ہمارے پاس
 "نیزانہ بند ہونے۔
 "ہم کام آگوشا بھٹانے کا ہے۔ میں کوشش
 "مسرور علی غاں بولے۔
 "ہاں۔" تم کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ ہینکلر
 "ہم۔
 "ہم۔
 "تم دونوں عہد پر پہلے ہی شکست مان چکے ہو۔
 "یہ بڑا بھگڑا آدمی تک نہیں پہنچ سکے گا۔

جو آدمی پہلے ہی نامی طور پر شکست کا شکار ہو گیا ہو۔ اس لیے تم آگے بڑھو۔
 "ایک منٹ۔ ہم اس ٹیکر ڈیو کر رہے ہیں۔"
 "یعنی ساگر کو؟"

حارہ ہاں۔ "ناقص۔ سے جزیرے میں دھن۔
 راستہ معلوم تھا۔ اس کا مطلب ہے۔
 پڑھنے کے بجائے۔ پہلے ہمیں حالات کو جاننا
 "اس غرض کے لیے پہلے جزیرے کے کچھ
 "اسپیکٹر حیدر ہوسے۔"

"تو ٹیک ہے۔ پھر کا پتہ میں۔
 لافح جزیرے کے کراٹھ کر گئے تھے۔
 جزیرہ نہیں تھا۔ بہت سا چوڑا جزیرہ تھا۔
 دریاں منہ میں ملانے لگا۔

"ہندوستان پہلے تو اس جزیرے میں ہی رہا۔
 "اس کا مطلب ہے۔ میں جگہ سے نہ ہوں۔
 لگ جاسے گا۔ تو کی بڑا۔

"تو لگ جاسے۔ میں کھینچ کر، جی ہاں۔
 فاروق مسکرایا۔
 بڑے جزیرے کا ٹیکر گانے میں دو ٹیکے۔

کے سون کے سنے کو بھی دیکھا۔ درجہ جہ کے
 یہ ہاں رہا۔ لیکن کوئی ٹیکہ بات غصوں نہ ہوئی۔
 کے قریب تھا۔ ایسے میں پھر غصہ داور ہوئے
 جس قدر دیکھا تھا۔ ان میں سے تو یہاں کسی
 میں آئے۔

میں نے سب کو سمجھا دیا کہ کوئی کسی قسم کی تبدیلی
 میں آئے۔ اور یہی چار فاس ہونے
 میں ہر جہت ہو گئے ہیں۔ نہ فاس ہو گئے
 فاس دن میں۔ کہ ادارہ ان کو
 میں آج تک نہیں لگا ہوا۔ فاس ہونے
 میں اپنا کب ہی ہو چکا ہے۔ اور ہر جہت
 میں پتا چلتا ہے۔ کہ کیا ہو گیا ہے؟

دو۔ دو۔ فاروق کے منہ سے حیرت زدہ
 میں اس وقت دھڑکیں پہ نظر کیا جاسے بیٹھا تھا۔
 کے بہت تھا۔ تم کہتے۔ میں یہ وہ ہے آفتاب

میں کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ وہ فوسلر
 میں دیکھے جا رہا تھا۔ سب تو ان سب کے
 میں جہاں۔

”جی اصر کیا نظر آتا ہے ؟ جان دوں۔“

”اوہ ! میں نے بھی دیکھ لیا۔“

”جان۔“ اسٹیکٹر مشید بد جوتس گھر میں بولے۔

”واقعی فاروق۔“ تم نے تو کال دیکھا دیا۔

”مادر بولے۔“

”کیا آپ لوگوں کا شمار ان ٹیٹے ٹیٹے عورتوں میں ہے۔“

”جی کے سبب میں حیرت مئی۔“

”ماں !۔“ اصل۔“ پر وفیسر دادو بولے۔

”جی وہ کال جیوان تھی۔“ لای کی بیویوں کو وہ بولے۔

”حق۔ اس کے نزدیک۔“ بیخ کر لایج کو روک دیا۔

”ہیوں کو طور سے دیکھنے لگے۔“

”آخر ان بیویوں میں ایسی کیا خاص بات ہے۔“

”نہ گئی۔“

”مسند میں بیٹھے۔“ اور وہ بھی نیچے سے اترنے میں۔

”میں سطح پر نہیں ملتا رہے۔“ نہ جہاں دعوے کے ملے۔

”آپ لوگ دیکھتے ہیں۔“ ایک لائن کی مصدقہ میں ہے۔

”رہے ہیں اور پھٹ رہے ہیں۔“

”یہی بات تو میں نے وہ میں میں دیکھی تھی۔“

”لایج کو آب ددر میں تبدیل کر لیں۔“

"لیکن کیوں وہ کیوں واقف نہ ہو سکتے تھے۔"
 "اس لیے کہ وہ دراصل نیکی فطرتی ہیں۔"
 "پہلے تو ان لوگوں کا ساتھی تھا۔"

"تو تیرے لیے یہاں۔۔۔ میرے۔۔۔ پہلے تو ان لوگوں کا ساتھی تھا۔"
 "عامہ کہ بہت ہی بڑا عالم رہا۔"
 "میرے دوست تو ہیں جو شکتی۔ کیونکہ وہ۔۔۔"
 "کے لیے وہ چٹانوں میں ملے۔۔۔ اور یہاں۔۔۔"
 "کہ سب سے پہلے شروع ہو چکا ہے۔۔۔ اس کے لیے۔"
 "میں سر ہلا کر۔"

"چتا میں کیا سمجھ رہے ہیں۔۔۔ دراصل میں۔۔۔"
 "پندرہ سو سال کے بعد کے بعد ہمیں۔۔۔"
 "مگر کیا۔۔۔ اسے دیکھ کر غاروں کے سامنے کیا۔"
 "نہی۔"

"پانی کا دروازہ۔"
 "پانی کا دروازہ میں سمجھ رہا ہوں۔"
 "کہہ۔"

"کو۔۔۔ میری میسجنگ کو کام۔۔۔ یہ تو۔"
 "کہا کرتے تھے۔۔۔ غاروں نے اسے گھرا۔"
 "شان رہا۔۔۔ آج اس کے لیے میں حاضر۔"

"میں۔۔۔ میں نے پہنچنے والے تو میں۔"
 "میں نے تو اس کو مانا ہے۔۔۔ چاہے میں۔۔۔"
 "میں نے تو اس کو مانا ہے۔"

"میں نے تو اس کو مانا ہے۔"
 "میں نے تو اس کو مانا ہے۔"
 "میں نے تو اس کو مانا ہے۔"

"میں نے تو اس کو مانا ہے۔"
 "میں نے تو اس کو مانا ہے۔"
 "میں نے تو اس کو مانا ہے۔"

"میں نے تو اس کو مانا ہے۔"
 "میں نے تو اس کو مانا ہے۔"
 "میں نے تو اس کو مانا ہے۔"

"میں نے تو اس کو مانا ہے۔"
 "میں نے تو اس کو مانا ہے۔"
 "میں نے تو اس کو مانا ہے۔"

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔
میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔
میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔
میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔
میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔
میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

میں نے اسے اس کی شکل میں دیکھا تھا۔

اور چہ نیک کرے سانسے ہمیں پہا کر دو " یہ سن کر
"آپ کا رہے ہیں؟
ہے کہ - جہاں تک کہ میں نہ چاہوں ؟

"ہاں مہرے مددیں تک ملے گی۔" — "میں تو یہ نہیں چاہتا تھا کہ آپ کو یہ پامال ہو۔"

۱۔ "خفیں" فلاں ہے۔ جب مناسب سمجھو۔
۲۔ "خفیں" کھڑا ہے۔ جب مناسب سمجھو۔

دو رنگ اسی بات سے عا بن چلے تھے
دوسرے کی طرف دیکھنا،

میں نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ وہ نے کہا: "ابھی تو یہاں سے گزرا تھا۔" وہ نے کہا: "ابھی تو یہاں سے گزرا تھا۔"

"جست سجد - فکر زبرد - دلیج وایکا -
 "رے دلیج - کی طبات -

پسے - دد صل میں نے صلی ہیں کچھیر کے
 کے بارے میں مصعبات ماحصل کی ہیں

ابھی ۔۔۔ " کتاب ہے سرور کرتا ۔۔۔
" سرور ۔۔۔ میں نے تم کو سب دیکھا ہے ۔۔۔

کے چاروں ترین لوگ تھے۔ یہاں سے ان کو گت و گت کا نام ملا۔ ایسا بھی ہو لے گا ہے۔
لیکن یہ وہ مخلوقات ہیں جو اپنے اپنے گت و گت سے تعلق رکھتی ہیں۔ تو ان کے واسطے

پچھلے جو "ٹیش" کتا چلا گیا۔ "تین اس طرف ایک منٹ سے بھی

۱۰ وہ اس طرح کہ یہاں سے عابین تم رہتا ہے

رہتے کیا۔

میرت ہے ؟

”تم پاہر تو اپنے درے میں بکھرتے ہو۔ میرت — آپ لوگوں کا خیال دھل گیا ہے ؟“

”جیسا بتا چیتے — محمود کا کیکہ کھلا گیا ہے۔“

میلہ دی سے گھا۔

”دھت تیرے کی — آواز سانی دھت“

”مقدمہ خان کن ای“

”ایک عالم فکری سے تیرا ساہواری۔“

”ہیں کافی ہے — میں یقین کیا۔“

”تو پھر میں بات کا میں یقین کر رہا۔“

بٹک سکتا ہوں وہ تم میلہ کچھ بھی میں سنا۔“

لے گا۔

”جیسا کیا کرنے کی حال ضرورت ہیں ہیں“

”آپ کا بھنگو یا ہے — میں تو یہ بھی لے میں“

”پیر — میں تم لوگوں کو غلات کا و قمر“

ان لفظ کے ساتھ ہی وہ دفعت کھلا — وہ“

— انھوں نے دیکھا۔ اندھ باطل ہوا جیسا یہ“

آدھی ایک آرام گری میں دفعت ہوا تھا — اس سے“

ہائیں — اور سامنے — آواز ہی آواز نصیب تھی

کے سامنے کرسیاں پڑی تھیں اس کی طرف“

”میں بھی — اس جہیز سے کوئی کچھ کیا گیا“

”کے نامہ مرنے کا دن پاس کے یہ“

”وہ ایک حاکم ہوئے۔“

”وہاں سے اس بکھ میں ہیں — کہ اور کیا کہیں“

”تو یہ — مسدود کن پنے عاصتے ہیں — بکھ پروا“

”وہ — ہوسے بکھ لوگ بھی نامہ ہوئے ہیں۔“

”وہ — پاس کی ہم — توڑ کوشش کرتے رہتے۔“

”وہ — ہوسے ہوئے — ہوسے ہوسے ہوئے ہوئے“

”وہ — ہوسے ہوئے — ہوسے ہوئے ہوئے ہوئے“

”وہ — ہوسے ہوئے — ہوسے ہوئے ہوئے ہوئے“

”وہ — ہوسے ہوئے — ہوسے ہوئے ہوئے ہوئے“

”وہ — ہوسے ہوئے — ہوسے ہوئے ہوئے ہوئے“

”وہ — ہوسے ہوئے — ہوسے ہوئے ہوئے ہوئے“

مکڑے تو نہیں بنے چاہیں، لیکن میں بنے۔ ان کے پاس میں کر سکتا۔ "سینٹر حشید نے کہا۔

ایک مکڑا نہیں مل سکا۔ ان حالات میں وہ نے کہا۔

پھر ایک حاکم تجویز کاہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا اس نے کہا۔ "دو دن میں اس کے لئے تیار ہو جائیں۔"

میں حاکم ملک بھی انتظار کرواؤں گا۔ یہ کہہ کر میں ایک دن میں اس کے لئے تیار ہو گیا۔

شامل ہیں۔ اور ہم سب مل کر اس کے لئے تیار ہو گئے۔

کارروائی کی کوشش کر رہے ہیں۔ "اس نے کہا۔

کل۔ کل نہیں تو پھر سوں۔ "اس نے کہا۔

دس سال ہیں۔ "اس نے کہا۔

رہے۔ "اس نے کہا۔

"اور میں۔" سینٹر حشید نے سویرہ کہا۔

"اور میں کیا۔" اس نے کہا۔

کا سلسلہ بد کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اس صورت میں بچاؤ کی ۲ سنکڑ تھیں۔

"اور میں۔" سینٹر حشید ہراساں ہو گیا۔

"پھر وہی اندہ میں۔" آپ کیا سوچتے ہیں؟

شیش کے جیوں پر کہہ کر کہہ۔

"یہ کہہ کر آپ کسی نہ پتھر میں ہیں۔" اس نے کہا۔

ہیں ہے۔ "اس نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سننا ہے۔" اس نے چکر دیا ہے۔

میں نے حادوں کو اس طرح قابض کر دیا کہ وہ
 اس کے حادوں کو آپ درحضور کر دیے۔ دشمن ملک
 میں ایک دفعہ ہمارے ملک کی طرف بڑھ رہا ہے
 اس وقت کو دقت سے ہی قابض کر دیے۔ فر
 ہنہ۔۔۔ ملاحظہ فرمائیے
 آپ لوگوں کی یہ ایک طرفہ

یہ سچ ہے۔ اور بہت ہی عجیب ہے۔
 بہت جلد آئے گا ہے
 کیا آپ لوگ کسی مذہب کے پیروار ہو چکے
 ہیں۔ مگر یہ نشان عجیب ہیں۔ ہمارے
 مذہب کی کام کرتی ہے۔۔۔ ہمارے ان کی آن میں ہمارے
 مذہب کے تہذیب کا دورہ ہمارے تہذیب
 میں ایک جگہ ہیں ہیں تہذیب کیلیں
 یہ ایک سادہ سادہ ہے۔

یہ کہہ کر ہے۔ یہ تہذیب کا دورہ
 یہ تہذیب کا دورہ اس تہذیب کا دورہ ہے۔

روبوٹ کی کیت

میں نے ایک عجیبہ۔۔۔ تم نے کیا کیا
 میری کار میں کیا۔
 کیا۔ آپ نے کیا کیا ہے
 میں نے کیا کیا ہے۔
 میں نے کیا کیا ہے۔

ہم اس طاقت پر قبضہ کر رہے ہیں۔
 اس کے قابض کر رہے ہیں۔
 اس کے قابض کر رہے ہیں۔
 اس کے قابض کر رہے ہیں۔
 اس کے قابض کر رہے ہیں۔

جہد کر رہی تھی اور دوسرے نکات اس پر تھے۔
 مسجد میں سب کچھ دیکھ گئے تھے۔ - چور پہ دیکھا
 رشتہ ہیں۔ - حداثی جیرنی میں ریکارڈ کرتے۔ -
 اس طرح ہر جان سیکھیں گے کہ وہ غائب ہو گیا۔
 ہے۔ یہ ہاں ہے۔ کے بعد اس طاقت پر حیران و شگفتہ
 میں ہر گز۔
 "ہو۔ یہ سے خیال میں یہ مست ہوا۔
 "اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن ہم یہ دیکھ رہے
 کے لیے تیار ہیں۔
 "دیکھو۔ آپ لوگوں کا اس پر سارا طاقت ہے۔
 لہذا وہ طاقت در خیال یا ہے۔ - اسباب تیب سے۔
 "ایک بیان یہ ہے کہ کس بیاد سے کی قتلہات۔
 زمیں پر قرآن ہے۔ اور اس نے مسجد کے ایک تہ
 قبضہ کر رہا ہے۔ - اس سے کام دی لفظی۔ -
 ہم اس حلقہ کو دیکھنے کے قابل ہو جائیں۔ -
 ہے۔ - جانش۔ - فکر کے لیے میں کیا۔
 "کوئی در خیال نہیں ہے۔
 "ہاں۔ یہ کہ مسجد کا یہ حصہ ایک منزل بن گیا۔
 بیاد ہر ماہی و طاقت کے لیے چار مندر سے کا چلے۔ -

"مرگت کا کیا ہے۔ گیسو بھی مل جاتے۔۔۔ مرگت کو تو جانتے رہتے ہیں۔ میں تو غلطیوں کی بات کر رہا ہوں۔" شہادت کی موت کا تنا کرنا ہے؟
 "شہادت کی موت۔۔۔ ان مرد۔۔۔ شہادت کی موت۔۔۔ نے ایک مہینہ جو یا۔۔۔ فوراً عدالت کا کھلا اور لوگوں کو مزبور حاصل ہوگی۔۔۔ یہ ایک سنگ۔۔۔ اس موت سے تم لوگوں کو سرنگے کے عد کو مل جائے گا۔۔۔ ہو سکتا ہے یا نہیں؟"

"ابھی یہاں تو یہی ہے کہ مرنے کے بعد بھی۔۔۔ اور اس زندگی میں اس زندگی کا حساب کتاب طر۔۔۔ لفظ پناہم فرماے۔۔۔ میں یہ وہ پناہم فرماے۔۔۔ فرماے۔۔۔ اسے بغیر حساب کتاب کے ہی حساب۔۔۔ ہے۔۔۔ ان مذاک کو حقائق سمجھنے کے۔۔۔ میں اس مشکل بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔۔۔ جس سامنے بنایا۔"

"لیکن یہ مشکل بحث شروع تو آپ نے ہی کی تھی۔۔۔ ہوں۔۔۔ میرا خیال ہے۔۔۔ مرن کو دیا جائے۔۔۔ اس مارتے کے حتمہ کی تہ ایک چلے جاو۔۔۔ کیا جرم یہاں کر کے جانے کے بعد آپ کو پناہ ملے گی؟
 "ابھی یہاں نہیں آیا؟"

لیکن دوسرے ہی لمحے وہ جھپٹ کر اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو بچا لیا۔ یہاں تک کہ پھر وہ میر و دو
 اپنے ساتھ شریک اور غارتی کر بھی گرا گئے۔
 "نہیں انٹیکٹر ہمشیر۔ تم مجھ تک میں پہنچ سکتے ہو۔" وہ کہنے لگا۔
 "چانک ایک روپوٹ کے اندر سے نچ نکل گیا۔" وہ کہنے لگا۔
 "کے اعقاد مدھیان میں رہ گئے۔ اس نے جیت لیا۔" وہ کہنے لگا۔
 "میں روپوٹ کی طرف دیکھا۔ اس میں سے دھواں نکلتا تھا۔" وہ کہنے لگا۔
 "یہ۔ یہ کیا ہوا۔۔۔ شہر پر ہوا۔" وہ کہنے لگا۔
 "میتے ہوئے روپوٹ نے کوئی جواب نہ دیا۔" وہ کہنے لگا۔
 "میں در ساکت ہو گیا۔ اسی وقت در سے دھواں نکلتا تھا۔" وہ کہنے لگا۔
 "میں آزاد نکل گیا۔" وہ کہنے لگا۔
 "پہنچ رہی ہوں۔" وہ کہنے لگا۔
 "کی گوار تھی۔ اسی وقت وہ بھی گرا۔" وہ کہنے لگا۔
 "یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟" وہ کہنے لگا۔
 "ایک اور پڑا ہوا قوت تھا۔ یہ وہ تھا۔" وہ کہنے لگا۔
 "اور بس۔" وہ کہنے لگا۔
 "میر و دوپوٹ گرنے کے بعد چوتھا بھی گرا۔" وہ کہنے لگا۔
 "چوتھے پہ ایک دھنگا آ رہا تھا۔" وہ کہنے لگا۔
 "کی بات یہ تھی کہ ان کو کوئی ساتھی بھی مدد نہ کر سکتا تھا۔" وہ کہنے لگا۔

قائم کر رکھا ہے۔ وہ بھی چند شعلوں کا ٹھوس ہے۔
 شعلوں ہماری جدید ترقی ایجاد ہیں۔ لیکن۔ کوہ۔
 سانس میں ہم سے زیادہ گہرے ہو تو وہ۔ شعلوں
 بے کار کر سکتا ہے۔ اور چونکہ ہم مددوں کو ختم
 دیکھ چکے ہیں۔ اسی لیے۔ اس بات کا۔
 ہر وقت۔ تہ تو۔ ساری۔ سی ہی بنے۔
 "اور میں اپنی بے تک کے شیشوں میں سے۔
 دیکھ رہا ہوں۔" سفید آدمی کے کہا۔
 "کیا کسی شہادتیں انہیں کرکڑا دیتا ہے۔
 کی گردان اسلیو بمینہ سے ہاتھ میں آتا۔
 "پہلے دیکھ چاہو۔ تم کھڑے دیکھ رہے ہو۔
 "نہیں سر۔ ہم کھڑے دیکھتے ہیں۔
 ان الفاظ کے ساتھ ہی کہنے کے چھ دروازے
 ان میں سے پیاس کے قریب آدمی دروازے
 ہاں ان پر ٹوٹ پڑے۔ دس کے قریب دس
 کی طرف بڑھے۔ اچھیں لہ کرکے۔ سر
 اٹھا کر ان پر دے مارا۔
 اللہ پھر کمرے میں ایک ہوساکی عتف شہادت
 میراں تھے کہ ان پیاس حد آدمی نے افسوس

نہیں یہ بات ان کو میں۔
 کہ ہمیں آہاں تھی۔ اسی لیے۔
 اس کی غی۔ در یہ بات ان کے حق
 تھے کہ یہ ہر گلی کی طے چلے گئے۔ اس لڑائی
 میں ایسے تھے۔ جو گتہ تھک کر رہے تھے۔
 اسی سبب اپنا دوسرے پر محبت

نہیں۔ ہم کیوں نہ۔ ہر۔ اس پر ہر طاقت
 دوسری طرف آپ رہی کی ہے۔ ہم الباقی
 دیکھیں۔ کھتے۔

ہر آدمی کو طاقت دے دیتے یہ دوسرا
 اور یہ تو ان وقت تھیں اس دور میں موت کا
 کیا حال ہے جمید۔ مسٹر شہادت کی بھی

نہیں۔ نہ ہر۔ نہ ہر سنتی ہے۔ ہر اچھیں کہہ
 ہیں اگر یہ کوئی ضرورت کرے کی کسٹش کریں
 ہیں ہلا سا سبق ضرور دیا جائے۔

تہاں دھڑکا رہا ان کی ٹانگوں پر لگا۔

ابھیں جو اب دیتے وقت قدر سے بے احتیاج تھے۔ انہیں ایک آواز نہ تھی۔
 لڑکھڑکے صوفے۔ لیکن پھر سمجھتے ہی ایک نواہت سے اٹھ جاتے۔ — مشائش — یہ کیا ہو رہا ہے؟
 یہ مگر ایسا تھا کہ وہ پھر۔ اٹھ سکا۔ اور اسید ہوا۔ انہیں بڑی طرح ہلکلا دیا۔ نظریات نہیں
 نے تیری سے جھگڑ کر ایک دشمن کو ہاروا۔ اٹھ سکا۔ — یہ تھے۔

اور اس کے ساتھیوں پر دسے ما۔ — — —
 سوسل خان ناہی قند واد کر رہے تھے۔ — — —
 کچھ کم ہیں مٹی۔ — اور وہ دیکھ کر کہ وہ — — —
 غزل کر رہے تھے۔

ایسے میں شوکی کی ٹھونک ایک دشمن کے احسا
 تھی۔ — — — پہلا کہ — — —

”سب لوگ رک جائیں۔ — — —“
 دوں گا۔

— — — کرل نہ رکے۔ — — —

یہی پہلا رک گیا جاسے۔ — — —

— — — ایک لمحے کے لئے اس — — —

— — — — — — — — —

— — — — — — — — —

— — — — — — — — —

— — — — — — — — —

— — — — — — — — —

دلت یہ جریہ آپ کے انگوں کے ملک کے

ہے۔

میں بھی کیا شک ہے۔ دونوں مکرانے
 اور تو میرے لڑکیوں کے چمکے چمکے دے رہے
 ہیں برا۔ ان کی مرمت کے لیے آپ دونوں آ
 رہے انھوں نے آپ دونوں سے شکست پر
 دلی ہے۔

ان کی طرح پہنچ رہے ہیں یہ لوگ اور اب پھر
 نہیں ان کا یہ پٹنا آخری پٹنہ ہو گا۔ میں ہا
 میں میں طرق کے چھوڑیں گے۔ وہ یہ
 رہی گئے کہ سمندر کی تر میں یہ مردہ ہو چکے
 ہیں۔ تاکہ وہ مرد کا مٹھوڑا مٹھوڑا ہو۔ اس کے
 سمندر میں میں گئی۔ یہی صفت نے سفاک سے میں

یہ بھڑ پٹنہ آیا ستر جی صفت ویسے خود میں بھی
 یہ دلوٹ لگا ہے۔

میں بھی ہے کہ آئندہ وہی سال ملک میں ہی پڑا ہوگا
 میں جا چکے ہوں گے اور پھر پوری دنیا ہماری

کمرے کو کیا ہو گیا

ان کے ساتھ ہی صوف اور سی مرن عرب نے
 بہت غریب۔ آپ دونوں بہت اچھے ہو گئے۔

شہر میں دور سے چکا

”دیکھ۔ ج۔ ج۔ صہرات اور پٹنہ۔ سی مرن
 حیرت روا اور میں کیا۔ یہ دونوں کی طرح
 جی تھیں۔

وہی ان نکل سی مرن۔ وہی عرب۔ وہی
 مستحقان کے لیے یہاں پہنچے ہی چکے ہیں۔
 بچے میں بلا کی شرفی تھی۔

لیکن بہت اہم تو ادھر اتفاق سے مل گیا
 ان دونوں فارغ ہیں۔ سوچا۔ پٹنہ کی۔ پٹنہ
 کس حد تک آگے بڑھے ہیں۔

منہ میں بو لگی۔ اثر راجہ صبا ملک بھی ہمارے ساتھ تھی۔ جہاں میں آراوسی کی روتھ چھوٹے کے لیے
جڑ سے کھڑ ہو گا۔

دنیس مشر شہاں۔ یہاں آپ غلط ہیں۔ ایک مطلب ہے شہاں پر کا۔

تو راجہ سے ہمارا کوئی تھکڑا نہیں۔ بنے گی کسی۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ جس
ہیں۔ وہ سب فرضی ہیں۔ دیر کو اچھانے سے کہہ دیا کہ اسے یہ لوگ لکشلش کر رہے ہیں۔ پر

یہ اند پنا اپنا اسکو فروخت کرے کے ہے۔ وہ۔ لکشلش میں مصروف ہیں ہے۔ اس لحاظ
طرح پر ہم ایک ہیں۔ ہماری اصل ہنگ تو اسی ہے۔ جتنی دشمن ہیں اور ان کا ملک بھی بدترین
سے ہے۔ واصل اسلام کی کمر توڑا ہی ہمارا اصل مصروف ہے لغت روتھ احمد میں کہا

ہے۔ اگر اسلامی ملک ایک سو لگنے تو ہوں گا۔ پھر آئی آپ کے اچھے سنہری موقع آپکا ہے
جائیں گے۔ پھر ہم ان کا کچھ ہیں نماز لیتے۔ یہ وہ روتھ بند کیے دیتا ہوں۔ یہ اس

محنت اگر آگئے تو اس پر اسلحہ طاقت کو کام میں لائے۔ ہمارے ہاں میں جو سکیں گے۔ اور ان کی چٹن
گا۔ اصل منصوبہ یہ ہے۔ کسی خون کتنا پلائی

لیکن جناب۔ ان مسلمان ملکوں میں ہمارے حامی ہیں۔ لیکن یہ دونوں ایک ساتھ لڑے۔
سمت کہاں ہے۔ یہ تو ہمارے نام سے ہی ہوتے۔

اور ہماری عادی پہ پل رہے ہیں۔ ہمارے ٹکڑوں
ہیں۔ یہ تو ایک طرح سے ہمارے غلام بن چکے

ہے چارے سارے آنے کی ہمت کہاں کریں گے۔
یہ بات بھی بھیک ہے مشر شہاں۔ میں یہی کہتا ہوں۔ اس کی بات روتھ شہاں چونکا۔

۱۰ ہالی جیب میں رکھنے والی بات۔

۱۱ بے خبر بولنا۔

۱۲ پھر یہ اس سنہ حیات زندہ دار میں ہونے لگا۔

۱۳ سے ایسی جگہ کہ آئیں۔ جس کے بارے میں یہ کہہ سکتے تھے کہ وہاں ہرگز نہ ہوگا۔

۱۴ فرشتوں کو بھی معلوم نہ ہو۔

۱۵ جس میں ہرگز نہیں چاہیے۔ آئیں میں مڑنا تو

۱۶ بہت بہتر۔ اس لئے کہ اور کچھ نہ ہو۔

۱۷ ہر نکل گیا۔

۱۸ گویا چارہ خف آپ کے قیام پر سوئے۔

۱۹ کارن مر سکرتے

۲۰ گئے۔ پہلے تو ان سے دودھ اترتا ہوا تھا۔

۲۱ ہمیں۔ ایسی کوئی بات نہیں تھی جس سے یہ شخص ہٹ جا سکتا۔ اب ان سب سے

۲۲ ایسی بات نہ ہوتی تو قیامت کہ چال جیوتی۔

۲۳ رکھا جاتا۔

۲۴ الیکٹرک کارن مر خف کہ جب وہ چلے گا۔

۲۵ ایسی طور پر چالی چلیں سب کے سامنے ہوا۔

۲۶ ایسے میں کسی حوت نہ کہ۔

۲۷ لڑائی شروع ہو گئی ہے؟ جی ہاں ہوا۔

۲۸ کیا مطلب، جی صرف چونکا

۲۹ مطلب یہ کہ۔ اگر اس مقابلے میں یہ ہوتا۔

۳۰ جو جاتی ہے۔ نہ پھر یہ ان کا حق ہو گا۔

۳۱ سے سمندر کا دروازہ کھولی لیں۔ وہاں سے

۳۲ اس حد تک انہوں نے یہی کہی۔

۳۳ اس کی یہ ضرورت ہے تو جان۔ موقع ملے پھر ہم

۳۴ یہاں کیوں نہ لیں۔ گوہر پرورش ادا نہیں ہوا۔

میں متوجہ بہت اصول تو ہمیں بھی دکھا دیا۔ اور اسی وقت وہ سی مومن بھی اوپر اٹھ گیا۔
 جیسے مرزا نے بھی اسی راہ نکھیلنا تھا۔

میر بھی یہی خیال ہے۔ آپسٹرا کاروں پر اسے بھیسی ہوئی انگلیوں کی طرح سے اب دونوں بالکل
 جیسے آپ کی مرضی، نصف کے مایہ ناز، وہ بھی

ملکر نہ کر دھنی۔ ہم تم سب کو بے کار کر دے۔
 رہے ہیں گئے۔ سی مومن نے شروع اور میں
 آپ دونوں سے تو ہمیں بھی ہے، جواب بھی بنا۔
 چکاؤ گئے کیا۔ وہ ادھر چڑھا و گئے۔ تو میرا
 نے دونوں اتار پھینک دیے۔

وہ آجے سامنے آ گئے۔ پہلے جیتے اور پھر وہ کی موت۔ یہ مری بات ہے۔ بھیک نہ مانگو۔
 مرزا پرسکون، انار میں ان کی طرف بڑھے۔ آپسٹرا جیتے کی موت سے قول کر جو۔ سی مومن نے عراشٹ مردہ
 اپنے دونوں ہاتھ جی مومن کے سامنے کر دیے۔

کارن مرزا نے سی مومن کے سامنے۔ اب چادر۔ موت۔ جی مومن ہٹوایا۔
 دوسرے کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسا دیں۔ لہو لگے۔ موت۔ ہم اپنی انگلیوں کو نکال نہیں پا رہے۔ اب
 اپنا ایک آپسٹرا جیتے پیچھے۔ اور دونوں انھوں نے۔ میری طرح چاہیں گھا کہ دیوار پر مار کئے ہیں۔
 کہ اوپر اٹھا لیا۔

سب لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ جو کہ۔ مرزا کہتے مرزا کہتے گئے۔ سی مومن نے خوش
 کا رنگ اڑا دیا۔

یہ۔ یہ کیا مشر جی مومن۔ سی مومن نے خوش۔ کہتے جو مشر سی مومن۔ مرزا کہتے گئے۔

۱۰۔ موت کا استقبال خوش دل سے کرنا۔
 عین اسی وقت ان کے اقدار نکلتے
 گئے۔ دونوں کے دونوں پر سے زندہ میں اور موت
 کی مزدور چیر چھین لگ چکی تھیں۔ میں اسی لمحہ
 کونٹے لگا۔
 ۱۱۔ دے۔ دے۔ یعنی یہ اس کدے کو کہ
 شہاش چلتا ہے
 ۱۲۔ ہماری فتح پر خوش ہو رہا ہے۔ ہماروں کے
 میں کہ
 ۱۳۔ دے دے۔ کہیں پورا جریدہ تو سن نہ
 شہاش کی آواز بھی نہ اٹھی۔
 ۱۴۔ ہر دو صوبہ ہمارے کی طرف دوڑے۔
 جی میں نے اپنے کی لڑائی کی۔ لیکن یہ
 دونوں ابھی زندہ تھے۔
 ۱۵۔ وہ صوبہ بھی ہمارے کی طرف بھاگے۔
 ۱۶۔ ہر دو کھنڈ دیوے۔ کہ پورا جریدہ ہمارے
 رہا تھا۔



۱۷۔ اُن کے کہ پورا ہے۔
 ۱۸۔ گھگ۔ گھوت۔ جریدہ۔ ہمارے ہمارے

اجابت ان کے حواس میدان پر گئے۔ ہر طرف سے
 وہ ہانی پر پھسل رہے ہیں۔ اس قدر تیزی سے
 کی رفتار کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ من
 پر ۶۰ تھا۔ جیسے پورا سمندر صف میں تبدیل ہو چکا۔
 وہ جوت پر پھسل رہے ہیں۔ کیوں پھسل رہے ہیں
 ہی طاقت انھیں اس قدر تیزی سے اٹکے دھیل رہا۔
 اس کا بھروسہ کچھ پتا نہ تھا۔ اپناک انھوں نے جو
 اس معاملہ پر پایا۔ جہاں سے انھوں نے لاپتہ ہوئے
 ی مٹی اور جہاں ان کی ملاقات کہتا۔ ڈاک سے ہوا
 اپناک انھوں نے کہتا ڈاک کا قہقہہ مٹا۔ انھوں نے
 ہوا جیسے ان کے حواس بہت تیزی سے رہیں۔
 ہوں۔ جیسے وہ سب کچھ سوچے اور کچھ ٹپکے
 انھوں نے میز پر سو کر اپنے صوموں کو ٹھکانا۔
 ہر قسم کی فوٹ پھوٹ سے غور کرتے۔
 بھی گئے نہیں تھے۔ جوتے تک گئے سانس
 ان میں ٹپٹپٹ اور ان کے ساتھ موجود ہیں۔
 ہی سو کر اور سیاہی میں کھینکے نظر آتے۔
 کال ضرور موجود تھے۔ اور ایک اور شخص۔
 کے لیے اجنبی تھا۔ انھوں نے اس شخص کو پہنے

وہاں مشرزی کورا۔ آپ فکر نہ کریں۔ اس کے لئے میں نے سب کچھ کر دیا ہے۔ آپ کو بھی دیکھنا چاہیے۔

مستر ڈاک — آپ کی گھڑی پر کیا وقت ہے ؟
 میں پریسیر دائرہ ہوں اٹھتے
 کے مووہ کیا کہ جا سکتے ہے ۔

گیارہ بیچے ہیں۔
 کیا گیارہ۔
 ہاں۔ ہمارے ساتھ تھی۔ وہی وقت ہمارے
 پرولیسر داؤد کا پکڑا ہوا۔

وہاں کہیں۔ کیا بات ہے۔ ڈاک کے لئے ہے۔
 اس سب کے ساتھ ایک ساتھ نکلا۔

بھاری گھڑیوں پر کچھ سا رہی ہیں۔ صرف یہ کہ
میں نے جنہیں سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔

پہلے آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر
پیشہ کی طرف توجہ دے۔

[illegible]

دیکھا کیا۔ چہ۔۔۔۔۔ تو عمر ہے، ڈک جیتا۔

اور۔ اور۔ آج۔ آج تاریخ کون سی ہے ابھی

نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا

May 24 1883.

یہ کیا کہ رہے ہیں مسٹر ڈاک۔ ہم صرف چند دن سے

تو ملاح نے کہ جہاں سے روہ جوئے ہیں۔ ہیں۔

بیچ، تم تھے لوگوں کے لیے ایک مثال تھے۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہ سب
 تو دیکھ کر ہڈیوں کے مٹنے کی طرح تھا۔ وہی ہے جو کچھ تم نے فرمایا، وہی
 ہے۔ پھر ان پر گزشت چڑھنے میں تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 سب اس پر ظاہر ہو چکا ہے کہ تم نے کیا کیا، اور سب
 ہمیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 تم نے فرمایا، وہی ہے جو کچھ تم نے فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 ہوئے ہیں کہ یہ گزشت کے لیے ہے۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 علیہ السلام تھے اور وہ مسیحی ہیں۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 اسے بھگت مصر نامی حملہ آور نے کیا۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 مسیحی کے باشندوں کو قتل کر دیا تھا۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 مسیحی تھے اور آباد مسیحی کو ہلاک کر دیا تھا۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 اس کے بعد حضرت علیہ السلام وہاں سے گئے۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 گزشت، انھوں نے دیکھا کہ یہاں مسیحی تھے۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 برود ہو گئی ہے۔ یہاں مسیحی تھے۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 رہنے والے، تو وہاں رک کر سویتے تھے۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 تھا۔ تم نے جو کچھ فرمایا، وہی ہے جو کچھ تم نے فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 ہے، پھر کیسے آباد ہو گا، تم نے فرمایا، وہی ہے جو کچھ تم نے فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 ان پر موت نازل فرما، تو تم نے فرمایا، وہی ہے جو کچھ تم نے فرمایا، وہی ہے جو کچھ
 سے اور دوسری طرف ستر سال بعد جب تم نے فرمایا، وہی ہے جو کچھ تم نے فرمایا، وہی ہے جو کچھ

رہی تھیں۔ اب فرما، اب ہے گدے کی طرف سے
 اس کی پڑیں تھامے ہمارے بکھری پڑیں۔
 تھامے دیکھتے دیکھتے ہی ہم سے ہمارے
 دیکھتے ہیں، اہم خود تھامی دت کو دیکھتے
 دیکھتے ہیں، دیکھتے ہیں کہ اس بات کے
 دوبارہ ہی دیکھتے ہیں کہ اس بات کے
 کے دیکھتے ہیں دیکھتے ہیں کہ اس بات کے
 ساتھ سڑنے لگیں۔ یہ دیکھتے ہیں کہ اس بات کے
 بکھری پڑی تھیں اور بوسیدہ ہو جائے
 وجہ سے ہی کی سفیدی چمک رہی تھی
 سے یہ سب کچھ ہوئی اور ہم ایک ہی
 اپنی جگہ جڑ گئی اور ڈیڑوں کا پور ڈیڑوں کا
 گیا جس پر گوشت ہانک رہیں تھیں، یہ
 تھامی نے سے گوشت، رگیں، پٹنے، دھبے
 پہنا دی۔ پھر فرستے کو بھیجا جس سے
 کے تھامے میں پھونک ماری، اس قدر
 سے ہی وقت رہا ہو گیا اور آدہ ہمارے
 تمام باتوں کو سھرتا، خیر علیہ السلام
 رہے اور قدرت کی یہ کاری گرجی کہ وہ چھ گھنٹے

دیکھتے ہیں کہ اس بات کے
 ساتھ سڑنے لگیں۔ یہ دیکھتے ہیں کہ اس بات کے
 بکھری پڑی تھیں اور بوسیدہ ہو جائے
 وجہ سے ہی کی سفیدی چمک رہی تھی
 سے یہ سب کچھ ہوئی اور ہم ایک ہی
 اپنی جگہ جڑ گئی اور ڈیڑوں کا پور ڈیڑوں کا
 گیا جس پر گوشت ہانک رہیں تھیں، یہ
 تھامی نے سے گوشت، رگیں، پٹنے، دھبے
 پہنا دی۔ پھر فرستے کو بھیجا جس سے
 کے تھامے میں پھونک ماری، اس قدر
 سے ہی وقت رہا ہو گیا اور آدہ ہمارے
 تمام باتوں کو سھرتا، خیر علیہ السلام
 رہے اور قدرت کی یہ کاری گرجی کہ وہ چھ گھنٹے

سوئے رہتے ہیں۔ بالکل بھی کیفیت بخاری ہے۔ اس کے مسطور اور نکلے کی ہے۔ ان کا بھی یہی سہ ہے نہیں جانتے۔ پچھتے ہوئے تک کہیں بہت۔ لا جہر کا دور ان کے معدوں میں بچا ہوا تھا، یہ بتاتے کہ اپنے وقت کے مطابق پہنچے ہیں۔ بالکل ہی طرز۔ طرح حضرت عزیر علیہ السلام کا کھانا، عرب میں اب ہم قرآن کریم کے دوسرے وقتے کو دیتے ہیں۔ وقتہ قرآن کریم کے پندرھویں اور سوھویں پارے ہیں۔ سورۃ کا نام ہے سورۃ کہف۔ اس وقتے کو اصحاب کرام کا دفتر بھی لکھتے ہیں، یہ اس کی تفصیل میں ہے۔ سورۃ کہف کی آیات ۱ تا ۱۰ کا ترجمہ کیا آپ یہ خیال کر سکتے ہیں کہ وہ دوسرے اور پہلے دوسرے ہی دوسرے عبادات میں سے کچھ تعجب کی چیز تھیں۔ وہ وقت قابل ہے جس کے ان لوگوں سے اس قدر میں ہمارے پاس فی پھر کہا کہ ہمارے پندرہ روزہ میں ایسے پاس سے رحمت کا سامان خط فرمائیے اور اس لیے اس کام میں درستی کا سامان کو دیکھیے۔ ہم نے اس قدر میں ان کے کانوں پر سانس

یہ کہ کا پردہ ڈال دیا۔ پھر ہم نے بھی عقیقہ ہم معلوم کر رہی کہ دونوں گروہ میں سے کون گروہ ان کے اعلا میں پہنچے کی مدت سے اب تھا، ہم ان کا وقتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب عقیقہ میں کرتے ہیں، وہ لوگ چند دھڑلے ہوئے وہاں پہنچے تھے اور ہم سے ان کی حایت میں اور ترقی کر دی تھی اور ہم سے ان کے دل مضبوط کر دیے تھے جب کہ وہ دین پرست ہو کر نئے نئے گئے کہ ہمارا رب تو وہ ہے۔ انہوں نے اور دین کا رہا ہے۔ ہم تو اس کو دیکھ کر کسی جہد کی محارت نہیں کریں گے، کچھ تو اس صبر میں ہم سے یقیناً بڑی ہی بے جا بات ہوئی۔ جو بخاری رقم ہے، انہوں نے اللہ کو پہنچا کر اللہ محبوب قرار دے رکھے ہیں۔ یہ لوگ ان مسعودوں پر کھلی دلیل کیوں نہیں مانتے، تو اس سے زیادہ کون صاحبِ فضلے والا ہو گا جو کہ یہ جھوٹ تہمت لگا دے، اور حسبِ رقم ان دونوں سے الگ ہو گئے جو اور ان کے مسعودوں سے بھی سگڑ اللہ سے تو رقم دلائل، عار میں چل

کر پناہ و تم پر تھکا رہا ہی رحمت بھلا
 لگا اور تھکے لیے اس کام میں وہیں
 درست کر دے گا۔ اور سے محض جب وہ
 نکلتی ہے تو تو اس کو دیکھے گا کہ وہ دھن دھن
 بھتی رہتی ہے وہ جب جیتی ہے تو اس میں
 مشتی رہتی ہے اور وہ غل غل کی آواز
 پڑھتی ہے۔ یہ تہ نعل و شایوں میں سے
 کو تہ دیت دے دی ہدایت پڑ جائے
 کہ ہے رہ کر دی تو آپ اس کے لیے
 رہ بتائے دلا دیاں گے اور سے محض
 کو جانت ہو میں کسے گا۔
 جان تکر وہ سوئے ہوئے میں اور
 کسی دہی در کھی پائیں طرف کر دے
 در ن کا کتا دلیز پر اپنے دونوں ہاتھ
 جوئے تھا۔ ٹکر واسے مخاطب، تو ان
 و دیکھت تو اس پیتھ پیر کہ بھاگ کھڑا
 تر سے در ان کی دشت سما جاتی در اسی
 جم سے ان کو حلقا تا کہ وہ آپس میں
 کہیں۔ ان میں سے ایک کسے لگا کر

کے رہے جو گئے، بھوں سے کہا، ایک دن
 دن سے کچھ بکے کم سوئے رہے جو
 رہے چہ نے کہا کہ یہ تو تھکے رہ کر
 رہے کہ تم کس قدر سوئے رہے، اب
 میں سے کسی کو یہ روپ رہے کہ شمر کی
 رہے، پیر وہ تھیں تھیں کہ کہ کون
 رہے، حال ہے، سو اس میں سے تھکے پاس
 رہے توں گے وہ سب کام ابھی تھکے
 رہے کہ تھادی حر رہے، کیوں کہ اگر وہ
 رہے نہ رہ پڑاویں گے تو تم کو یا تو
 رہے نہیں گے یا تم کو حر ایسے طریقے
 میں نے اور اب سو تو تم کو کھی علاج
 اور اسی طرح م سے لوگ کون پر
 رہے وہ لوگ اس بات کا یقین نہیں کہ
 رہے وہ سب سے اور یہ کہ قیمت میں کوئی
 رہے وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ
 رہے لوگ ان کے معاملے میں آپس میں
 رہے، سو ان لوگ سے یہ کہہ کر
 رہے کوئی عبارت موا دہ، ان کا رہ کر

عرب جانتا ہے، جو لوگ اپنے کام پر مات سے
 غصہ ہو کر کہا کہ ہم تو ان کے پاس ایک سر
 ہا دیں گے، نصف روگ تو کہیں گے اور ان
 ہوں اور چوتھ ان کا کتا ہے، اور بعض عرب
 کہیں گے کہ پانچ ہوں چھ ان کا کتا ہے،
 یہ لوگ بے تحقیق بات کو ایک دوسے میں
 بعض کہیں گے کہ وہ سات ہیں، بعض کہ
 سات ہے۔ آپ اصلی شہید و مسلم کہ دیے
 رب ان کا شمار عرب صحیح صحیح جاتا ہے
 بہت قلیل لوگ جانتے ہیں، عرب ان سے
 مارے میں سوائے سرسری بحث سے، وہ
 نہ کیجئے۔ اور آپ ان کے بارے میں
 میں سے کسی سے بھی نہ پوچھیے۔
 کام کے بارے میں بول نہ کیا کیجئے کہ میں
 کو کل کروں گا مگر نہ سے جا سے کہ لاؤ،
 دیں ان تار نہ ساتھ کیا ہوں اور جب
 جاویں تو اپنے رب کا ذکر کیجئے اور کہ
 مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے سوت
 کے اعتبار سے اس سے بھی نزدیک کرے۔

عرب جانتا ہے، جو لوگ اپنے کام پر مات سے
 غصہ ہو کر کہا کہ ہم تو ان کے پاس ایک سر
 ہا دیں گے، نصف روگ تو کہیں گے اور ان
 ہوں اور چوتھ ان کا کتا ہے، اور بعض عرب
 کہیں گے کہ پانچ ہوں چھ ان کا کتا ہے،
 یہ لوگ بے تحقیق بات کو ایک دوسے میں
 بعض کہیں گے کہ وہ سات ہیں، بعض کہ
 سات ہے۔ آپ اصلی شہید و مسلم کہ دیے
 رب ان کا شمار عرب صحیح صحیح جاتا ہے
 بہت قلیل لوگ جانتے ہیں، عرب ان سے
 مارے میں سوائے سرسری بحث سے، وہ
 نہ کیجئے۔ اور آپ ان کے بارے میں
 میں سے کسی سے بھی نہ پوچھیے۔
 کام کے بارے میں بول نہ کیا کیجئے کہ میں
 کو کل کروں گا مگر نہ سے جا سے کہ لاؤ،
 دیں ان تار نہ ساتھ کیا ہوں اور جب
 جاویں تو اپنے رب کا ذکر کیجئے اور کہ
 مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے سوت
 کے اعتبار سے اس سے بھی نزدیک کرے۔

بے مشرکین کا وہ سب سلی رہا جسے اسلام کے آگیا اور یہ تین سوں کیے، آپ سلی اللہ علیہ وسلم فرمایا، کہ کل جواب جلد گا لیکن ساتھ میں اللہ نے فرمایا، اس پر آیت میں ہوئی کہ جس کسی ہاتھ کا وعدہ کریں تو اسے شہداء سے کر لیں، یہ اللہ تعالیٰ سے اسی ب کھٹا ہوا اور رسول کی شخصیت میان فرمائی۔ یہاں سے کھٹ کی وضاحت کی جاتی ہے،

یہ چند فوجاں تھے جو اللہ سے دیں ہر ڈٹ گئے تھے۔ ہم نے ان کی کھٹ کی سب اہلوں سے صبر کیا اور قوم کی کھٹ کی پرہیز کیا کہ اس زمانے کا بادشاہ ہمت کرکس و طامہ دہا کو شرک کی تعلیم دیتا تھا اور سب سے پرستی کرتا تھا۔ قوم ان فوجاں کو لڑا جس کی طام بادشاہ کے پاس سے گئی اور ان کے ساتھ بٹیا، بادشاہ نے ان سے پوچھا تو انھوں نے ہمت جرات سے بتایا کہ اللہ ہی ہر شے کا مدد ہے، ابھی ہر چیز پر قادر ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ صحت محمود میں

سب کو بھی چاہیے، اسی ایک کی عبادت کرو، جو بھارا صیہ ہے وہ اور جو اہل انور کا جانی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ہم میں کسی کو مسودہ سائیں۔ ہم سے یہ کبھی میں سے ہا کہ میں کے سوا کسی کو پکاریں۔ میں ہر شے سے بڑا حرم کوں ہیں۔ تم سب ہم اللہ کے سوا اوروں کو پکارے جو سے ہم مانگتے ہو، جسہ کہ ہم نے سوا میں پکا مانگا۔ ان لوگوں کی صحت بادشاہ ہمت کرنا، میں ڈریا، دھڑکا کہ ان سے ابس اللہ ہو اور اگر یہ مارے تو میں انھیں صحت سر دوں گا، ان لوگوں کو مسودہ ہو گئے، لیکن میں صدم ہر میں ہر وہ دین داری پر قائم میں وہ نے اسے جیسے انھوں نے قوم، دینوں اور میں کو جھوڑے کا پختہ اردہ کر دیا اور ہم بھی بت کو امان دین کے عت کے وقت رہے۔ جب یہ لوگ دین کے لیے ہجرت ہو گئے تو ان پر رب کی دمت ہمارا ہوا

یہ سب کچھ اٹھ کر ایک پہاڑ کے کنارے پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے کہا کہ یہ وہاں ہے۔ کیوں جی ہم
 بادشاہ کے سپاہیوں سے در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 ان کا تعاقب کیا۔ لیکن اس عمار کو نہ پا سکے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 اسی عمار کا منہ شمال کے رخ سے تھا۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 کے طلوع کے وقت ان کے دہلیز سے در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 آواز آئی کہ وہاں در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 رہتی اور سورج اُڑنے کے وقت وہاں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔

کے ایک طرف پڑتی ہے۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔
 میں دی کہ وہ عمار کس شہر میں۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 واقع ہے۔ اٹھ تھکانے کے عمار میں۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 طاری کر دی اور وہ سوئے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 ان کا کتا بھی تھا۔ سوئے بھی تھا۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 رہے کہ ان کی آنکھیں کھلی رہیں۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔ نہ تھکتی۔
 نہیں کر دیں بھی خود بدوائے رہے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 اپنی قدرت سے انھیں بارہ تیس سو سال تک۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔

جنگلیاں، یہی اتنا عرصہ وہ سوئے رہے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 وہ جاگے تو بالکل ویسے ہی تھے جیسے سوئے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 وقت تھا۔ ہاتھ، گھٹاں سب کچھ درست۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔
 میں تھا، کتے ہیں بالکل خشک حالت میں تھا۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔ در قلم کے لوگوں سے۔

صاحب اپنے دل میں حیران تھے۔ اور یہ بھی
 تھا کہ وہ۔ آخر لوگوں نے کہا، اچھا چلو ہیں پتے
 میں کھود۔ کہیں کہ جس بادشاہ کا قہر نام لے بیٹے
 وہ تو تیس سو سال پہلے ہو گرا ہے۔ وہ
 میں دکھاؤ۔ یہ ان لوگوں کو ساتھ لے کر
 کی طرف چلے۔ ہمارے جس بیچ کر انھوں
 رہا۔ تم ذرا ٹھہرو، میں پہلے چھین جا کر خبر
 دوں۔ یہ کہ کر وہ چاروں دھڑلے ہو گیا
 نہ جانی نے فوراً ہی باہر کھڑے لوگوں پر ہر
 دھڑلے انھیں یہ معلوم بھی رہا کہ وہ
 میں تھے۔ اور اندر اٹھ اٹھانے نے ان لوگوں
 پر سزا دیا۔

اسی وقت پر اگر محمد کریں تو وہ ہمارے بھی
 پروردگاروں کی قسم کی ایک پجیر تھا۔
 ان کی نظروں سے پوشیدہ ہو گیا تھا اور
 اس کے باوجود ہمارے کو تلاش رکھا جا سکا۔
 وہ ہوسے کے بعد انھوں نے بھی کہہ کر وہ
 یہ دن سوئے رہے ہوں گے۔ حالانکہ قیام
 اور سال کی مدت گزر چکی تھی۔ اب اس

صاحب اپنے دل میں حیران تھے۔ اور یہ بھی
 تھا کہ وہ۔ آخر لوگوں نے کہا، اچھا چلو ہیں پتے
 میں کھود۔ کہیں کہ جس بادشاہ کا قہر نام لے بیٹے
 وہ تو تیس سو سال پہلے ہو گرا ہے۔ وہ
 میں دکھاؤ۔ یہ ان لوگوں کو ساتھ لے کر
 کی طرف چلے۔ ہمارے جس بیچ کر انھوں
 رہا۔ تم ذرا ٹھہرو، میں پہلے چھین جا کر خبر
 دوں۔ یہ کہ کر وہ چاروں دھڑلے ہو گیا
 نہ جانی نے فوراً ہی باہر کھڑے لوگوں پر ہر
 دھڑلے انھیں یہ معلوم بھی رہا کہ وہ
 میں تھے۔ اور اندر اٹھ اٹھانے نے ان لوگوں
 پر سزا دیا۔

دار کو بھی ہلکے چول کو پیچے۔

اسی کے بعد میں تیسرا اہم شریعہ واقعہ لایا۔
 چوں۔۔۔ میں واقعے کے بعد تو معاملہ نا اعلیٰ راجہ و
 جہاں۔۔۔ یہی معاملہ چل رہا ہے۔

قرآن کریم کے پورے پورے کے شوق :-
 ۱۰ ایت ملاحظہ ہو :-

وہاں کہ ہے وہ ذات جو اپنے رب کو
صلی اللہ علیہ وسلم کو رست ہی رست میں مسجد
سے انہیں حار کعبہ سے مسجد اقصیٰ تک پہنچا
جس کے آس پاس ہم سے برکت دے دے
ہے اس لیے کہ ہم انہیں ایسی تہ کے
بعض نمونے دکھائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر
وہاں دیکھنے والا ہے

قرآن کریم کا یہ واقعہ اس حدیث و
زہدی سے :

١٤٤٤ هـ

سُبْحَنَ الَّذِي

عزیز بنی اسرائیل

[illegible]

۱۔ یہ کہ جس نے اپنے آپ کو خدا کا بندہ قرار دیا ہے وہ اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا۔
 ۲۔ یہ کہ جس نے اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا وہ اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا۔
 ۳۔ یہ کہ جس نے اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا وہ اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا۔
 ۴۔ یہ کہ جس نے اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا وہ اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا۔
 ۵۔ یہ کہ جس نے اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا وہ اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا۔
 ۶۔ یہ کہ جس نے اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا وہ اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا۔
 ۷۔ یہ کہ جس نے اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا وہ اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا۔
 ۸۔ یہ کہ جس نے اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا وہ اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا۔
 ۹۔ یہ کہ جس نے اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا وہ اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا۔
 ۱۰۔ یہ کہ جس نے اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا وہ اپنے آپ کو خدا کے بندے کے طور پر چلے گا۔

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

۱۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
 ۲۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
 ۳۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
 ۴۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
 ۵۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
 ۶۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
 ۷۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
 ۸۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
 ۹۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
 ۱۰۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

